فہمِ قرآن، مدارس وجامعات اور دورۂ نحو کے لیے بے حد مفید

مختارُ النّحو

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر

تالیف:

مولانا مختار احمد سلفی

نظرِ ثانی واضافہ:

مولانا مفتی عبدالولی خان قاری عُزیر احمد راشد

دارالسلام
DARUSSALAM

فضیلۃ الشیخ مختار سلفی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١٤٣٠

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہم قرآن، مدارس وجامعات اور دورۂ نحو کے لیے بے حد مفید

مختارُ النّحو

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر
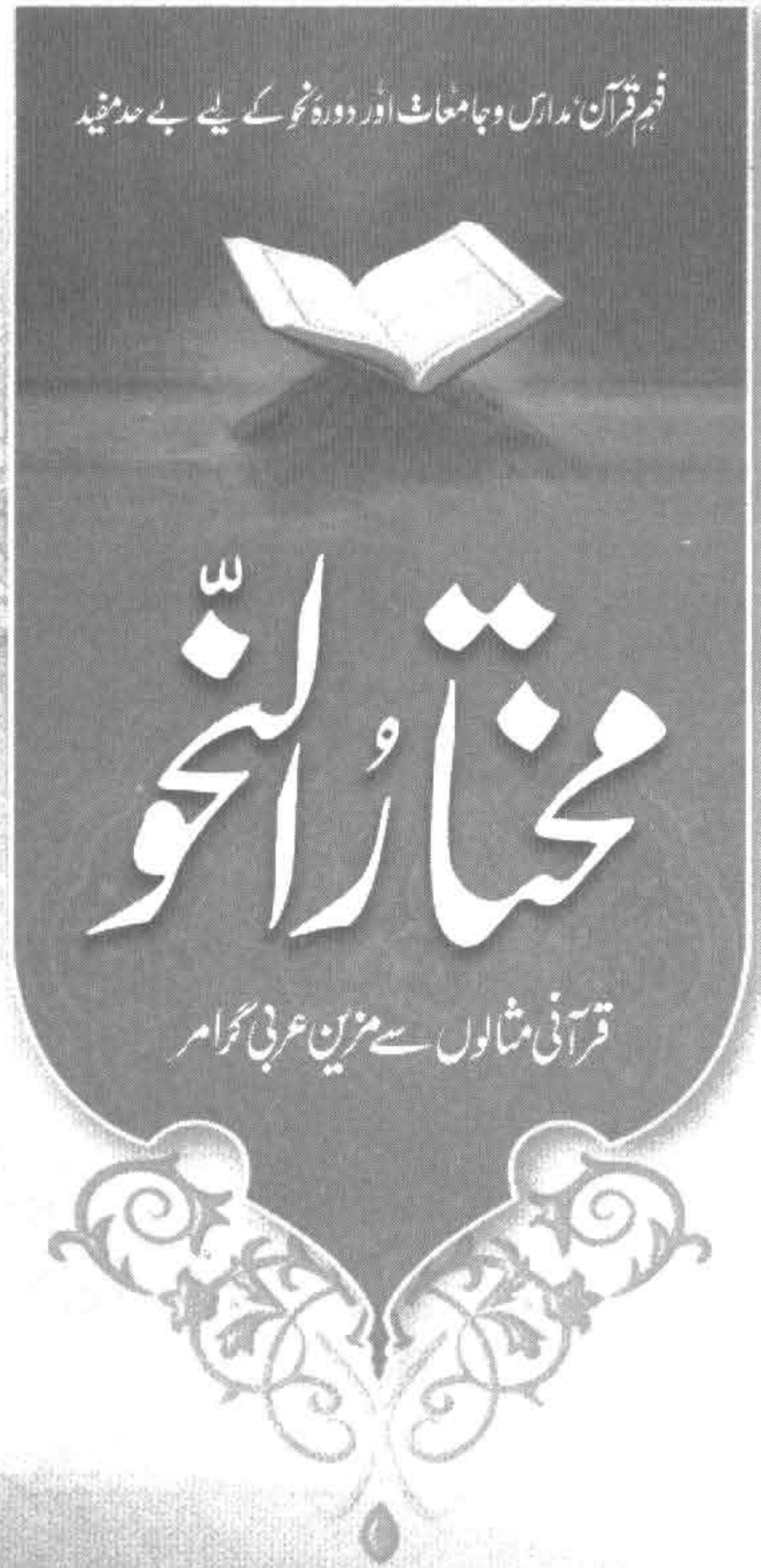
دارالسلام
DARUSSALAM
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض ● العلیا۔ فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
● سویدی فون: 4286641 1 00966 ● سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ ● نیویارک فون: 5925 625 718 001 ● ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا ● نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 ● دار مکہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا ● دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 ● اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091

● ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 ● ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا ● دارالکتاب فون: 358712 115 0094 ● دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئرمال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372, 24 400 372, 34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

● غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

فہمِ قرآن، مدارس وجامعات اور دورۂ نحو کے لیے بے حد مفید
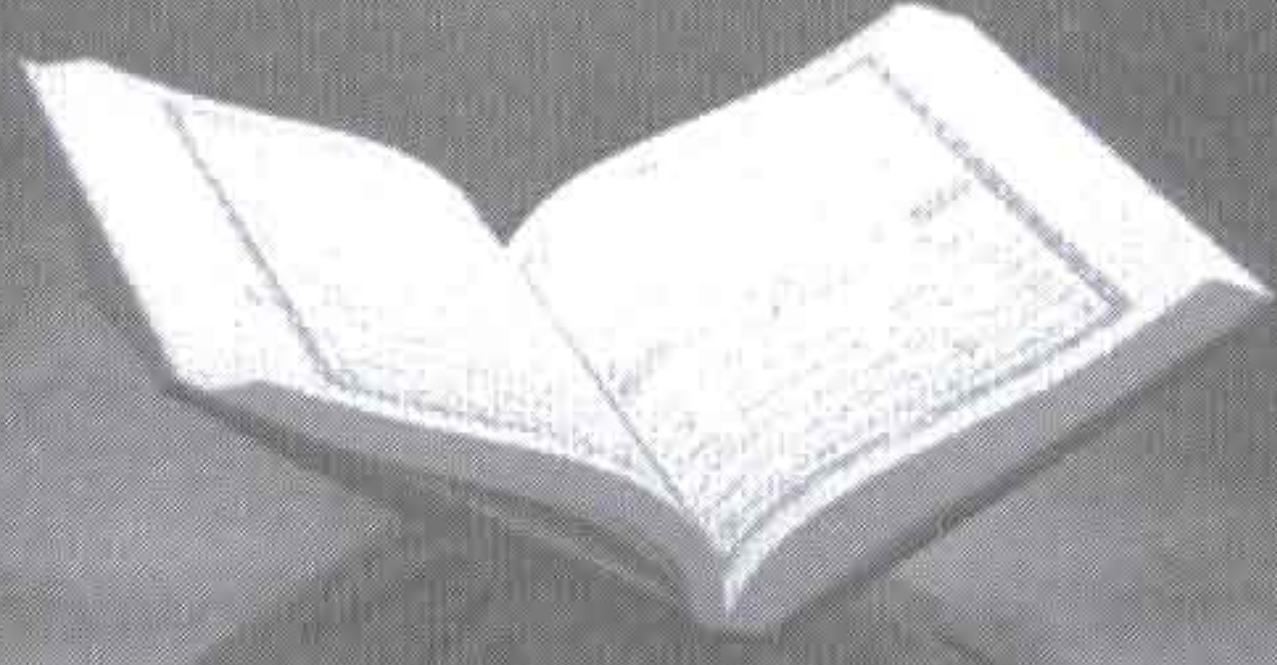
مختار النحو

قرآنی مثالوں سے مزین عربی گرامر

تالیف:

مولانا مختار احمد سلفی

نظرِ ثانی واضافہ:

مولانا مفتی عبد الولی خان　　قاری عزیر احمد راشد

دار السلام
DARUSSALAM

انتساب

میں اپنی اِس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے اُن تمام اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی شب و روز محنت، تربیت، ترغیب اور دعاؤں سے اس قابل ہوا۔

خصوصاً فضیلۃ الشیخ ابو محمد محمد ادریس اثری حفظہ اللہ،

فضیلۃ الشیخ ابو نعمان بشیر احمد حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ ابو عدنان مشتاق احمد حفظہ اللہ

کی خدمت جن سے سیکھ کر علم النحو سے آشنا ہوا۔

مضامین

حصہ دوم

حصہ سوم

عرض ناشر

قرآن وسنت سمجھنے کے لیے علوم عربیت میں فن ''نحو'' کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ جب تک کوئی طالب علم اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔ قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے یہی بنیاد ہے۔ اسی کے متعلق مشہور زمانہ مقولہ ہے کہ ''النحو في الكلام كالملح في الطعام'' ''نحو کی کلام میں وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔''

اس کے قواعد کی رعایت ولحاظ رکھنے سے انسان لفظی اور تحریری غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے ورنہ بر سر مجلس شرمندگی اٹھاتا ہے۔ ولید بن عبدالملک ایک مشہور اموی خلیفہ گزرا ہے، اسے اعرابی غلطی کی وجہ سے بارہا ندامت اٹھانی پڑی ہے۔ ایک اَعرابی کے ساتھ اس کی گفتگو پڑھنے کے لائق ہے۔ اَعرابی خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کرنے آیا۔ خلیفہ نے پوچھا: مَاشَانَكَ؟ تجھے کس چیز نے عیب دار بنایا ہے؟ (کس چیز نے بھدّا بنادیا ہے)۔ اعرابی نے جواباً کہا: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْنِ ''میں عیب اور بھدے پن سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا کہ خلیفہ صاحب کہتے ہیں: مَاشَأْنُكَ؟ تیرا کیا معاملہ ہے؟ اعرابی نے کہا: ظَلَمَنِي خَتَنِي ''مجھ پر میرے داماد نے ظلم کیا ہے۔'' ولید نے پوچھا: مَنْ خَتَنَكَ؟ ''تیرا ختنہ کس نے کیا ہے؟'' اعرابی نے کہا کسی حجام نے کیا ہوگا۔ سلیمان نے پھر تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ کہتے ہیں: مَنْ خَتَنُكَ؟ ''تیرا داماد کون ہے؟'' مقصود یہ ہے کہ قواعد کی عدم رعایت سے بڑے بڑے لوگ بھی فاش غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس سے اس فن کی اہمیت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

ایک عالم دوران تدریس، وعظ اور خطبہ کے اگر ایک نحوی صرفی غلطی کا ارتکاب کر بیٹھے تو طالب علم کا اس پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اسی کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علماء اسلام نے اس فن کے متعلق کتابیں لکھی ہیں۔ اور اسے آسان سے آسان بنانے کی بھرپور

کوشش کی ہے۔

زیر نظر کتاب مختار النحو بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس میں اس فن کو قرآنی امثلہ کے ذریعے آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ اسے فضیلۃ الشیخ مختار احمد سلفی مدرس اسلامک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ مہنتانوالہ، دیپالپور اوکاڑہ، احاطۂ تحریر میں لائے ہیں۔ اس کی نظر ثانی دارالسلام کے شعبہ تحقیق وتالیف کے رکن مفتی عبدالولی خان اور قاری محمد عزیر راشد نے کی ہے۔ ان حضرات نے اس کی تہذیب وتصحیح کر کے اس کی علمی حیثیت کو مزید پختہ بنادیا ہے۔

دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور کے مدیر محترم جناب حافظ عبدالعظیم اسد کی نگرانی میں حافظ محمد ندیم، مولانا عبدالرحمٰن اور حافظ حذیفہ نصیر نے اس کی بازخوانی کی ہے۔ عبدالرافع، گل رحمٰن اور اظہر حنیف نے کمپوزنگ، جناب صفت الٰہی اور اسد علی نے ڈیزائننگ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو طالبان علوم عربیہ کے لیے مفید بنائے۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

عرض مؤلف

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ،أَمَّا بَعْدُ!

ہمارے لیے مشعل راہ قرآن و حدیث ہے۔ قرآن وحدیث کو سمجھنا اور عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

قرآن و حدیث چونکہ عربی زبان میں ہیں، لہٰذا انھیں سمجھنے کے لیے عربی قواعد، نحو وصرف سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

نحو کے موضوع پر اردو زبان میں بے شمار کتابیں موجود ہیں۔لیکن ان میں سے بیشتر کتابوں میں مثالوں کے ضمن میں بہت کم ہی قرآن یا حدیث سے مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔

عرصہ دراز سے دل میں یہ خواہش تھی کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جس میں امثلہ قرآن و حدیث سے دی جائیں تا کہ طلبہ کا قرآن اور حدیث سے براہِ راست تعلق پیدا ہو جائے۔

اس کتاب کی تدوین میں درج ذیل امور پیش نظر رکھے گئے ہیں:

① اس میں عربی زبان کے تمام بنیادی قواعد کو عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے اور ہر قانون کی توضیح کے لیے ساتھ مثال بھی دی گئی ہے اور پھر اس کی مزید وضاحت کے لیے بالترتیب اس کے احکام درج کیے گئے ہیں۔

② یہ کتاب ایک مقدمہ اور باسٹھ اسباق پر مشتمل ہے جن کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: پہلا حصہ اسم، دوسرا حصہ فعل اور تیسرا حصہ حرف کے بیان میں ہے۔ مقدمہ میں ابتدائی طلبہ کے لیے نحو کی بنیادی باتیں ذکر کی گئی ہیں، ہر سبق کے بعد مختصر نقشہ، آخر میں مشقی سوالات اور قرآن و حدیث کی مثالوں سے مزین تمرین دی گئی ہے۔

③ مثالیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ماخوذ ہیں، کوشش یہی کی گئی ہے کہ ہر مثال آسانی سے سمجھ میں آنے والی ہو، البتہ بعض جگہوں پر آسانی کے پیش نظر غیر قرآنی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔

④ کتاب کے آخر میں نحو کے قوانین کو عربی عبارت پر لاگو کرنے کے لیے اجراء اور مطالعہ کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

⑤ کتاب کے آخر میں ہر سبق کی ایک مثال کی ترکیب کر دی گئی ہے تاکہ ان کو سامنے رکھتے ہوئے باقی امثلہ کی ترکیب کرنا آسان ہو جائے۔

⑥ اس کتاب کے اسلوب کو نحو کی دوسری درسی کتابوں کے مطابق ہی رکھا گیا ہے تاکہ طلبہ ذہنی انتشار اور تشویش سے محفوظ رہیں۔

⑦ وہ باتیں جو اہم تھیں مگر بعض ابتدائی طلبہ کے لیے ان کا سمجھنا مشکل تھا انھیں حاشیے میں ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ ذہین طلبہ اور اساتذہ کرام ان سے بھی مستفید ہو جائیں۔

⑧ بنیادی مباحث کے اختتام پر خلاصۂ بحث لکھا گیا ہے۔

⑨ مثالوں کے ترجمے نہیں دیے گئے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے، نیز طلبہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو خود آزمائیں۔

میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جو طلبہ محنت اور کوشش سے اس کتاب کو پوری طرح سمجھ کر پڑھیں گے وہ کسی حد تک فن نحو کے ابتدائی قواعد میں ماہر ہو جائیں گے۔ اور وہ عربی زبان کو صحیح پڑھنے اور اس میں نحو کے قوانین جاری کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

میری اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کہیں کوئی تسامح یا غلطی پائیں تو بندۂ ناچیز کو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

میں اپنے تمام محسنین اور معاونین کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ بالخصوص استاد محترم فضیلۃ الشیخ ابو محمد محمد ادریس اثری ﷾، شیخ الحدیث اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ مہنتانوالہ، کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی فرما کر اور تقریظ لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالعزیز علوی ﷾، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد، فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ امجد چھتوی ﷾ شیخ الحدیث مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ، استاد محترم اور برادر نسبتی حافظ محمود احمد تبسم ﷾ اور فضیلۃ الشیخ محمد رفیق اثری ﷾، شیخ الحدیث دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیر والہ ملتان، کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس

کتاب کی نظر ثانی اور تقریظات لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔ دارالسلام ریسرچ سنٹر کے مولانا مفتی عبدالولی خان اور قاری عزیر احمد راشد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے بعض تسامحات کی تصحیح کی اور نظر ثانی و اضافہ کر کے کتاب کی قدر و قیمت میں بیش بہا اضافہ کیا۔

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عباس صدیق حفظہ اللہ رئیس اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ اور محترم المقام حافظ عبدالعظیم اسد حفظہ اللہ مدیر دارالسلام لاہور خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جنھوں نے اس کی طباعت و اشاعت میں دلچسپی لی اور اسے بہترین انداز میں منظر عام پر لانے میں میری معاونت فرمائی۔

مختار احمد سلفی

اسلامک ایجوکیشن انسٹیٹیوٹ دیپالپور (اوکاڑہ)

علم نحو

لغوی معنی نحو کا لغوی معنی ''قصد کرنا'' ہے۔

اصطلاحی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو باہم ملانے کا طریقہ معلوم ہو جائے، نیز معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے ان کے آخر کے حالات معلوم ہو جائیں۔

موضوع اس علم کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

فائدہ اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان عربی زبان میں لفظی غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے۔

وجہ تسمیہ اس علم کا نام ''نحو'' رکھنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ابوالأسود دئلی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اصول وضوابط کا مجموعہ ان کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے فرمایا: [مَا أَحْسَنَ هٰذَاالنَّحْوَ الَّذِي قَدْ نَحَوْتَ!][1] تو چونکہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان اصول وضوابط کے لیے لفظ ''نحو'' استعمال کیا، شاید اسی بنا پر اس علم کا نام ''نحو'' رکھا گیا۔

[1] ''کتنا اچھا طریقہ ہے جس کا تو نے قصد کیا ہے!''

سبق :1

لفظ

لغوی معنی لفظ کا لغوی معنی ''نطق کرنا'' اور ''پھینکنا'' ہے، جیسے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق 18:50)، یہاں لفظ سے مراد ملفوظ ہے۔

اصطلاحی تعریف ہر بول جو انسان کے منہ سے نکلے ''لفظ'' کہلاتا ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① موضوع (بامعنی) ② مہمل (بے معنی) [1]

موضوع جس کا کوئی معنی ہو، جیسے: ﴿قُرْاٰنٌ﴾، قَرَءَ.

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد [2] ② مرکب

مفرد

مفرد وہ لفظ ہے جس کا جز معنی کے جز پر دلالت نہ کرے، اسے کلمہ بھی کہتے ہیں۔

اقسام اس کی تین قسمیں ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف

① اسم : لغۃً، نام کو کہتے ہیں۔

تعریف ''اسم'' وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ، عِلْمٌ، عَالِمٌ.

علاماتِ اسم ① شروع میں الف لام ہو، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾ ② اس پر حرف جر داخل ہو، جیسے: ﴿لِلّٰهِ﴾ ③ آخر میں تنوین لاحق ہو، جیسے: ﴿مُحَمَّدٌ﴾ ④ آخر میں تائے تانیث متحرکہ مُدَوَّرہ ہو، جیسے: رَحْمَةٌ

[1] **مہمل** : وہ لفظ جو بے معنی ہو، جیسے: دَيْزٌ. نحو میں اس کے متعلق کوئی بحث نہیں کی جاتی۔

[2] مفرد جس طرح مرکب کے مقابلے میں بولا جاتا ہے اسی طرح تثنیہ وجمع کے مقابلے میں اور کبھی مضاف وشبہ مضاف کے مقابلے میں بھی بولا جاتا ہے۔

⑤ مسند الیہ ہو، جیسے: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ میں لفظ ''محمد'' ⑥ مضاف ہو، جیسے: ﴿ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ میں لفظ ''رسول'' ⑦ موصوف ہو، جیسے: ﴿ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴾ ⑧ منسوب ہو، جیسے: مَكِّيٌّ، مِصْرِيٌّ ⑨ مصغر ہو، جیسے: ﴿ قُرَيْشٍ ﴾ ⑩ منادیٰ ہو، جیسے: ﴿ يٰاٰدَمُ ﴾ ⑪ تثنیہ ہو، جیسے: مُسْلِمَانِ ⑫ جمع ہو، جیسے: ﴿ مُسْلِمُوْنَ ﴾۔

② فعل: لغۃً، کام کو کہتے ہیں۔

تعریف ''فعل'' وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: ﴿ خَلَقَ ﴾ ''اس نے پیدا کیا۔'' ﴿ يَخْلُقُ ﴾ ''وہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔'' ﴿ قُلْ ﴾ ''کہہ دیجیے۔''

علاماتِ فعل ① شروع میں قَدْ ہو، جیسے: ﴿ قَدْ سَمِعَ ﴾ ② شروع میں س ہو، جیسے: ﴿ سَيَعْلَمُوْنَ ﴾ ③ شروع میں سَوْفَ ہو، جیسے: ﴿ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ ④ شروع میں عامل جازم ہو، جیسے: ﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ ﴾ ⑤ آخر میں تائے تانیث ساکنہ مبسوطہ ہو، جیسے: ﴿ قَالَتْ ﴾ ⑥ آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو، جیسے: ﴿ تَرَكْتُ ﴾ ⑦ آخر میں نون تاکید ثقیلہ ہو، جیسے: ﴿ لَاَغْلِبَنَّ ﴾ ⑧ مسند ہو، جیسے: ﴿ قَالَ رَبُّكَ ﴾ میں لفظ ''قال''۔

فائدہ: فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا۔ فعل کے جو صیغے تثنیہ یا جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہوتے ہیں، جو ضمیروں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے یا پوشیدہ، جیسے: فَعَلَا (ان دو مردوں نے کیا۔) فَعَلُوا (ان سب مردوں نے کیا۔) کرنے والے دو یا سب مرد ہیں، یہ مطلب نہیں کہ دو یا سب کام کیے۔ کام تو ایک ہی کیا ہے، البتہ کرنے والے دو یا سب مرد ہیں۔

③ حرف: لغۃً، کنارے کو کہتے ہیں۔

تعریف ''حرف'' وہ کلمہ ہے جو اسم یا فعل سے ملے بغیر اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا، جیسے: لام، مِنْ، إِلٰى وغیرہ۔ یہ اس وقت تک اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتے جب تک ان کے ساتھ دو اسموں یا ایک اسم اور ایک فعل کو نہ ملایا جائے، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ میں لام (حرف جر) (الفاتحة 1:1)

علامتِ حرف ''حرف'' کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم یا فعل کی کوئی علامت نہ ہو۔

فائدہ: حرف کلام میں مقصود بالذات نہیں ہوتا، یہ دو اسموں، اسم اور فعل یا دو جملوں میں ربط کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: ﴿ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ﴾ (البقرة 2:280)، ﴿ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ﴾ (البقرة 2:285)، ﴿ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ﴾ (آل عمران 3:31).

سبق :2

مرکب

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے: ﴿ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾، ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① مرکب مفید ② مرکب غیر مفید

مرکب مفید: ① وہ مرکب ہے جس کے کہنے سے کوئی حکم یا خبر معلوم ہو، یعنی پوری بات سمجھ میں آ جائے۔

② وہ مرکب ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سامع کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے: ﴿ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ ﴾ (بني اسرآء يل 81:17) اس مرکب سے حق کے آنے اور باطل کے جانے کی خبر معلوم ہوئی ہے اور ﴿ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ ﴾ (النمل 28:27). اس سے کتاب لے جانے کی طلب معلوم ہوئی ہے۔ اسی کو مرکب تام، مرکب اسنادی، جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ [1]

کلام ان دو یا دو سے زیادہ کلمات کے مجموعے کو کہتے ہیں جن میں اِسناد، یعنی فائدہ بخش نسبت پائی جائے، جیسے: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (المؤمنون 1:23)

[1] نحاۃ میں سے بعض جملہ اور کلام میں فرق کے قائل نہیں اور وہ دونوں کو مترادف قرار دیتے ہیں جبکہ بعض نحاۃ فرق کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کلام میں ایسا فائدہ حاصل ہونا ضروری ہے جس پر سکوت کرنا صحیح ہو جبکہ جملے میں یہ ضروری نہیں ہے، جیسے: ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ ﴾ (البقرة 137:2) میں اَحْبَبْتَ جملہ ہے کلام نہیں، بالفاظ دیگر ہر کلام جملہ ہوتا ہے لیکن ہر جملے کے لیے کلام ہونا ضروری نہیں ہے۔

مرکب مفید یا جملہ

جملے کی تقسیم درج ذیل تین اعتبار سے جملے کی تقسیم ہوتی ہے:

① ذات کے اعتبار سے ② مفہوم کے اعتبار سے ③ صفات کے اعتبار سے

① **ذات کے اعتبار سے،** جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جو مبتدا اور خبر سے مل کر بنے، اس کا پہلا جزو اسم اور دوسرا جزو کبھی اسم اور کبھی فعل ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ﴾ (یوسف 19:12)، لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ مبتدا اور ﴿عَلِيْمٌ﴾ خبر ہے۔ اور ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ﴾ (الأحزاب 51:33)، لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ مبتدا اور ﴿يَعْلَمُ﴾ خبر ہے۔ مبتدا مسند الیہ اور خبر مسند ہوتی ہے۔

مسند الیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کسی فعل یا وصف کی نسبت کی جائے۔

مسند: وہ اسم یا فعل ہے جس کی نسبت کی جائے، جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں میں لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ مسند الیہ ہے اور ﴿عَلِيْمٌ﴾ اور ﴿يَعْلَمُ﴾ مسند ہے۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل یا نائب الفاعل سے مل کر بنے۔ اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا فاعل ہوتا ہے، جیسے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون 1:23) ﴿اَفْلَحَ﴾ فعل اور ﴿الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ فاعل ہے۔ اور ﴿هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (الأحزاب 11:33) ﴿اُبْتُلِيَ﴾ فعل اور ﴿الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ نائب الفاعل ہے۔ فعل مسند اور فاعل یا نائب الفاعل مسند الیہ ہوتا ہیں۔

فائدہ: اسم مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی جبکہ فعل صرف مسند ہوتا ہے۔ حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

نوٹ: اگر کسی جملے کے شروع میں ظرف ہو تو اس کو جملہ ظرفیہ اور کلمہ شرط ہو تو جملہ شرطیہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿اَیْنَ

فائدہ: حروف مشبہ بالفعل، ماولا ولات مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس بھی اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنتے ہیں، جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ﴾ (الحج 75:22)۔

فائدہ: جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں معنوی اعتبار سے فرق یہ ہے کہ جملہ اسمیہ دوام اور ثبوت پر دلالت کرتا ہے جبکہ جملہ فعلیہ تجدّد اور حدوث پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (الفاتحة 1:1) جملہ اسمیہ اور نَحْمَدُہٗ جملہ فعلیہ ہے۔

فائدہ: افعال ناقصہ بھی اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ بنتے ہیں، جیسے: ﴿كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الفرقان 70:25)۔ بعض اسے جملہ اسمیہ قرار دیتے ہیں جبکہ بعض دیگر فعل ناقص کا اعتبار کر کے اسے جملہ فعلیہ قرار دیتے ہیں۔

﴿ الْمَفَرُّ ﴾ (القیامة 10:75) جملہ ظرفیہ اور ﴿ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ ﴾ (یونس 16:10) جملہ شرطیہ ہے۔

② مفہوم کے اعتبار سے، جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کا مضمون صدق یا کذب کا احتمال رکھتا ہو بالفاظ دیگر اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ ،كَتَبْتُ الرِّسَالَةَ.

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں صدق و کذب کا احتمال نہ ہو، یعنی اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ اس میں عام طور پر کسی چیز کی طلب اور خواہش پائی جاتی ہے، جیسے: ﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 214:2).

جملہ انشائیہ کی اقسام اس کی درج ذیل گیارہ قسمیں مشہور ہیں:

① امر: کسی کام کا حکم دینا، جیسے: ﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ﴾ (طٰهٰ 14:20).

② نہی: کسی کام سے روکنا، جیسے: ﴿ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ﴾ (لقمان 13:31).

③ استفہام: کسی چیز کے بارے میں پوچھنا، جیسے: ﴿ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ○ ﴾ (الحجر 57:15).

④ تمنّی: کسی چیز کی آرزو کرنا، جیسے: ﴿ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (یٰس 26:36).

⑤ ترجّی: کسی چیز کی امید کرنا، جیسے: ﴿ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴾ (الشوریٰ 17:42).

⑥ ندا: کسی کو پکارنا، جیسے: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾ (المزمل 1:73)

⑦ عقود:[1] عقود میں سے کسی عقد کو منعقد کرنا، جیسے: بِعْتُ. اِشْتَرَيْتُ. وَهَبْتُ (میں بیچتا ہوں۔ میں خریدتا ہوں۔ میں ہبہ کرتا ہوں)

⑧ عرض: کسی چیز کی درخواست کرنا، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟)

⑨ قسم: کسی بات پر قسم اٹھانا، جیسے: ﴿ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبیاء 57:21).

⑩ تعجب: کسی چیز پر حیرانی کا اظہار کرنا، جیسے: ﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس 17:80). میں مَا اَكْفَرَهٗ!

⑪ دعا: اللہ تعالیٰ کو پکارنا، جیسے: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَحِمَهُ اللّٰهُ.

③ صفات کے اعتبار سے، جملے کی چھ قسمیں ہیں:

مُبَيِّنَه / تفسيرية وہ جملہ ہے جو پہلے جملے کو کھول کر بیان کرے، یہ أي اور أَنْ تفسيرية کے بعد واقع

[1] یہ الفاظ جب خرید یا فروخت کے لیے بولے جائیں تو انشاء پر دلالت کریں گے۔

ہے، جیسے: ﴿ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ ﴾ (المؤمنون 27:23) اور تَرْمِيْنَنِي بِالطَّرْفِ، أَيْ أَنْتَ مُذْنِبٌ اور کبھی اس کے بغیر بھی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ (الصف 11,10:61) میں ﴿ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ والا جملہ، جملہ مبینہ ہے۔

مُعَلِّلَه وہ جملہ ہے جو پہلے جملے کی علت (سبب) بیان کرے، جیسے: ﴿ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ (التوبة 103:9) اس میں ﴿ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ جملہ معللہ ہے۔

مُعْتَرِضَه وہ جملہ جو شرط و جزا کے درمیان واقع ہو، جیسے: ﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ﴾ (البقرة2:24) اس میں ﴿ وَلَنْ تَفْعَلُوْا ﴾ جملہ معترضہ ہے۔

مُسْتَانِفَه وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الفاتحة 1:1).

حَالِيَّه وہ جملہ ہے جو حالت بیان کرے، جیسے: «خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَّهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ» اس میں وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ جملہ حالیہ ہے۔

مَعْطُوفَه وہ جملہ ہے جس کا پہلے جملے پر عطف کیا جائے، جیسے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ (بني إسرآء يل:81)، اس میں ﴿ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ جملہ معطوفہ ہے۔

سبق: 3

مرکب غیر مفید [1]

① وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے۔

② وہ مرکب ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہوجائے تو سامع کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو بلکہ وہ کچھ اور بھی سننے کے انتظار میں رہے، جیسے: ﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا﴾ (البقرة 2:24) اس سے سامع کو پوری بات سمجھ میں نہیں آئی مگر جب ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ﴾ (الفاتحة 1:1) کہیں گے تو پوری بات سمجھ میں آجائے گی۔ مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید کی اقسام

اس کی درج ذیل پانچ قسمیں ہیں: [2]

① مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جس میں پہلا کلمہ دوسرے کی طرف مضاف ہو، پہلے کلمے کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿رَسُوۡلُ اللّٰهِ﴾، اس میں ﴿رَسُوۡلُ﴾ مضاف اور لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ مضاف الیہ ہے۔

مضاف اور مضاف الیہ کے احکام

① مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔

② مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے (عامل رفعی کی وجہ سے رفع، عامل نصبی کی وجہ سے نصب اور عامل جری کی وجہ سے جر ہوتا ہے) اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ﴾ (آل عمرٰن 3:185)، ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ﴾ (البقرة 2:276). ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ﴾ (یونس 10:47). ان مثالوں میں لفظ "کُلّ" مضاف ہے جو پہلی مثال میں مرفوع، دوسری میں منصوب اور تیسری میں مجرور ہے اور

[1] مرکب غیر مفید بھی ہمیشہ جملے کا ایک جز وہوتا ہے مکمل جملہ نہیں ہوتا، جیسے: ﴿عَذَابٌ عَظِيۡمٌ﴾ (البقرة 2:7).

[2] بعض نے غیر مفید کی مزید قسمیں بنائی ہیں: مرکب اشاری: جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے، جیسے: هٰذَا الرَّجُلُ. مرکب جاری: جو جار اور مجرور سے مل کر بنے، جیسے: بِمُحَمَّدٍ. لیکن یہ قسمیں دیگر قسموں میں مندرج ہیں۔

مضاف الیہ ﴿نَفْسٍ﴾، ﴿كَفَّارٍ﴾ اور ﴿أُمَّةٍ﴾ مجرور ہے۔

③ مضاف اضافت سے پہلے ہمیشہ نکرہ اور مضاف الیہ کبھی نکرہ اور کبھی معرفہ ہوتا ہے۔

④ مضاف الف لام، تنوین اور نون تثنیہ وجمع سے خالی ہوتا ہے، جیسے: ﴿عَبْدُ اللّٰهِ﴾ (الجن 19:72)، ﴿عَبْدُ﴾ اصل میں عَبْدٌ تھا۔ ﴿يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ﴾ (اللهب 1:111)، ﴿يَدَآ﴾ اصل میں يَدَانِ تھا۔ ﴿مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ﴾ (البقرة 46:2) ﴿مُلٰقُوْا﴾ اصل میں مُلَاقُوْنَ تھا، اضافت کی وجہ سے تنوین، نون تثنیہ وجمع گر گئے۔

⑤ مرکب اضافی کے اردو ترجمے میں عام طور پر کا، کے، کی آتا ہے۔

⑥ اردو میں ترجمہ کرتے وقت مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا بعد میں کرتے ہیں، جیسے: ﴿فَضْلُ اللّٰهِ﴾ (البقرة 64:2) ''اللہ کا فضل۔'' ﴿رَحْمَتُ اللّٰهِ﴾ (هود 73:11) ''اللہ کی رحمت۔'' ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ﴾ (الفرقان 63:25) ''اور رحمٰن کے بندے۔''

② مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جس میں دوسرا جزو پہلے جزو کا کوئی وصف بیان کرے، وصف اچھا یا برا۔ پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں، جیسے: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ﴾ (یوسف 18:12)، اس میں ﴿صَبْرٌ﴾ موصوف اور ﴿جَمِيْلٌ﴾ صفت ہے۔ ﴿أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب 21:33) ﴿أُسْوَةٌ﴾ موصوف اور ﴿حَسَنَةٌ﴾ صفت ہے۔

موصوف اور صفت کے احکام

① صفت کا اعراب موصوف جیسا ہوتا ہے۔

② صفت واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومونث اور معرفہ ونکرہ ہونے میں بھی اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

③ مرکب بنائی (عددی): وہ مرکب ہے جس میں دو کلموں کو بغیر اِسناد اور اضافت کے ملایا جاتا ہے۔ ان میں کوئی پوشیدہ حرف ربط دینے والا ہوتا ہے، جیسے: ﴿رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ (یوسف 4:12) یہ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسمائے عدد ہیں۔ أَحَدَ عَشَرَ اصل میں أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا۔ اس کے دونوں جزو فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، اس کا پہلا جزو معرب ہوتا ہے جس کی رفعی حالت (اِثْنَا) الف سے اور نصبی وجری حالت (اِثْنَيْ) یاء ما قبل مفتوح سے آتی ہے، جیسے: ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾ (التوبة 36:9)، ﴿وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا﴾ (المائدة 12:5).

④ **مرکب منع صرف (امتزاجی):** وہ مرکب ہے جس میں دو کلمے بغیر اِسناد اور اضافت کے مل کر ایک کلمہ بن جائیں اور ان میں ربط دینے والا کوئی پوشیدہ حرف بھی نہ ہو۔ اس کا پہلا جز و فتحہ پر مبنی اور دوسرے جز و کو اسم غیر منصرف والا اعراب دیا جاتا ہے، جیسے: بَعْلَبَكُّ (شہر کا نام) بَعْلٌ ایک بت کا نام اور بَكٌّ بانی شہر کا نام تھا، دونوں کو ملا کر اس شہر کا نام رکھ دیا۔

⑤ **مرکب صوتی:** وہ مرکب ہے جس میں دوسرا جز صوت ہو، جیسے: سِیبَوَیْہِ.

خلاصۂ بحث

لفظ

- با معنی (موضوع)
  - مفرد
    - اسم
    - فعل
    - حرف
  - مرکب
    - مفید (جملہ)
      - ذات کے اعتبار سے
        - اسمیہ
        - فعلیہ
      - مفہوم کے اعتبار سے
        - خبریہ
        - انشائیہ
          - امر
          - نہی
          - استفہام
          - تمنّی
          - ترجّی
          - عقود
          - ندا
          - عرض
          - قسم
          - تعجب
          - دعا
      - صفات کے اعتبار سے
        - مبینہ
        - معللہ
        - معترضہ
        - مستانفہ
        - حالیہ
        - معطوفہ
    - غیر مفید
      - اضافی
      - توصیفی
      - بنائی
      - منع صرف
      - صوتی
- بے معنی (مہمل)
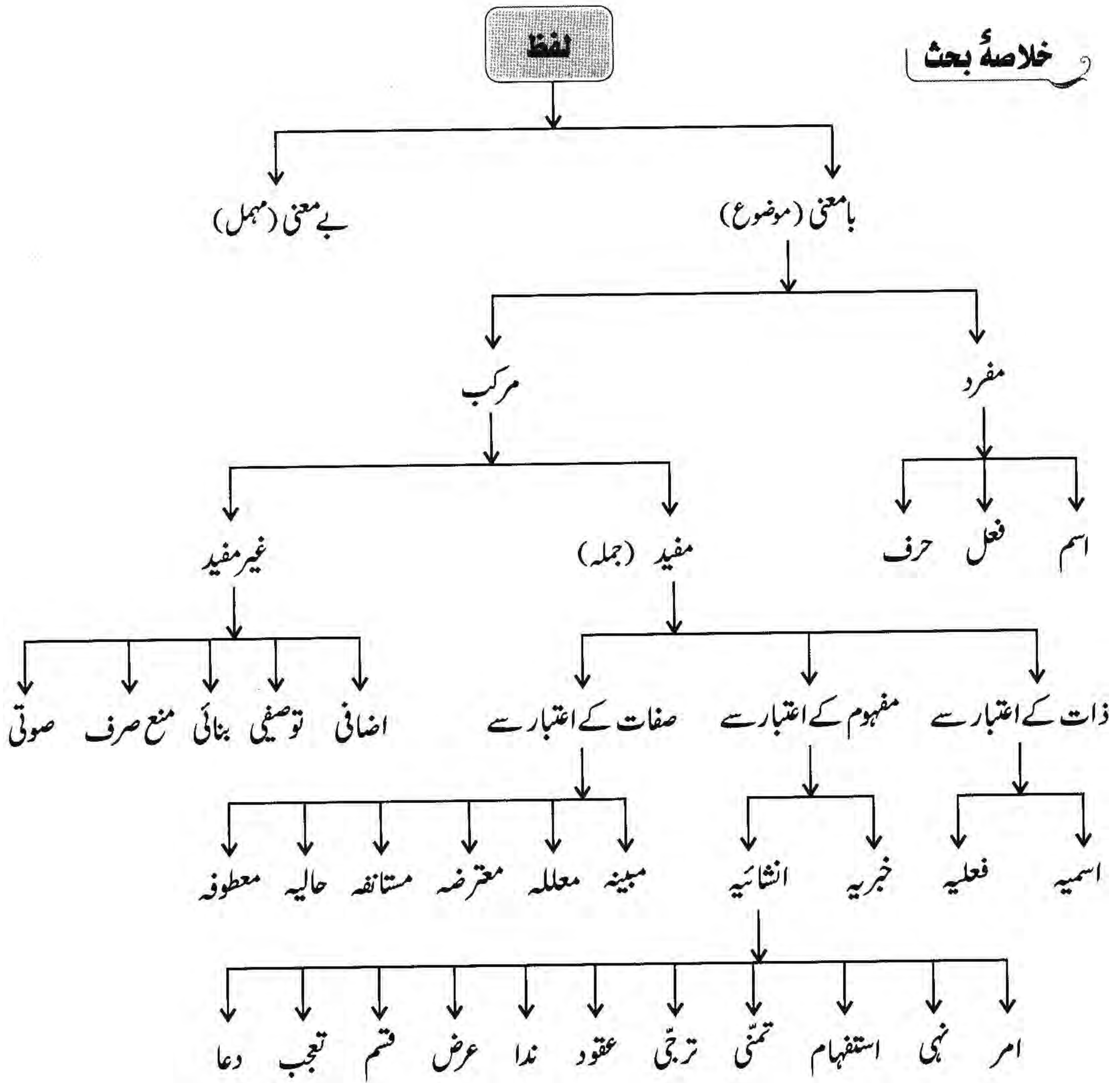
سوالات

① کلمہ اور کلام میں کیا فرق ہے؟ ② کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں اور دو دو مثالیں دیں۔ ③اسم اور فعل کی علامات کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کریں۔ ④حرف کیا کام دیتا ہے؟ اس کی کوئی تین مثالیں دیں۔ ⑤ ایک کلمے کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟⑥ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔ ⑦مسند اور مسند الیہ کی تعریف کریں اور دو دو مثالیں دیں۔ ⑧جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔ ⑨ مرکب کی تعریف کرتے ہوئے مرکب ناقص کی اقسام بتائیں۔⑩ غُلَامٌ حَلِيمٌ اور غُلَامُ حَلِيمٍ میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو واضح کریں۔

تمارین

⑪ درج ذیل مثالوں میں سے اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں اور ان کی علامات بھی بتائیں:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾. ﴿ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾. ﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ﴾. ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾. ﴿ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ ﴾. ﴿ سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ﴾. ﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ﴾. ﴿ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾. ﴿ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾. «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ». «اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ». «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ».

⑫ درج ذیل مثالوں میں سے مفرد اور مرکب مفید و غیر مفید الگ کریں:

﴿ وَاللّٰهُ ﴾. ﴿ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾. اَلْعِلْمُ نُورٌ. اَلصَّوْمُ. عَبْدُاللّٰهِ. «اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ». «صَدَقَةُ الْفِطْرِ». صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ. اَلْقُرْآنُ الْكَرِيمُ. قَرَأْتُ الْقُرْآنَ الْحَكِيمَ. قَدْ. ذَهَبَ. عُمَيْرٌ. سَمِيعٌ.

⑬ درج ذیل مثالوں میں سے مرکب توصیفی اور اضافی الگ کریں:

﴿ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ﴾. ﴿ اَبُوْهُمْ ﴾. ﴿ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴾. ﴿ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾. ﴿ حَيٰوةً طَيِّبَةً ﴾. ﴿ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾، ﴿ عَذَابُ النَّارِ ﴾. «بَيْتُ اللّٰهِ»

⑭ درج ذیل جملوں میں سے جملہ اسمیہ اور فعلیہ الگ الگ کریں:

﴿ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا ﴾. ﴿ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾. ﴿ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾.

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ ﴾. ﴿ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ ﴾. ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾. ﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾. ﴿ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ ﴾. «يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ». «لَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَّكْتُوبَةً». «بَارَكَ اللّٰهُ». اَللّٰهُ وَاحِدٌ. اَلْمَاءُ طَهُورٌ.

⑮ درج ذیل جملوں میں مسند اور مسند الیہ پہچانیں:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ ﴿ سَمِعَ اللّٰهُ ﴾. «اَلْجَنَّةُ حَقٌّ». ﴿ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴾۔

⑯ ترکیب کریں:

﴿ اٰمَنُوْٓا ﴾. ﴿ اٰمِنُوْا ﴾. ﴿ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ ﴾. ﴿ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا ﴾. ﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾. ﴿ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾. ﴿ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾. ﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴾. ﴿ اَللّٰهُ يَخْلُقُ ﴾. «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى». إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ. لَا تَعْبُدِ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ.

فائدہ: ترکیب کا طریقہ جاننے کے لیے کتاب کے آخر میں تراکیب کی بحث دیکھیں۔

⑰ خالی جگہ پر کریں۔

- ﴿ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ مرکب .... ہے۔
- اَللّٰهُ وَاحِدٌ: مرکب .... ہے۔
- ﴿ اُذْكُرْ رَّبَّكَ ﴾ جملہ .... ہے۔
- ﴿ يٰيَحْيٰى ﴾ جملہ .... ہے۔

⑱ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

- اسم معرفہ مضاف نہیں ہوسکتا۔
- مرکب بنائی مبنی نہیں ہوتا۔
- اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے۔
- حرف کلام میں مقصود بالذات ہوتا ہے۔
- مضاف اور مضاف الیہ کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے۔

⑲ دیے گئے جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں ۔

⊙ مرکب توصیفی .... ہوتا ہے: (مفرد، جملہ، جملے کا جز ۔)

⊙ مرکب بنائی کے دونوں جز............ ہوتے ہیں: (مبنی برفتحہ ،مبنی برکسرہ ،مبنی برضمہ۔)

⊙ مضاف خالی ....ہوتا ہے: (الف لام سے، تنوین سے، نون تثنیہ وجمع سے، سب سے ۔)

⊙ کلام کے لیے ....ضروری ہے: (مسند، مسند الیہ، دونوں ۔)

⊙ تثنیہ وجمع ....خاصہ ہے: (اسم کا، فعل کا، دونوں کا ۔)

⑳ درج ذیل کالم (ا) کے الفاظ کو کالم (ب) میں اس کے ساتھ مناسب اصطلاحات سے ملایئے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ ﴾	مرکب توصیفی
②	﴿ تِسْعَةَ عَشَرَ ﴾	مرکب منع صرف
③	﴿ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴾	مرکب اضافی
④	اَلدَّارَقُطْنِي	مرکب اسنادی
⑤	﴿ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴾	مرکب بنائی

حصہ اول

اسم کا بیان

اسم کی تقسیم

سبق: 4

جامد، مصدر، مشتق

اسم کی تقسیم اول مادہ کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ① جامد ② مصدر ③ مشتق

جامد ① وہ اسم ہے جو نہ کسی کلمہ سے نکلا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے۔

② وہ اسم جو صرف ذات پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ، أَرْضٌ.

مصدر ① وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقات نکلیں۔

② وہ اسم جو صرف صفتی معنی (حدوث) پر دلالت کرے، جیسے: قَوْلٌ، تَنْزِيلٌ.

مشتق ① وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، ② وہ اسم جو ذات مع الوصف پر دلالت کرے، جیسے: خَالِقٌ، مَخْلُوقٌ، أَعْلَم.

خلاصۂ بحث

اسم
- جامد ← رَجُلٌ
- مصدر ← قَوْلٌ
- مشتق ← خَالِقٌ
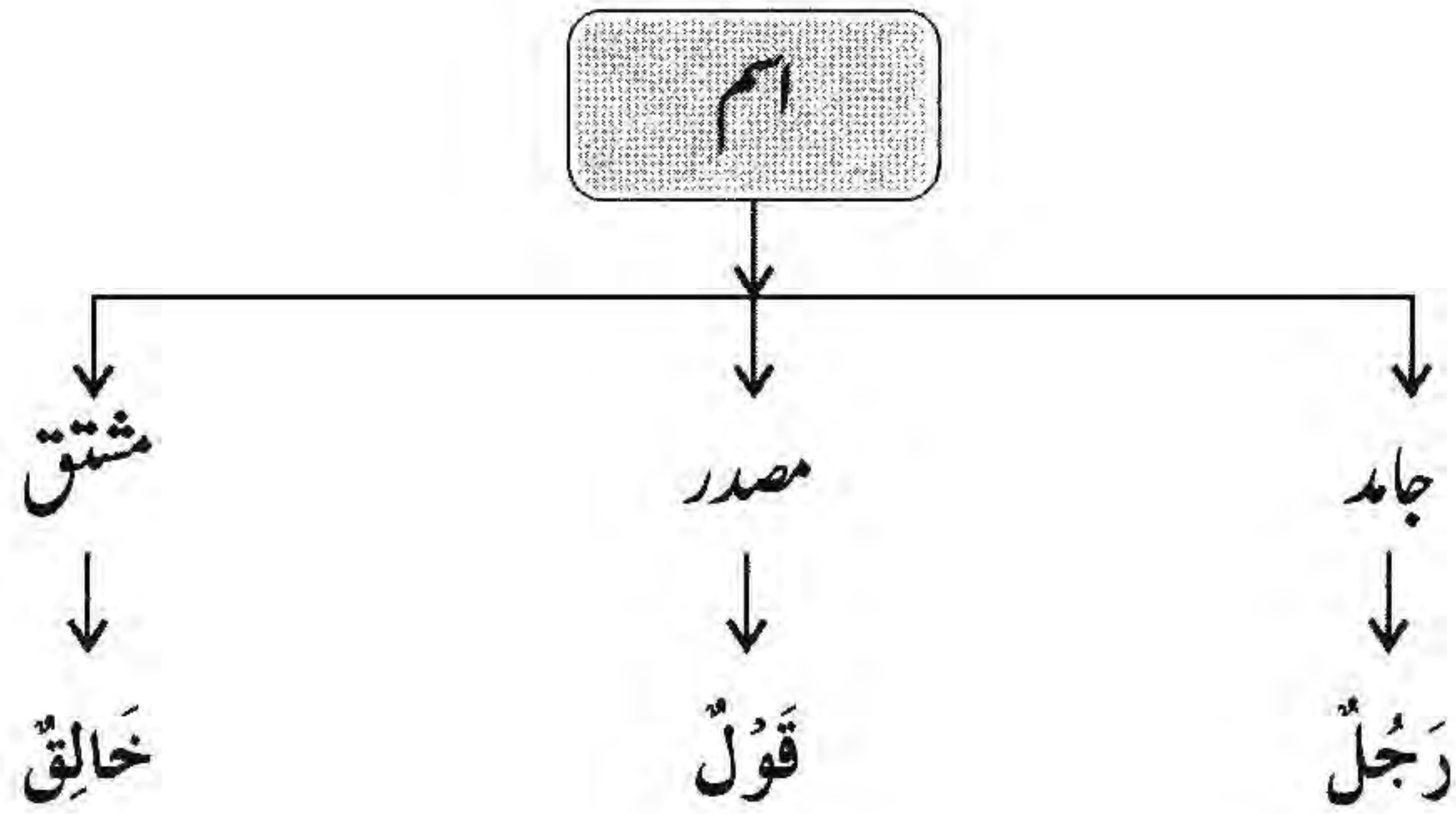
فائدہ: اسم جامد، مصدر اور مشتق میں فرق کرنے کے دو طریقے ہیں:

① لفظ کے ذریعے: اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کو دیکھا جائے کہ آیا وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہوا ہے یا نہیں یا اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہے یا نہیں، اگر وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہوا ہے تو مشتق، اگر اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہو تو یہ مصدر اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو جامد۔

② معنی کے ذریعے: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے معنی کو دیکھا جائے اگر وہ صرف ذات پر دلالت کرے تو جامد، اگر صرف معنٰی (وصف) پر دلالت کرے تو مصدر اور اگر وہ ذات اور صفت دونوں پر دلالت کرے تو مشتق۔

تمرین

① درج ذیل اسماء میں سے جامد، مصدر اور مشتق الگ الگ کریں اور ان کے معانی بھی لکھیں:

إِمَامَةٌ، إِسْمَاعِيلُ، عَالِمٌ، بَيْتٌ، عَلَّامَةٌ، رَحْمَةٌ، نَصْرٌ، مَنْصُورٌ، إِنْسَانٌ، عِلْمٌ، مَسْجِدٌ، إِبِلٌ، فَلْسٌ، تُفَّاحٌ، جَعْفَرٌ، شَرِيفٌ، دِرْهَمٌ، مِفْتَاحٌ، سَفَرْجَلٌ.

سبق:5

معرفہ اور نکرہ

اسم کی تقسیم ثانی عام اور خاص ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① معرفہ (خاص) ② نکرہ (عام)

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معیّن چیز پر دلالت کرے، جیسے: ﴿مُحَمَّدٌ﴾، مَكَّةُ، هٰذَا، أَنَا.

اقسام اس کی درج ذیل سات قسمیں ہیں:

① اسم علَم: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو، جیسے: مُحَمَّدٌ، مَكَّةُ، زَمْزَمُ. [1]

② اسم ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، جیسے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

③ اسم اشارہ: وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هٰذَا، ذٰلِكَ.

④ اسم موصول: وہ اسم ہے جو بواسطہ صلہ کے کسی معین چیز پر دلالت کرے، جیسے: اَلَّذِي، اَلَّذِينَ. [2]

⑤ معرف باللام: وہ اسم ہے جس پر الف لام (لام تعریف) داخل ہو، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾، ﴿اَلْكِتٰبُ﴾. [3]

⑥ معرف بالاضافت: وہ اسم نکرہ ہے جو معرفہ کی طرف مضاف ہو، جیسے: كِتَابُ اللّٰهِ.

⑦ معرف بالندا: وہ اسم ہے جس کے شروع میں حرف ندا ہو، جیسے: يَا جِبَالُ.

نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ، مَسْجِدٌ.

---

[1] عَلَم کی تین قسمیں ہیں: ① کنیت: جس کے شروع میں أَبٌ، أُمٌّ، اِبْنٌ، بِنْتٌ ہو، جیسے: أَبُو الْقَاسِمِ، أُمُّ حَبِيْبَةَ، اِبْنُ مَرْيَمَ، اِبْنَةُ عِمْرَانَ ② لقب: جو مدح یا مذمت بیان کرے، جیسے: صِدِّيْقٌ، كَذَّابٌ ③ نام: جو ان دونوں کے علاوہ ذاتی و شخصی نام ہو، جیسے: عُثْمَانُ، عَلِيٌّ. [2] صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے جو اسم موصول کے بعد ذکر کیا جاتا ہے، اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا ایک جز بنتا ہے۔ [3] لام تعریف لگانے سے اسم کے آخر سے تنوین ختم ہو جاتی ہے، اگر اس اسم کا پہلا حرف شمسی ہو تو پڑھتے وقت لام کے بجائے حرف شمسی کو مشدد پڑھا جاتا ہے، جیسے: شَمْسٌ سے اَلشَّمْسُ، صَلَاةٌ سے اَلصَّلَاةُ. اگر اسم کا پہلا حرف قمری ہو تو اَلْ کا لام پڑھا جاتا ہے، جیسے: قَمَرٌ سے اَلْقَمَرُ، جَمَلٌ سے اَلْجَمَلُ. حروف شمسیہ درج ذیل ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن۔ باقی حروف قمریہ ہیں: ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی۔

خلاصۂ بحث

اسم

نکرہ | معرفہ

اسم علم	اسم ضمیر	اسم اشارہ	اسم موصول	معرف باللام	معرف بالاضافت	معرف بالنداء
زَيْدٌ	هُوَ	هٰذَا	اَلَّذِي	اَلْكِتَابُ	رَسُولُ اللّٰهِ	يَاجِبَالُ

سوالات

① اسم نکرہ اور معرفہ کی تعریف کریں اور ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔

② اسم نکرہ سے معرفہ بنانے کے تین طریقے لکھیں اور ساتھ مثالیں بھی دیں۔

تمرین

③ درج ذیل الفاظ میں سے معرفہ اور نکرہ الگ الگ کریں اور معرفہ ہونے کی صورت میں اس کی قسم بھی بتائیں:

﴿ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾. ﴿ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ ﴾. ﴿ اَنَا يُوْسُفُ ﴾. ﴿ يٰجِبَالُ ﴾.

﴿ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾. اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ.

اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيسِ السُّوءِ.

④ ترکیب کریں: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾. اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ. اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ.

سبق: 6

مذکر ومؤنث

اسم کی تقسیم ثالث جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

مذکر وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظاً یا تقدیراً نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ ، أَسَدٌ، إِبِلٌ.

مؤنث وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظاً یا تقدیراً ہو، جیسے: مَكَّةُ ، أَرْضٌ.

علامات تانیث یہ تین ہیں:

① تائے تانیث مدوّرہ: ة [1] ② الف مقصورہ زائدہ: ى [2] ③ الف ممدودہ زائدہ: اء۔ [3]

مؤنث کی اقسام ① ذات کے اعتبار سے ② علامت کے اعتبار سے

① ذات کے اعتبار سے: مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① حقیقی ② غیر حقیقی

مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ ،نَاقَةٌ.

مؤنث غیر حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو، جیسے: مَدْرَسَةٌ، دَارٌ.

② علامت کے اعتبار سے: مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① قیاسی ② سماعی

مؤنث قیاسی وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث لفظوں میں ہو، جیسے: فَاطِمَةُ، لَيْلٰى ، بَيْضَاءُ.

مؤنث سماعی وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث مقدر ہو یا اہلِ عرب نے اس کو مؤنث استعمال کیا ہو،

فائدہ: صفت کے آخر میں تائے تانیث مدوّرہ بڑھانے سے مؤنث قیاسی بنائی جاتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ.

[1] تاء کبھی وحدت کے لیے، جیسے: شَجَرَةٌ میں، کبھی جمع کی تاکید کے لیے، جیسے: مَلَائِكَةٌ میں اور کبھی مبالغے کے لیے، جیسے: عَلَّامَةٌ میں ہے۔ [2] الف مقصورہ جو علامت تانیث ہے یہ وہ ہے جو زائدہ ہو اور اس لیے لایا گیا ہو کہ اس اسم کے مؤنث ہونے پر دلالت کرے، جیسے: حُبْلٰى ، عَطْشٰى ، ذِكْرٰى. یہ اَلْحَبْلُ ، اَلْعَطْشُ اور اَلذِّكْرُ سے ہیں، لہٰذا جس اسم میں الف مقصورہ اصلیہ اور زائدہ الحاق کے لیے ہو وہ مؤنث شمار نہیں ہوگا، جیسے: اَلْفَتٰى ،أَرْطٰى ، ذِفْرٰى. یہ صرف اسم تفضیل مؤنث یا مؤنث کی صفت کے ساتھ آتا ہے، جیسے: كُبْرٰى ، حُبْلٰى. اگر اس کے علاوہ کسی اسم کے ساتھ الف مقصورہ آئے تو وہ علامت تانیث نہیں ہوتا، جیسے: مُوسٰى وغیرہ۔ [3] یہ صرف فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ وغیرہ۔

جیسے: أَرْضٌ، دَارٌ. أَرْضٌ اصل میں أَرْضَةٌ تھا کیونکہ اس کی تصغیر أُرَيْضَةٌ آتی ہے اور تصغیر میں لفظ اپنے اصل مادے کی طرف لوٹتا ہے۔ اور دَارٌ کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کو مؤنث معنوی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: مؤنثات سماعیہ کی شناخت کے واسطے کوئی خاص قاعدہ یا کلیہ نہیں ان کی شناخت (وہ اسماء جنھیں مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کرنا درست ہے) سماع پر موقوف ہے، البتہ چند ایسے الفاظ ہیں جو قاعدہ و کلیہ کے تحت آتے ہیں۔

مؤنث سماعی کی اقسام مؤنث سماعی کی دو قسمیں ہیں: ① واجب التأنیث، یعنی وہ اسماء جنھیں مؤنث استعمال کرنا ضروری ہے۔ ② جائز التأنیث

① **واجب التأنیث**، اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- عورتوں کے نام، جیسے: زَيْنَبُ، مَرْيَمُ، سُعَادُ.
- وہ الفاظ جن سے مراد عورتیں ہوں، جیسے: أُخْتٌ، بِنْتٌ، أُمٌّ.
- وہ صفات جو مؤنث کے ساتھ خاص ہوں، جیسے: حَائِضٌ، حَامِلٌ، طَالِقٌ.
- انسانی بدن کے تمام جفت اعضاء، جیسے: عَيْنٌ (آنکھ) أُذُنٌ (کان) كَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) يَدٌ (ہاتھ) كَفٌّ (ہتھیلی) وَرِكٌ (سرین) سِنٌّ (دانت) إِصْبَعٌ (انگلی) فَخِذٌ (ران) سَاقٌ (پنڈلی) رِجْلٌ (ٹانگ) قَدَمٌ (پاؤں) عَقِبٌ (ایڑی۔)

البتہ جسم کے کچھ اعضاء جفت ہونے کے باوجود مذکر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: صُدْغٌ (کنپٹی) لَحْيٌ (جبڑا) حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسار) مِرْفَقٌ (کہنی) كَعْبٌ (ٹخنہ۔)

اور کچھ اعضاء طاق ہونے کے باوجود مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے: كَبِدٌ (جگر) كِرْشٌ (اوجھ۔)

- ہوا کے نام، جیسے: رِيحٌ، صَرْصَرٌ، سَمُومٌ، صَبَا، دَبُورٌ وغیرہ۔
- شراب کے نام، جیسے: خَمْرٌ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ خَرْطُومٌ، اَلطِّلَاءُ.
- دوزخ کے نام، جیسے: جَهَنَّمُ، کے سوا یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، سَقَرُ، سَعِيرٌ.
- بعض حیوانوں کے نام، جیسے: عَقْرَبٌ (بچھو) ثَعْلَبٌ (لومڑی) أَرْنَبٌ (خرگوش) عَنْكَبُوتٌ (مکڑی) أَفْعٰى (سانپ۔)
- قدرتی اشیاء کے نام، جیسے: أَرْضٌ (زمین) نَارٌ (آگ) مِلْحٌ (نمک) ذَهَبٌ (سونا) ﴿لَظٰى﴾ (شعلہ)

عَيْنٌ، يَنْبُوعٌ (چشمہ) شَمْسٌ (سورج) يَمِينٌ (دایاں) شِمَالٌ (بایاں۔)

⊙ مصنوعی اشیاء: دَارٌ (گھر) دَلْوٌ (ڈول) بِئْرٌ (کنواں) فَرْشٌ (بچھونا) فُلْكٌ (کشتی) عَصًا (لاٹھی) دِرْعٌ (زرہ) كَأْسٌ (پیالہ) فَأْسٌ (کلہاڑا) قَوْسٌ (کمان۔)

② جائز التأنیث: اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

⊙ جمع کی تمام قسمیں سوائے جمع مذکر سالم کے [1]، جیسے: رِجَالٌ، مَرْفُوعَاتٌ.

⊙ ملکوں اور شہروں کے نام [2]، جیسے: بَاكِسْتَانُ، قَطَرُ، مُلْتَانُ، لَاهُورُ.

⊙ قبیلوں کے نام، جیسے: قُرَيْشٌ، هُزَيْلٌ.

⊙ حروف تہجی اور حروف عاملہ [3]، جیسے: أ، ب، ت، مِنْ، إِلٰى، إِنَّ، أَنَّ وغیرہ۔

⊙ متفرقات: نَفْسٌ (جان) غَوْلٌ (مصیبت) فِرْدَوْسٌ (باغ) حَرْبٌ (لڑائی) ضَبُعٌ (بجو) عُنُقٌ (گردن) قَفًا (گدی) لِسَانٌ (زبان) رَحِمٌ (بچہ دانی) بَيْتٌ (گھر) قِدْرٌ (ہنڈیا) سِلْمٌ (صلح) صَلَاحٌ (بہتری) حَالٌ (حال، حالت) اَلْأَضْحٰى (عید) مِسْكٌ (کستوری) سَمَاءٌ (آسمان) ثَرٰى (ترمٹی) طَرِيقٌ وَسَبِيلٌ (راستہ) سِكِّينٌ (چھری) سَرْطَانٌ (کیکڑا) مِائَةٌ (سو) أَلْفٌ (ہزار۔)

فائدہ: اسم جمع مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتی ہے، جیسے: رَكْبٌ (واحد رَاكِبٌ) عَبِيدٌ (واحد عَبْدٌ) سَفْرٌ (واحد مُسَافِرٌ) صَحْبٌ (واحد صَاحِبٌ.) اسی طرح جب فَعِيلٌ بمعنی مَفْعُولٌ اور فَعُولٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو تو وہ بھی مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں، جیسے: جَرِيحٌ، بمعنی مَجْرُوحٌ اور صَبُورٌ بمعنی صَابِرٌ. اسی طرح وہ صفات جو مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ، فَعَّالَةٌ، فَاعِلَةٌ، فَعُولَةٌ، فُعْلَةٌ کے وزن پر ہوں، جیسے: مِقْوَلٌ، مِفْضَالٌ، مِعْطِيرٌ، عَلَّامَةٌ، رَاوِيَةٌ، فَرُوقَةٌ، ضُحْكَةٌ. ان سب میں مذکر و مؤنث برابر ہیں، اگر ان کے ساتھ تا آئے تو وہ شاذ ہوگی، جیسے: مِسْكِينَةٌ.

فائدہ: فَرَسٌ، نَمْلَةٌ، شَاةٌ اور حَيَّةٌ مذکر اور مونث دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے ساتھ ذَكَرٌ اور أُنْثٰى کا لفظ بیان کیا جاتا ہے، جیسے: فَرَسٌ ذَكَرٌ اور فَرَسٌ أُنْثٰى.

فائدہ: جمع مکسر اور غیر عاقل کی جمع واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، اس لیے اس کی صفت واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں طرح آسکتی ہے، جیسے: ﴿ أَزْوٰجٌ مُّطَهَّرَةٌ ﴾ (البقرة 26:2)، ﴿ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ ﴾ (الأنعام 141:6)

[1] یہ جَمْعٌ کی تاویل میں مذکر اور جَمَاعَةٌ کی تاویل میں مؤنث ہوتے ہیں۔ [2] یہ مَوْضِعٌ کی تاویل میں مذکر اور بُقْعَةٌ کی تاویل میں مؤنث ہوتے ہیں۔ [3] یہ لَفْظٌ کی تاویل میں مذکر اور كَلِمَةٌ کی تاویل میں مؤنث ہوتے ہیں۔

خلاصۂ بحث
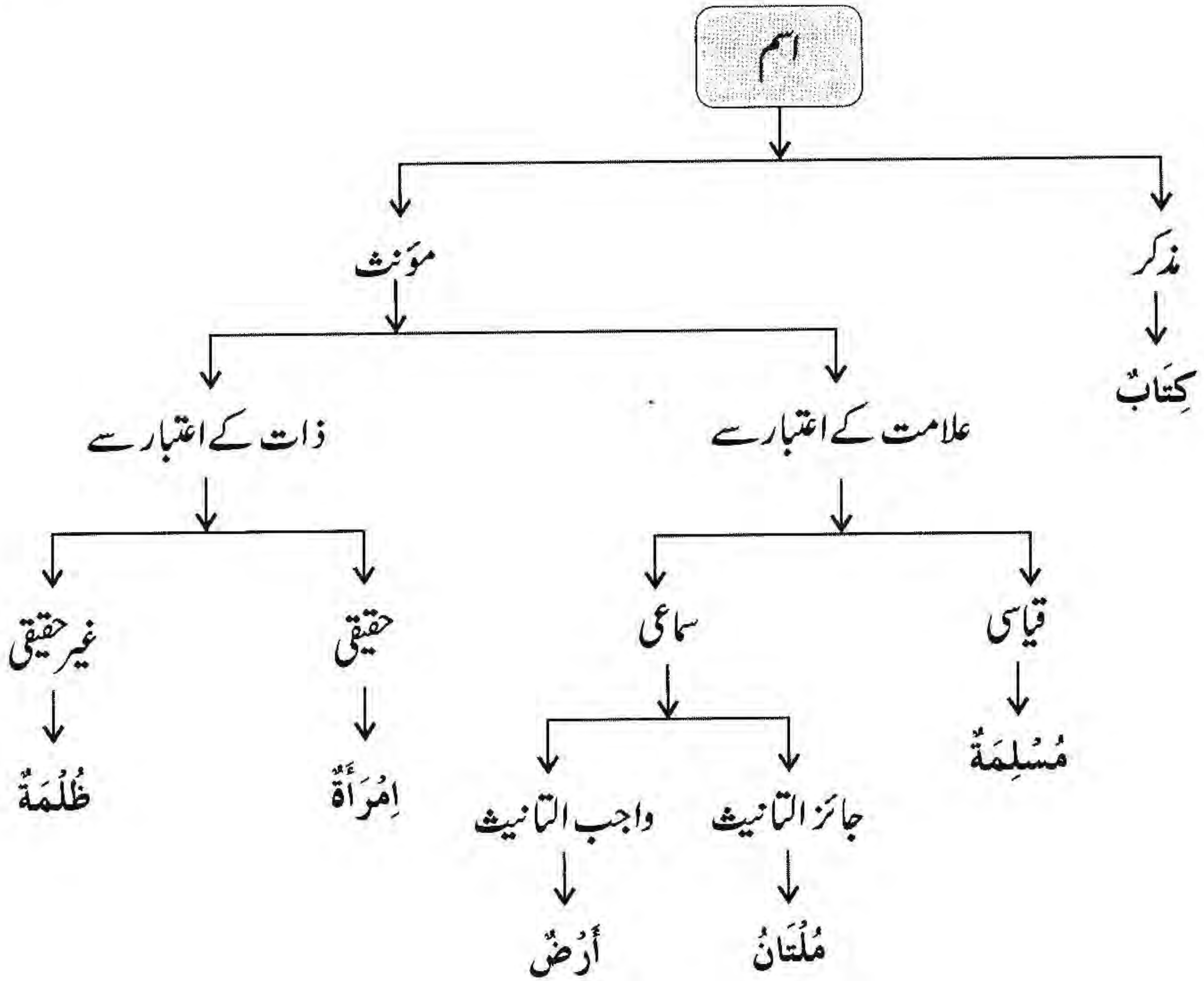
سوالات

① مؤنث قیاسی اور سماعی میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔

② مؤنث حقیقی اور غیر حقیقی میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔

③ علامات تانیث کون کون سی ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔

تمرین

④ درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں اور مؤنث ہونے کی صورت میں اس کی قسم بھی بتائیں:

﴿ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ﴾. ﴿ اَرْضُ اللّٰهِ وٰسِعَةً ﴾. ﴿ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴾. ﴿ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴾. ﴿ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴾. ﴿ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴾. ﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى ﴾. ﴿ هِيَ عَصَايَ ﴾. ﴿ هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴾. ﴿ اَبْوٰبٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ﴾. أُذُنٌ. طَالِقٌ. طَرِيقٌ.

⑤ ترکیب کریں: ﴿ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ ﴾. اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ.

سبق: 7

واحد، تثنیہ، جمع

اسم کی تقسیم رابع تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ① واحد ② تثنیہ ③ جمع

واحد وہ اسم ہے جو ایک (فرد) پر دلالت کرے، جیسے: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان۔)

تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے: مُسْلِمَانِ ، مُسلِمَیْنِ (دو مسلمان۔)

تثنیہ بنانے کا طریقہ: کسی مفرد کے آخر میں رفعی حالت میں الف اور نون مکسور اور نصبی و جری حالت میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا دیا جائے۔

ملحق بالمثنّٰی اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو دو پر دلالت کریں مگر ان کا واحد نہ ہو، جیسے: اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ، کِلَا، کِلْتَا.

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زائد افراد پر دلالت کرے، جیسے: مُسلِمُونَ، رِجَالٌ.

جمع بنانے کا طریقہ: مفرد میں کچھ تبدیلی کرنے سے جمع بنتی ہے۔ یہ تبدیلی کبھی لفظاً ہوتی ہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ، رَجُلٌ سے رِجَالٌ. اور کبھی تقدیراً، جیسے: فُلْكٌ بروزن قُفْلٌ (ایک کشتی) اور فُلْكٌ بروزن أُسْدٌ (کشتیاں)، جیسا کہ قرآن پاک میں یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوا ہے، جیسے: ﴿فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ﴾ (یٰس 36:41) میں مفرد اور ﴿وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ﴾ (البقرة 2:164) میں جمع ہے۔

جمع کی اقسام ① لفظوں کے اعتبار سے ② معنی کے اعتبار سے

① **لفظوں کے اعتبار سے:** اس اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع مکسّر ② جمع سالم

جمع مکسّر وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ حروف یا حرکات کے لحاظ سے سلامت نہ رہے، جیسے: أَسَدٌ سے أُسْدٌ، کِتَابٌ سے کُتُبٌ ، قَلَمٌ سے أَقْلَامٌ. اس کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ ، مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ.

جمع سالم کی اقسام اس کی مزید دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم

① **جمع مذکر سالم:** وہ جمع ہے جو مفرد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح زیادہ کرنے سے دو سے زائد افراد پر دلالت کرے، جیسے: مُسْلِمُونَ ،مُسْلِمِينَ.

بنانے کا طریقہ: اس جمع کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ رفعی حالت میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح جبکہ حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح لگا دیا جاتا ہے۔

بنانے کی شرط: مذکر عاقل کا عَلَم یا صفت [1] ہو، جیسے: زَيْدٌ سے اَلزَّيْدُونَ، مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ.

ملحق بجمع المذکر السالم اس سے مراد وہ اسماء ہیں جو دو سے زائد افراد پر دلالت کریں مگر ان میں مذکورہ شرائط نہ ہوں، جیسے: ① أُولُوا ② عِشْرُونَ وَأَخَوَاتُهَا [2]

② **جمع مؤنث سالم:** وہ جمع ہے جو مفرد کے آخر میں الف اور تاء زائدتین [3] لگانے سے بنے، جیسے: زَيْنَبَاتٌ مُسْلِمَاتٌ۔

بنانے کی شرائط: ① مؤنث عاقل کا عَلَم یا صفت [4] ہو، جیسے: هِنْدَاتٌ، مُؤْمِنَاتٌ۔ ② مذکر غیر عاقل کی صفت ہو، جیسے: ﴿اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ﴾، مرفوعاتٌ۔

② **معنی کے اعتبار سے:** اس اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع قلّت (کم) ② جمع کثرت (زیادہ)

---

[1] جمع مذکر سالم کے وزن پر عَلَم کی جمع آنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ تاء اور ترکیب سے خالی ہو، چنانچہ طَلْحَةُ اور سِيبَوَيْهِ کی جمع مذکر سالم نہیں آسکتی۔

صفت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تاء سے خالی ہو اور اس کی مؤنث فَعْلَاءُ اور فَعْلٰی کے وزن پر نہ ہو اور نہ ہی وہ مذکر و مؤنث میں برابر ہو، لہٰذا عَلَّامَةٌ، أَحْمَرُ ، سَكْرَانُ، جَرِيحٌ کی جمع مذکر سالم نہیں آسکتی۔

[2] مزید مثالیں یہ ہیں: ③ أَهْلُونَ ④ عَالَمُونَ ⑤ سِنُونَ ⑥ بَنُونَ ⑦ عِلِّيُّونَ ⑧ أَرَضُونَ.

[3] اگر الف اور تاء میں سے ایک اصل ہو تو وہ جمع مکسر ہوگی، جیسے: بَيْتٌ سے أَبْيَاتٌ، قَاضٍ سے قُضَاةٌ یہ اصل میں قُضَيَةٌ تھا تعلیل سے یہ شکل بن گئی۔

فائدہ: جمع مؤنث سالم بناتے وقت مفرد کے آخر سے تاء زائدہ اور بدلی ہوئی تاء ہو تو حذف ہو جاتی ہے، جیسے: طَالِبَةٌ سے طَالِبَاتٌ، بِنْتٌ سے بَنَاتٌ.

[4] تانیث لفظی ہو، جیسے: طَلَحَاتٌ.

فائدہ: ملحق بجمع المؤنث السالم، جیسے: أُولَاتٌ (والیاں)، عَرَفَاتٌ (جگہ کا نام ہے)۔

جمع قلت وہ جمع ہے جو تین سے لے کر دس (افراد) کو شامل ہو، جیسے: أَقْوَالٌ.

جمع قلت کے اوزان اس کے چار اوزان ہیں: أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، أَفْعِلَةٌ، فِعْلَةٌ.

نمبر شمار	وزن	مثال	مفرد	معنی
①	أَفْعُلٌ	أَعْيُنٌ	عَيْنٌ	آنکھ
②	أَفْعَالٌ	أَقْوَالٌ	قَوْلٌ	بات
③	أَفْعِلَةٌ	أَجْنِحَةٌ	جَنَاحٌ	پرندے کا پر
④	فِعْلَةٌ	﴿فِتْيَةٌ﴾	فَتًى	نوجوان

فائدہ: جمع سالم بغیر الف لام کے جمع قلت شمار ہوتی ہے، جیسے: مُسْلِمُونَ، مُسْلِمَاتٌ.

نوٹ: جمع قلت کبھی کثرت کے معنی میں بھی استعمال ہوتی ہے، جیسے: ﴿لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (الأعراف 180:7)
یہاں اَلْاَسْمَاءُ جمع قلت ہے جو کثرت کے معنی میں استعمال ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار نام ہیں۔

جمع کثرت وہ جمع ہے جو تین سے لے کر غیر محدود افراد کو شامل ہو، جیسے: رِجَالٌ.

جمع کثرت کے اوزان اس کے بہت سے اوزان ہیں جو کہ سماعی ہیں۔ ان میں سے سولہ اوزان مشہور ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال	مفرد	معنی
①	فُعْلٌ	حُمْرٌ	أَحْمَرُ	سرخ
②	فُعُلٌ	رُسُلٌ	رَسُولٌ	رسول
③	فُعَلٌ	غُرَفٌ	غُرْفَةٌ	کمرہ
④	فِعَلٌ	فِرَقٌ	فِرْقَةٌ	گروہ
⑤	فُعَلَةٌ	قُضَاةٌ	قَاضٍ	جج
⑥	فَعَلَةٌ	طَلَبَةٌ	طَالِبٌ	طالب علم
⑦	فِعَلَةٌ	قِرَدَةٌ	قِرْدٌ	بندر

⑧	فُعَّلٌ	رُكَّعٌ	رَاكِعٌ	رکوع کرنے والا
⑨	فُعَّالٌ	خُدَّامٌ	خَادِمٌ	خادم
⑩	فِعَالٌ	رِجَالٌ	رَجُلٌ	آدمی
⑪	فُعُولٌ	نُجُومٌ	نَجْمٌ	ستارہ
⑫	فُعْلَانٌ	رُهْبَانٌ	رَاهِبٌ	راہب
⑬	فِعْلَانٌ	غِلْمَانٌ	غُلَامٌ	لڑکا
⑭	فُعَلَاءُ	طُلَبَاءُ	طَلِيبٌ	طالب علم
⑮	أَفْعِلَاءُ	أَنْبِيَاءُ	نَبِيٌّ	نبی
⑯	فَعْلَى	مَرْضَى	مَرِيضٌ	مریض

جمع کی دیگر صورتیں جمع کی مذکورہ اقسام کے علاوہ مندرجہ ذیل صورتیں بھی جمع استعمال ہوتی ہیں:

① جمع منتھی الجموع: اس سے مراد وہ جمع ہے جس کے بعد کوئی جمع مکسّر نہ بن سکے [1]، جیسے: كَلْبٌ سے أَكْلُبٌ سے أَكَالِبُ.

اوزان اس کے اصولی وزن صرف دو ہیں: (ا) الف جمع کے بعد دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہو، جیسے: مَفَاعِلُ اور اگر تین حرف ہوں تو درمیان والا ساکن ہو، جیسے: مَفَاعِيْلُ.

اوزان:

مَفَاعِلُ			مَفَاعِيلُ		
مثال	مفرد	معنی	مثال	مفرد	معنی
مَسَاجِدُ	مَسْجِدٌ	نماز کی جگہ	مَفَاتِيحُ	مِفْتَاحٌ	چابی
نَوَاهِقُ	نَاهِقٌ	ہینگنے والا	مَصَابِيحُ	مِصْبَاحٌ	چراغ

[1] جمع منتھی الجموع سے جمع سالم آسکتی ہے، جیسے: صَاحِبَةٌ سے صَوَاحِبُ سے صَوَاحِبَاتٌ.

محراب	مِحْرَابٌ	مَحَارِيبُ	خط	رِسَالَةٌ	رَسَائِلُ
مجسمہ	تِمْثَالٌ	تَمَاثِيلُ			

② اسم جمع: اس سے مراد وہ مفرد الفاظ ہیں جن میں جمع کے معنی پائے جائیں، جیسے: قَوْمٌ ، رَهْطٌ، فَوْجٌ.

③ جمع من غیر لفظہٖ: اس سے مراد وہ جمع ہے جس کے الفاظ مفرد کے لفظوں کے علاوہ ہوں، جیسے: نِسَاءٌ (جمع اِمْرَءَةٌ) أُولُو (جمع ذُو.)

④ بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے، یعنی واحد اور جمع کے لفظوں میں کچھ فرق ہوتا ہے، جیسے: أُمَّهَاتٌ (جمع أُمٌّ) أُنَاسٌ (جمع إِنْسَانٌ.)

⑤ مفرد اور اسم جنس میں صرف تائے مدوّرۃ اور یائے نسبت سے فرق کیا جاتا ہے، جیسے: شَجَرَةٌ کا اسم جنس شَجَرٌ اور كَمَأٌ (کھمبی) کا اسم جنس كَمْأَةٌ، عَرَبِيٌّ کا اسم جنس عَرَبٌ، تُرْكِيٌّ کا اسم جنس تُرْكٌ.

نوٹ: جمع منتھی الجموع میں لفظ کا فاء، عین یا لام کے ساتھ تقابل نہیں کیا جاتا بلکہ صرف وزن کا لحاظ کیا جاتا ہے، جیسے: مَسَاجِدُ بروزن مَفَاعِلُ، رَسَائِلُ بروزن فَعَائِلُ، سَفَارِجُ بروزن فَعَالِلُ، أَضَارِبُ بروزن أَفَاعِلُ، نَوَاهِقُ بروزن فَوَاعِلُ، فَتَاوِي بروزن فَعَالِي، مَفَاتِيحُ بروزن مَفَاعِيلُ، طَوَاغِيتُ بروزن فَوَاعِيلُ، أَكَاذِيبُ بروزن أَفَاعِيلُ اور دَوَابُّ بھی اصل میں دَوَابِبُ تھا۔

فائدہ: الفاظ کے اوزان کی تین قسمیں ہیں: ① وزن صرفی ② وزن صوری ③ وزن عروضی

① وزن صرفی: یہ ہے کہ موزون اور موزون بہ کے درمیان تین چیزوں میں مطابقت ہو۔

- حرکات وسکنات میں، یعنی متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو۔
- خصوصیات حرکات میں، یعنی فتحہ کے مقابلے میں فتحہ، کسرہ کے مقابلے میں کسرہ اور ضمہ کے مقابلے میں ضمہ ہو۔
- حروف اصلیہ وزائدہ میں، یعنی حرف اصلی کے مقابلے میں حرف اصلی اور زائد کے مقابلے میں زائد ہو، جیسے: يَضْرِبُ بروزن يَفْعِلُ.

② وزن صوری: یہ ہے کہ موزون اور موزون بہ کے درمیان پہلی دو چیزوں میں مطابقت ہو، جیسے: رَسَائِلُ بروزن مَفَاعِلُ .

③ وزن عروضی: یہ ہے کہ موزون اور موزون بہ کے درمیان پہلی چیز میں مطابقت ہو، جیسے: أَكَابِرُ، مَسَاجِدُ، قَوَاعِدُ بروزن أَفَاعِلُ، مَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ .

فائدہ: اسم جمع کو اس کے لفظ کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے اعتبار سے جمع سمجھا جاتا ہے، جیسے: اَلْقَوْمُ جَاءَ أَوْ جَاؤُوا.

فائدہ: جمع اور اسم جنس میں فرق: تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے واحد مؤنث کے حکم میں ہوسکتی ہیں اس لیے ◂◂

خلاصۂ بحث

اسم
- واحد ← رَجُلٌ
- تثنیہ ← رَجُلَانِ
- جمع ← رِجَالٌ

دیگر جمعیں

رِجَالٌ
- لفظ کے اعتبار سے
  - مکسر ← أَقْلَامٌ
  - سالم
    - مذکر ← مُسْلِمُونَ
    - مونث ← مُسْلِمَاتٌ
- معنی کے اعتبار سے
  - قلت ← 4 اوزان
  - کثرت ← بہت سے اوزان
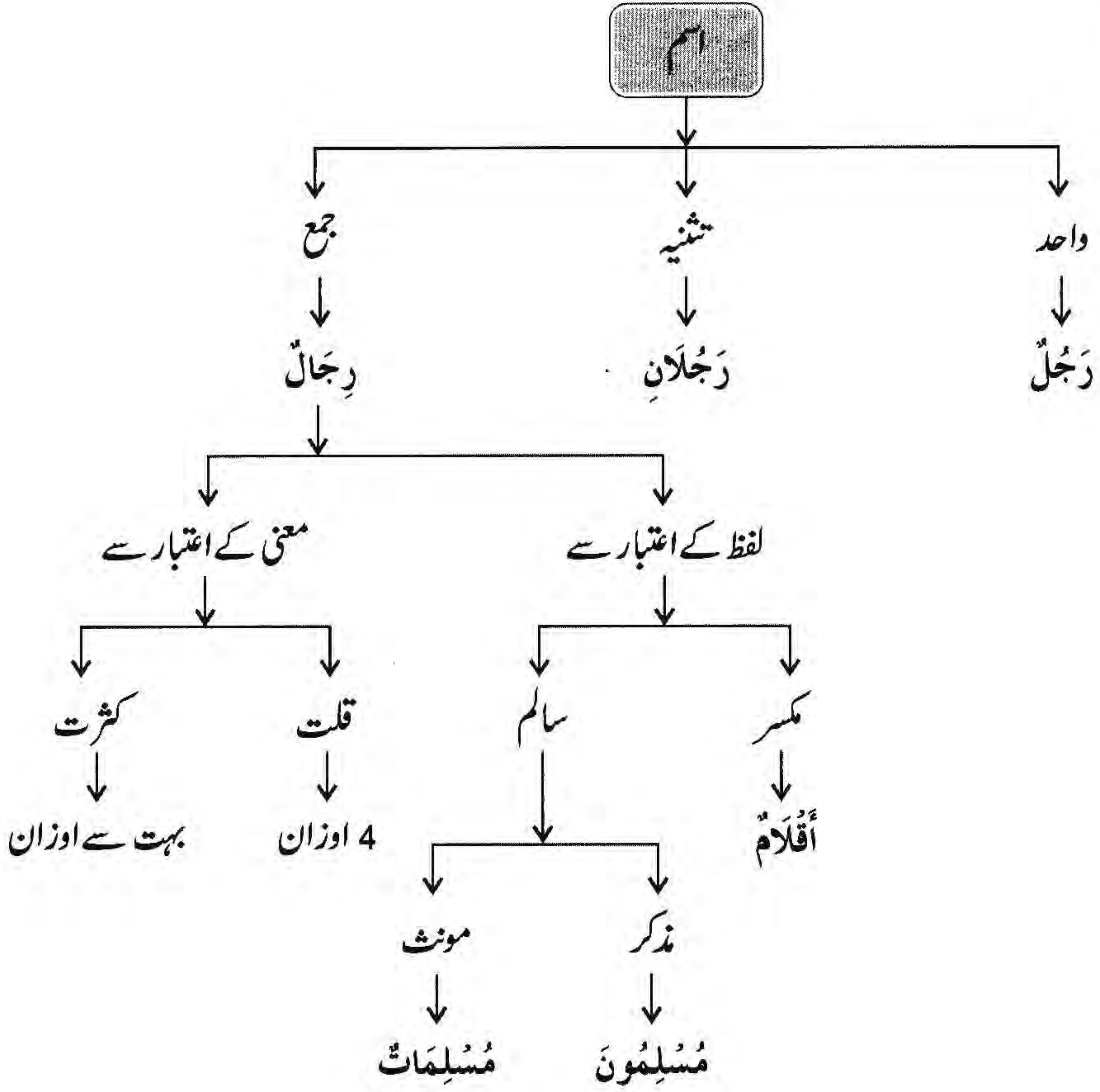
» جمع مذکر سالم کی طرف تو واحد کی ضمیر نہیں لوٹ سکتی جبکہ جمع مکسر کی طرف واحد مؤنث کی ضمیر لوٹ سکتی ہے، جیسے: ﴿ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾ (العنکبوت 58:29) جبکہ اسم جنس واحد مذکر کے حکم میں ہوتی ہے، جیسے: ﴿ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ ﴾ (فاطر 10:35) اور اس کی طرف واحد مذکر کی ضمیر لوٹتی ہے، جیسے: ﴿ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ﴾ (البقرۃ 70:2)

فائدہ: موزون وہ لفظ جس کا وزن کیا جائے ۔ میزان: جس لفظ کے ساتھ وزن کیا جائے، مثلاً: عَيْنٌ موزون ہے اور فَعْلٌ میزان ہے۔

سوالات

① واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف کریں اور ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔ ② تثنیہ بنانے کا طریقہ مع امثلہ لکھیں۔ ③ جمع سالم اور جمع مکسّر میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔ ④ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ مع امثلہ لکھیں۔ ⑤ جمع قلّت اور جمع کثرت کی تعریف لکھیں اور دونوں کا فرق بیان کریں، مثال دیں۔ ⑥ جمع قلت اور کثرت میں فرق کیسے کیا جا سکتا ہے؟

تمرین

⑦ درج ذیل الفاظ میں سے واحد، تثنیہ اور جمع الگ الگ کریں اور جو جمع ہوں ان کی قسم بھی بتائیں:

رَأَيْتُ مَكَاتِبَ وِفَاقِ الْمَدَارِسِ. ﴿عَبْدَيْنِ﴾. اَلْمَلَائِكَةُ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ.﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ ﴾. ﴿ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ ﴾. ﴿ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴾. ثَمَرَةٌ. ثَمَرٌ. اَلْمَجُوسِيُّ. اَلْمَجُوسُ. أَخْلَاقٌ. جِبَالٌ. يَتِيمَانِ. قَتْلٰى. قُلُوبٌ. أَسْلِحَةٌ. أَوْلِيَاءُ. مَيْتَتَانِ. اَلسَّبَّاحَتَيْنِ. فُقَرَاءُ. قُرًى. ﴿ اَلْكَفَرَةُ ﴾. كُفَّارٌ. غُلَامَانِ. طَائِفَتَيْنِ.

⑧ درج ذیل الفاظ سے تثنیہ اور جمع بنائیں:

مَشْرِقٌ. رَأْسٌ. مِصْبَاحٌ. عَيْنٌ. أَخٌ. مُؤْمِنٌ. مُؤْمِنَةٌ. نَائِمٌ. فَاطِمَةُ. لِسَانٌ. شَيْطَانٌ. كِتَابٌ. سُنَّةٌ. غُلَامٌ. حَدِيثٌ. دِرْهَمٌ. مَنْزِلٌ. أُسْتَاذٌ. وَالِدٌ.

⑨ ترکیب کریں: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ، خَيْرُ جَلِيسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ.

سبق : 8

معرب و مبنی

اسم کی تقسیم خامس آخری حرف کی حرکت بدلنے اور نہ بدلنے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

① معرب (متمکن) ② مبنی (غیر متمکن)

معرب کی تعریف وہ اسم ہے جو مبنی الاصل[1] کے مشابہ نہ ہو اور ترکیب میں واقع ہو، جیسے: اَللّٰهُ رَبُّنَا، مُحَمَّدٌ نَّبِيُّنَا، جَاءَ زَيْدٌ.

حکم اس کا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہو جاتا ہے، یعنی اس کے آخر میں کبھی رفع، کبھی نصب اور کبھی جر آئے، جیسے: ﴿ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ﴾ (الحج 52:22) ﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ (البقرة 194:2) ﴿ تَاللّٰهِ ﴾ (یوسف 91:12)

ان مثالوں میں لفظ اَللّٰهُ معرب ہے جس کے آخر میں تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں آئی ہیں۔

مبنی کی تعریف وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو اور اس کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہ ہو، جیسے: هٰؤُلَاءِ، أُولٰئِكَ وغیرہ۔ (مبنی کی بحث کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر: 162)

معرب آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

اعراب عامل کی وجہ سے معرب کے آخر میں حاصل شدہ اثر کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب کی انواع یہ کل چار ہیں: رفع، نصب، جر اور جزم۔ رفع اور نصب اسم اور فعل مضارع دونوں کے لیے مشترک ہیں جبکہ جر اسم کے ساتھ اور جزم فعل مضارع کے ساتھ خاص ہے۔

عامل وہ ہے جس کی وجہ سے رفع، نصب، جر اور جزم آئے۔

[1] مبنی الاصل سے مراد تمام حروف، فعل ماضی اور فعل امر ہیں۔

فائدہ: معرب کی حرکات کو رفع، نصب، جر اور جزم کہتے ہیں، مبنی کی حرکات کو ضم، فتح، کسر اور سکون کہتے ہیں، ضمہ، فتحہ اور کسرہ دونوں کے لیے بولے جاتے ہیں۔

عامل کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

① **لفظی:** جو عامل لفظوں میں موجود ہو۔ یہ اٹھانوے عامل ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	لفظی عامل	تعداد	نمبر شمار	لفظی عامل	تعداد
1	حروف جارہ	17	8	اسمائے ناصبہ أَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ، کَمْ، کَذَا، کَأَیِّنَ	4
2	حروف مشبہ بالفعل	6			
3	مَاوَلَا مشابہ بِلَیْسَ	2			
4	حروف ناصبہ للاسم، حروف نداء، إِلَّا، واو بمعنی مَعَ	7	9	اسمائے افعال	9
5	حروف ناصبہ للفعل	4	10	اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل مضاف، اسم تام	7
6	حروف جازمہ	5	11	افعال ناقصہ	13
7	اسمائے جازمہ شرط	9	12	افعال مقاربہ	4
			13	افعال مدح وذم	4
			14	افعال قلوب	7

② **معنوی:** جو عامل لفظوں میں موجود نہ ہو، یعنی عامل لفظی نہ ہو تو عامل لفظی کا موجود نہ ہونا ہی عامل معنوی قرار پاتا ہے، مبتدا مرفوع ہوتا ہے، عامل لفظی نہ ہونے کی وجہ سے، اس کا عامل معنوی ہوتا ہے، اسی طرح فعل مضارع مرفوع ہوتا ہے، اس کا عامل بھی معنوی ہوتا ہے۔

معمول[1] وہ (اسم یا فعل) ہے جس پر عامل کے داخل ہونے سے رفع، نصب، جر یا جزم آئے۔ جس پر رفع ہو اسے مرفوع، جس پر نصب ہو اسے منصوب، جس پر جر ہو اسے مجرور اور جس پر جزم ہو اسے مجزوم کہتے ہیں۔

معمول کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① اصلی ② تبعی

① **اصلی:** وہ ہے جس پر عامل کا اثر بلا واسطہ ہو، جیسے: فاعل، مفعول۔

② **تبعی:** وہ ہے جس پر عامل کا اثر کسی متبوع کے واسطے سے ہو، جیسے: صفت، تاکید۔

[1] حروف میں سے بعض عامل بنتے ہیں، جبکہ معمول کوئی نہیں بنتا۔

محل اعراب کلمہ کا آخری حرف جس پر اعراب آتا ہے، جیسے: ﴿وَقَالَ رَجُلٌ﴾ میں قَالَ عامل، رَجُلٌ معمول، رفع اعراب اور لام محل اعراب ہے۔

سوالات

① اعراب کسے کہتے ہیں؟ ② اعراب کی کتنی انواع ہیں؟ ③ معرب اور مبنی کی حرکات میں کیا فرق ہے۔ ④ فعل پر جرآ سکتی ہے یا نہیں؟ ⑤ عامل اور معمول میں کیا فرق ہے؟ ⑥ اسم اور فعل کا اعراب بیان کریں؟

سبق :9

اسم معرب کی اقسام

❀ اسم معرب کی درج ذیل قسمیں ہیں:

① صحیح: نحو کی اصطلاح میں صحیح وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ ، مُؤْمِنٌ، زَيْدٌ.

② مُعتل : نحو کی اصطلاح میں معتل وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علّت ہو، جیسے: اَلْقَاضِي ، مُوْسٰى .

معتل کی اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں: ① اسم مقصور ② اسم منقوص

① اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ لازمہ ہو،[1] جیسے: اَلْعَصَا، طُوبٰى .

② اسم منقوص : وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں یاء لازمہ، ماقبل مکسور ہو، جیسے: اَلْقَاضِي.

③ اسم ممدود: وہ اسم معرب ہے جس کے آخر میں الف ممدودہ ہو، جیسے: اَلسَّمَاءُ، حَمْرَاءُ .

فائدہ: وہ اسم معرب جس کے آخر میں حرف علت (واؤ یا یاء) ماقبل ساکن ہو اسے جاری مجرٰی صحیح کہتے ہیں، جیسے: دَلْوٌ (ڈول) ظَبْيٌ (ہرن۔)

سوالات

① اسم مقصور اور اسم ممدود میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② اسم مقصور اور منقوص میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی دو دو مثالیں دیں۔ ③ صرفیوں اور نحویوں کے نزدیک صحیح کی تعریف میں کیا فرق ہے؟ ④ صرفیوں اور نحویوں کے نزدیک معتل کی تعریف میں کیا فرق ہے؟ ⑤ جاری مجرٰی صحیح کسے کہتے ہیں؟

[1] لازمہ کا مطلب ہے کہ وہ الف یا یاء ہر حالت میں اس اسم کے ساتھ رہیں۔

فائدہ: الف مقصورہ سے مراد وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ نہ ہو، اسے بغیر لمبا کرنے کے پڑھا جاتا ہے اور الف ممدودہ سے مراد وہ الف زائدہ ہے جس کے بعد ہمزہ ہو، اسے لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے۔

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں سے اسم صحیح ،اسم مقصور، اسم منقوص، اسم ممدود اور جاری مجری صحیح الگ الگ کریں:

﴿ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی ﴾، ﴿ قَالَ مُوْسٰی ﴾. ﴿ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ ﴾. ﴿ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ﴾. إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ، ﴿ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ ﴾. اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ، تُحِبُّ الْعَفْوَ، ﴿ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ ﴾. مَوْلٰی دَلْوَهٗ.

⑦ ترکیب کریں: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِالسُّفْلٰی. ﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا ﴾.

فائدہ: اسم مقصور کا الف ہمیشہ واؤ یا یاء سے بدلا ہوا یا زائد ہوتا ہے، جیسے: اَلْعَصَا، اَلْفَتٰی. یہ اصل میں عَصَوٌ اور فَتَيٌ تھے۔ جب زائد ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں: ① تانیث کے لیے، جیسے: حُبْلٰی، عَطْشٰی، ذِكْرٰی ② الحاق کے لیے، یعنی کسی دوسرے کلمے کا ہم وزن بنانے کے لیے، جیسے: أَرْطٰی بروزن جَعْفَرٌ، ذِفْرٰی بروزن دِرْهَمٌ. اس الف کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔ اگر یہ کلمے میں واقع تیسرے حرف واؤ سے بدلا ہوا ہو تو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: اَلْعَصَا، باقی صورتوں میں یاء اور کھڑا زبر کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: اَلْفَتٰی، بُشْرٰی، مُصْطَفٰی. **فائدہ:** جب اسم مقصور مضاف نہ ہو یا اس پر الف لام نہ ہو تو الف مقصورہ لفظوں سے حذف ہوجاتا ہے اور اسے تنوین کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور خط میں باقی رہتا ہے، یعنی وہ لکھنے میں آتا ہے اور پڑھنے میں نہیں آتا ہے، جیسے: هٰذِهٖ عَصًا، رَأَيْتُ فَتًى، أَدْعُوإِلٰی هُدًى. **فائدہ:** رَأَيْتُ أَبَاكَ میں أَبَا اسم منقوص نہیں ہے، اس لیے کہ اس کے آخر میں الف لازمہ نہیں ہے۔ **فائدہ:** اگر کلمے کے آخر میں یاء لازمہ نہ ہو، جیسے: سَلَّمْتُ عَلٰی أَبِيكَ یا اس کا ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے: سَعْيٌ تو وہ اسم منقوص نہیں ہوگا۔ **فائدہ:** جب اسم منقوص مضاف نہ ہو یا اس پر الف لام نہ ہو تو حالت رفعی اور جری میں اس کی یاء لفظاً اور دونوں طرح حذف ہوجاتی ہے، جیسے: هٰذَا قَاضٍ، ذَهَبْتُ إِلٰی قَاضٍ اور نصبی حالت میں یاء باقی رہتی ہے، جیسے: رَأَيْتُ قَاضِيًا، الف لام اور اضافت کی صورت میں یاء ہمیشہ باقی رہتی ہے، جیسے: جَاءَ الْقَاضِي ،جَاءَ قَاضِي الْمَدِينَةِ. **فائدہ:** اسم ممدود: اگر کلمے کے آخر سے پہلے الف زائد نہ ہو تو وہ اسم ممدود نہیں ہوگا، جیسے: اَلْمَاءُ یہ الف واؤ سے بدلا ہوا ہے، یہ اصل میں مَوَہٌ تھا۔

فائدہ: ہمزہ کی تین صورتیں ہیں: ① اصلی ہوگا، جیسے: قُرَّاءٌ یہ قَرَءَ سے مشتق ہے۔ ② واؤ یا یاء سے بدلا ہوا ہوگا، جیسے: سَمَاءٌ اصل میں سَمَاوٌ تھا، بِنَاءٌ اصل میں بِنَايٌ تھا۔ ③ زائدہ: یہ تانیث کے لیے ہوگا، جیسے: حَسْنَاءُ یہ حُسْنٌ سے مشتق ہے یا الحاق کے لیے ہوگا، جیسے: حِرْبَاءٌ (گرگٹ۔)

فائدہ: جو واؤ یا یاء متحرک، کلمہ کے آخر میں ساکن حرف کے بعد واقع ہو تو ضمہ اور کسرہ کو نہیں گرایا جاتا، جیسے: هٰذَا دَلْوٌ، شَرِبْتُ مِنْ دَلْوٍ.

سبق :10

منصرف وغیر منصرف

① منصرف: (متمکن امکن) وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو یا ایسا ایک سبب نہ پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، جیسے: نُوحٌ، مُحَمَّدٌ، شُعَيْبٌ، هُودٌ، صَالِحٌ.

حکم اس پر تینوں حرکات تنوین کے ساتھ آتی ہیں، جیسے: رفعی حالت: ﴿قَالَ نُوحٌ﴾ (نوح 71:21) نصبی حالت: ﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوحًا﴾ (نوح 71:1) جری حالت: ﴿سَلٰمٌ عَلٰى نُوحٍ﴾ (الصّٰفّٰت 37:79).

② غیر منصرف: (متمکن غیر امکن) وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو یا ایسا ایک سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو، جیسے: سُلَيْمَانُ، مَسَاجِدُ، حَمْرَاءُ، عَطْشٰى.

حکم اس پر کسرہ[1] اور تنوین[2] نہیں آتی، کسرہ کی جگہ ہمیشہ فتحہ آتا ہے، جیسے: رفعی حالت: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ﴾ (النمل 27:16) نصبی حالت: ﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ﴾ (ص 38:34) جری حالت: ﴿إِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ﴾ (النمل 27:30).

نوٹ: غیر منصرف جب مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو تو حالت جری میں اس پر کسرہ آجاتا ہے، جیسے: ﴿فِيٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التین 95:4) ﴿وَأَنْتُمْ عٰكِفُونَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرۃ 2:187)

[1] غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ فعل کے مشابہ ہوتا ہے۔ فعل کے ساتھ مشابہت یہ ہے کہ جیسے فعل فاعل کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح غیر منصرف اسبابِ منع صرف کا محتاج ہوتا ہے اور جس طرح فعل مصدر کی فرع ہے اسی طرح غیر منصرف بھی منصرف کی فرع ہے۔ لیکن یہ نکات بعد الوقوع ہیں۔ اصل اعتبار استعمالِ عرب کا ہے۔

[2] ضرورت شعری اور مناسبت کی بنا پر تنوین اور کسرہ آجاتا ہے، جیسے: صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا * صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا.

بَشِيرٌ ،نَذِيرٌ ،هَاشِمِيٌّ ،مُكَرَّمٌ * عَطُوفٌ رَحِيمٌ مَنْ يُسَمّٰى بِأَحْمَدِ. یہاں مَصَائِبٌ ، اور أَحْمَدِ غیر منصرف ہیں، ضرورت شعری کی بنا پر تنوین اور کسرہ دیا گیا ہے۔

اسبابِ منع صرف یہ نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عُجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل، الف ونون زائدتان۔

① **عدل:**

لغوی معنی: پھیرنا یا پھرنا۔

اصطلاحی تعریف: کسی اسم کا صرفی قاعدے کے بغیر اپنی اصل شکل چھوڑ کر دوسری شکل اختیار کرنا۔

عدل کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① تحقیقی ② تقدیری

① **عدلِ تحقیقی:** کسی اسم کے اپنے اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود ہو، جیسے: ﴿ ثُلٰثَ ﴾ (النساء 3:4) اس کے معنی ہیں: تین تین۔ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے کیونکہ لفظ کے تکرار کے بغیر معنی کا تکرار ممکن نہیں، لہٰذا معلوم ہوا کہ ثُلَاثَ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ تھا، لہٰذا ثُلَاثَ، ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ سے معدول ہے۔ اس میں ایک سبب عدل اور دوسرا وصف ہے۔

② **عدلِ تقدیری:** کسی اسم کے اپنے اصلی صیغے سے معدول ہونے کی دلیل موجود نہ ہو۔ صرف یہ بات ہو کہ وہ کلامِ عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتا ہو، جیسے: عُمَرُ، اس میں اسبابِ منع صرف میں سے صرف ایک سبب عَلَم ہے جبکہ غیر منصرف کے لیے دو سببوں کی ضرورت ہے، لہٰذا ہم نے فرض کر لیا کہ یہ اصل میں عَامِرٌ تھا، پھر اس سے عُمَرُ کو معدول کر لیا۔ اب اس میں ایک سبب عَلَم اور دوسرا عدل ہے۔

عدل کے اوزان اس کے چھ اوزان ہیں: ① فُعَلُ (عُمَرُ) ② فُعَالُ (ثُلَاثُ) ③ مَفْعَلُ (مَثْلَثُ) ④ فَعْلِ (أَمْسِ)[1] ⑤ فَعَالِ (قَطَامِ) ⑥ فَعَلُ (سَحَرُ)[2]

نوٹ: عدل اور وزنِ فعل دونوں جمع نہیں ہو سکتے، اس لیے کہ عدل کے چھ مخصوص وزن ہیں جو فعل میں نہیں پائے جاتے۔

② **وصف:** کسی اسم کا ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنا جس میں وصفی معنی پائے جائیں، جیسے: أَحْسَنُ اس میں ایک سبب وصف اور دوسرا وزنِ فعل ہے۔

شرط: اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اصل وضع کے اعتبار سے وصف ہو، لہٰذا أَرْبَعٌ

فائدہ: وہ عَلَم جو معدول ہیں کل پندرہ ہیں: عُمَرُ، زُحَلُ، زُفَرُ، جُشَمُ، قُثَمُ، جُمَحُ، قُزَحُ، دُلَفُ، عُصَمُ، ثُعَلُ، جُحَیٰ، بُلَعُ، مُضَرُ، هُبَلُ، هُذَلُ۔

[1] أَمْسِ اور قَطَامِ بعض کے نزدیک مبنی ہیں۔ [2] سَحَرُ جب کسی معیّن دن کا وقت ہو تو غیر منصرف ورنہ منصرف، جیسے: ﴿ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴾ (القمر 34:54).

اگرچہ اس مثال میں وصف (صفت) واقع ہے: مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ. لیکن چونکہ أَرْبَعٌ اصل وضع میں صفت نہیں، لہٰذا یہ منصرف رہا۔

③ تانیث: کسی اسم میں علامت تانیث کا لفظاً یا تقدیراً پایا جانا۔

① تانیث کی اقسام: اس کی چار قسمیں ہیں: ① تانیث بالتاء لفظی ② تانیث بالتاء معنوی ③ تانیث بالالف مقصورہ ④ تانیث بالالف ممدودہ

① تانیث بالتاء لفظی: جس میں علامت تانیث "ۃ" لفظوں میں موجود ہو۔ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم ہو، جیسے: مَكَّةُ اس میں دو سبب عَلَم اور تانیث ہیں۔

② تانیث بالتاء معنوی: جس میں علامت تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ① عَلَم ہو۔ ② تین حرفوں سے زائد ہو، جیسے: زَيْنَبُ، اگر تین حرفی ہو تو متحرک الاوسط ہو، جیسے: سَقَرُ، اگر تین حرفی ساکن الاوسط ہو تو عجمی ہو، جیسے: ﴿ مِصْرَ ﴾ (یوسف 99:12) اگر تین حرفی ساکن الاوسط عربی ہو تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: هِنْدٌ اور هِنْدُ.

④،③ تانیث بالالف مقصورہ و ممدودہ: اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک الف اکیلا ہی دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: ﴿ فُرَادٰى ﴾ (الأنعام 94:6)، ﴿ بَيْضَآءُ ﴾ (الأعراف 108:7).

④ معرفہ [1]: کسی اسم کا ذات معین پر دلالت کرنا۔ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ عَلَم ہو، جیسے: مَكَّةُ، مَرْيَمُ.

فائدہ: عَلَم اور وصف دونوں جمع نہیں ہو سکتے، کیونکہ عَلَم معین ذات پر اور وصف غیر معین ذات پر دلالت کرتا ہے۔

⑤ عُجمہ: وہ اسم ہے جو عربی کے سوا کسی دوسری زبان کا لفظ ہو اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ① عَلَم ہو۔ ② تین حرفوں سے زائد ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ. اور اگر تین حرفی ہو تو متحرک الاوسط ہو، جیسے: شَتَرُ (قلعے کا نام۔)

[1] معرفہ کی باقی اقسام غیر منصرف کا سبب اس لیے نہیں بنتیں کہ اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول اور منادی مبنی ہیں۔ الف لام اور اضافت سے تو غیر منصرف بھی منصرف بن جاتا ہے۔

فائدہ: تمام فرشتوں اورانبیائے کرام علیہم السلام کے نام غیر منصرف ہیں، جبکہ درج ذیل آٹھ نام منصرف ہیں:
مُحَمَّدٌ، شُعَيْبٌ، صَالِحٌ، هُودٌ (یہ عربی نام ہیں۔) لُوطٌ ، نُوحٌ ، شِيثٌ، عُزَيْرٌ (یہ عجمی نام ہیں۔) علیہم السلام.

⑥ **جمع:** کسی اسم کا مفرد میں تبدیلی کی بنا پر بہت سے افراد پر دلالت کرنا۔اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ① وہ جمع منتھی الجموع کے وزن پر ہو۔ ② اس کے آخر میں ایسی تاء نہ ہو جو حالت وقف میں ھاء بن جائے، جیسے: ﴿مَسٰجِدُ﴾ (الحج 40:22)، ﴿وَتَمَاثِيلَ﴾ (سبا 13:34). [1]

فائدہ: یہ جمع اکیلی ہی دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

⑦ **ترکیب** [2]: کسی اسم کا دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بننا۔ اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے دو شرطیں ہیں: ① وہ ترکیب امتزاجی ہو (دیکھیے صفحہ نمبر:26) ② عَلَم ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ.

⑧ **وزن فعل:** اس کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن، فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں فعل سے نقل کر کے پایا جائے، جیسے: دُئِلَ بروزن فُعِلَ (قبیلے کا نام) شَمَّرَ بروزن صَرَّفَ (شخص کا نام)۔

اگر وہ وزن، فعل کے ساتھ خاص نہ ہو تو پھر اس کے شروع میں حروف أَتَيْنَ میں سے کوئی حرف پایا جائے اور اس کی مؤنث کے آخر میں تاء مدوّرہ نہ ہو، جیسے: أَحْمَدُ ، تَغْلِبُ، يَشْكُرُ ، نَرْجِسُ. [3]

⑨ **الف ونون زائدتان:** ان کے آنے کی دو صورتیں ہیں: ① اسم کے آخر میں ② صفت کے آخر میں

جب یہ اسم کے آخر میں ہوں تو اس (اسم) کے لیے ضروری ہے کہ وہ عَلَم ہو، جیسے: عِمْرَانُ، عُثْمَانُ.

اور جب یہ صفت کے آخر میں ہوں تو اس (صفت) کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہو، جیسے: سَكْرَانُ (نشے والا آدمی) اس کی مؤنث سَكْرٰی آتی ہے۔ [4]

فائدہ: رَحْمٰنٌ منصرف ہے، کیونکہ اس کی مؤنث ہی نہیں آتی۔

---

[1] اگر اس کے آخر میں ایسی تاء ہو جو حالت وقف میں ھاء بن جائے تو وہ اسم منصرف ہوگا، جیسے: مَلَائِكَةٌ. [2] ترکیب کی باقی قسمیں غیر منصرف کا سبب اس لیے نہیں بنتیں کہ ترکیب بنائی، صوتی اور اسنادی مبنی ہیں۔ ترکیب اضافی غیر منصرف کو منصرف بنا دیتی ہے اور ترکیب توصیفی اضافی کے مشابہ ہے۔ [3] اگر اس کی مؤنث کے آخر میں تاء مدوّرہ ہو تو وہ منصرف ہوگا، جیسے: يَعْمَلٌ (طاقت ور اونٹ) منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث يَعْمَلَةٌ آتی ہے۔ [4] سَعْدَانٌ (بوٹی کا نام) منصرف ہے۔ کیونکہ یہ عَلَم نہیں اور نَدْمَانٌ منصرف ہے۔ کیونکہ اس کی مؤنث نَدْمَانَةٌ آتی ہے۔

علمیّت کا اسباب منع صرف کے ساتھ اجتماع

علمیت

- جمع ہوگی
  - بطور شرط → تانیث بالتاء، عجمہ، ترکیب، الف ونون زائدتان جب اسم کے آخر میں ہوں
  - بغیر شرط
    - سبب ہوگی → عدل تقدیری، وزن فعل
    - سبب نہیں ہوگی → تانیث بالالف، جمع
- جمع نہیں ہوگی → وصف
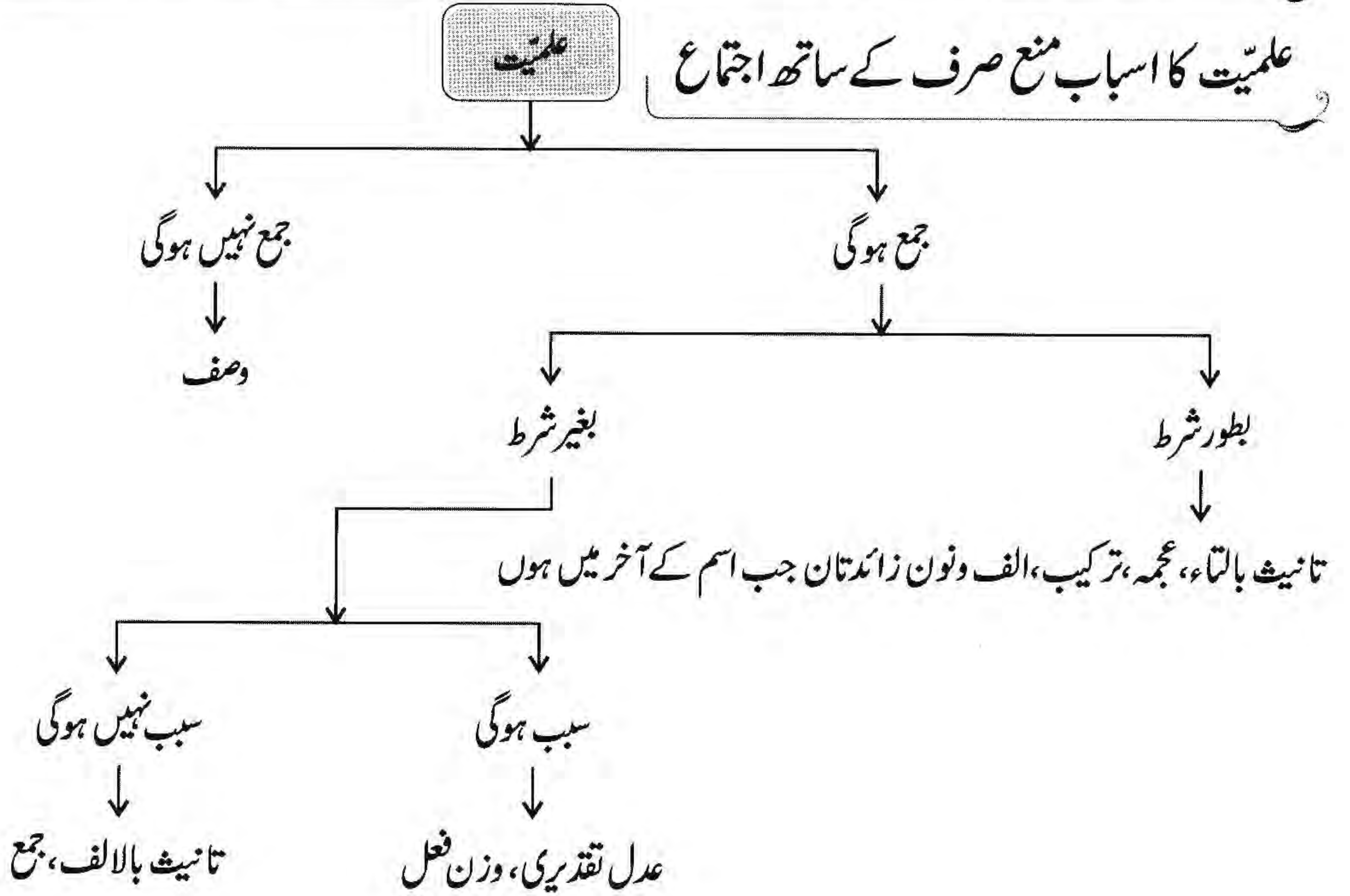
جن اسباب میں علمیت شرط ہو یا بطور سبب کے جمع ہو اگر ان سے علمیت کو ختم کر دیا جائے تو وہ منصرف بن جاتے ہیں۔

علمیّت ختم کرنے کی صورتیں

① ایک ہی نام کی جماعت میں سے ایک غیر معیّن فرد مراد ہو، جیسے: جَاءَ نِي أَحْمَدُ وَ أَحْمَدٌ آخَرُ.

② عَلَم بول کر وصف مراد لیا جائے، جیسے: لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُّوسٰى، أَيْ لِكُلِّ مُبْطِلٍ مُّحِقٌّ.

③ تثنیہ یا جمع مذکر سالم بنا لیا جائے، جیسے: جَاءَ عُمَرَانِ وَ عُمَرُونَ.

سوالات

① منصرف اور غیر منصرف میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② منصرف اور غیر منصرف کے اعراب میں کیا فرق ہے؟ ③ غیر منصرف پر کسرہ آنے کی صورتیں بیان کریں۔ ④ وہ کون سے اسباب منع صرف ہیں جن میں علمیت شرط ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ⑤ اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب اکیلے ہی دو کے قائم مقام ہوتے ہیں؟

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں سے منصرف اور غیر منصرف الگ کریں اور غیر منصرف ہونے کی صورت میں اس کے اسباب بھی بیان کریں:

﴿ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا ﴾. ﴿ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ ﴾. جَاءَ سُلَيْمَانُ. ﴿ اِسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ﴾. ﴿ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ﴾. ﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾. ﴿ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ ﴾. ﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ﴾. ﴿ اِلٰى مَدْيَنَ ﴾. ﴿ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً ﴾. ﴿ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ ﴾. ﴿ وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ ﴾. ﴿ وُضِعَ لِلنَّاسِ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا ﴾. ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ﴾. ﴿ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَادِي يَثْرِبَ، ﴿ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ﴾.

⑦ ترکیب کریں: ﴿ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ ﴾. خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُ. تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ.

سبق: 11

اسم معرب پر اعراب کی صورتیں

اعراب کی کل نو صورتیں ہیں جو کہ سولہ قسم کے اسموں پر آتی ہیں۔

① رفع پیش سے، نصب زبر سے، جر زیر سے۔

یہ اعراب اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجرای صحیح اور جمع مکسر منصرف پر آتا ہے۔

	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مفرد منصرف صحیح	﴿ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ﴾ (الحج 52:22)	﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ﴾ (البقرة 194:2)	﴿ تَاللّٰهِ ﴾ (یوسف 91:12).
جاری مجرای صحیح	آخِرُهُ عَفْوُ اللّٰهِ (الحدیث)	﴿ خُذِ الْعَفْوَ ﴾ (اعراف 199:7)	إِلٰى عَفْوِ اللّٰهِ (الحدیث)
جمع مکسر	﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (النساء 34:4)	رَأَيْتُ الرِّجَالَ (الحدیث)	﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ ﴾ (النساء 32:4)

② رفع پیش سے، نصب و جر زیر سے۔

یہ اعراب جمع مؤنث سالم پر آتا ہے۔

رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ ﴾ (الممتحنة 12:60)	﴿ اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ﴾ (الأحزاب 49:33)	﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ ﴾ (النور 31:24)

③ رفع پیش سے، نصب و جر زبر سے۔

یہ اعراب اسم غیر منصرف پر آتا ہے۔

رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
﴿ اَنَا يُوسُفُ ﴾ (یوسف 90:12)	﴿ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ ﴾ (یوسف 10:12)	﴿ دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ ﴾ (یوسف 99:12)

④ رفع واؤ سے، نصب الف سے اور جر یاء سے۔

یہ اعراب اسمائے ستہ مکبرہ پر آتا ہے اور وہ یہ ہیں: أَبٌ، أَخٌ، فَمٌ، حَمٌ، هَنٌ، ذُو.

رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
﴿ وَاَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴾ (القصص 23:28)	﴿ وَجَآءُوٓ اَبَاهُمْ ﴾ (یوسف 16:12)	﴿ رَجَعُوٓا اِلَىٰٓ اَبِيهِمْ ﴾ (یوسف 63:12)

شرائط: مذکورہ بالا اعراب کے لیے چار شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

- مکبّرہ ہوں مصغرہ نہ ہوں ورنہ اعراب بالحرکت لفظی ہوگا، جیسے: هٰذَا أُبَيٌّ، رَأَيتُ أُبَيًّا، مَرَرْتُ بِأُبَيٍّ
- مفرد ہوں تثنیہ وجمع نہ ہوں ورنہ اعراب تثنیہ وجمع والا آئے گا، جیسے: ﴿ وَوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ ﴾ (النساء 11:4) ﴿ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ ﴾ (الأعراف 27:7) ﴿ وَلِاَبَوَيْهِ ﴾ (النساء 11:4)
- مضاف ہوں ورنہ اعراب بالحرکت لفظی آئے گا، جیسے: جَاءَ أَبٌ، رَأَيْتُ أَبًا، مَرَرْتُ بِأَبٍ.
- یائے متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں ورنہ اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا، جیسے: جَاءَ أَبِي، رَأَيْتُ أَبِي، مَرَرْتُ بِأَبِي.

⑤ رفع الف سے، نصب وجر یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور سے۔

یہ اعراب تثنیہ حقیقی، تثنیہ مشابہ لفظاً اور مشابہ معناً پر آتا ہے۔

	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
تثنیہ حقیقی	﴿ قَالَ رَجُلَانِ ﴾ (المائدۃ 23:5)	﴿ فَاِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ ﴾ (البقرۃ 282:2)	﴿ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ ﴾ (التحریم 10:66)
مشابہ لفظاً	﴿ اِثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ ﴾ (المائدہ 106:5)	﴿ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ ﴾ (یٰس 14:36)	﴿ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ ﴾ (النساء 11:4)
مشابہ معناً	جَاءَ كِلَاهُمَا.	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا [1]

[1] كِلَا کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جب وہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جب وہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تو اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا، جیسے: جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ.

⑥ رفع واوٴ ماقبل مضموم اور نون مفتوح سے، نصب و جر یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح سے۔

یہ اعراب جمع مذکر سالم حقیقی، مشابہ لفظاً اور مشابہ معناً پر آتا ہے۔

	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جمع مذکر سالم	﴿ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ (البقرة 132:2)	﴿ اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴾ (يونس 84:10)	﴿ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ (يونس 90:10)
مشابہ لفظاً	﴿ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ﴾ (الأحقاف 15:46)	﴿ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ﴾ (الأعراف 142:7)	﴿ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ﴾ (المجادلة 4:58)
مشابہ معناً	﴿ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ﴾ (النمل 33:27)	﴿ يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ﴾ (الحشر 2:59)	﴿ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر 21:39)

⑦ رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتحہ تقدیری سے، جر کسرہ تقدیری سے۔

یہ اعراب اسم مقصور اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے والے اسم پر آتا ہے سوائے جمع مذکر سالم کے۔

	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
اسم مقصور	﴿ قَالَ مُوْسٰى ﴾ (يونس 84:10)	﴿ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى ﴾ (ابراهيم 5:14)	﴿ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى ﴾ (يونس 87:10)
مضاف بطرف یائے متکلم	﴿ يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْ ﴾ (يوسف 80:12)	﴿ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ ﴾ (القصص 25:28)	﴿ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ ﴾ (الشعراء 86:26)

⑧ رفع ضمہ تقدیری سے، نصب فتحہ لفظی سے، جر کسرہ تقدیری سے۔

یہ اعراب اسم منقوص پر آتا ہے۔

رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جَاءَ الْقَاضِي	رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	ذَهَبْتُ إِلَى الْقَاضِي

فائدہ: جب کوئی اسم یائے متکلم "ی" کی طرف مضاف ہو تو ی کو ساکن اور مفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، جیسے: ﴿ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ ﴾ (الأنعام 79:6) اور ﴿ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ ﴾ (المؤمن 44:40)۔

فائدہ: حقیقی تثنیہ و جمع مذکر سالم وہ ہوتے ہیں جن کا مفرد بھی ہو۔ مشابہ لفظاً وہ ہوتے ہیں جن کا مفرد نہ ہو، البتہ صورت اور معنی میں حقیقی کے مشابہ ہوں اور مشابہ معناً وہ ہیں جو صرف معنی میں حقیقی کے مشابہ ہوں۔

⑨ رفع واؤ تقدیری سے، نصب و جر یاء لفظی سے۔

یہ اعراب ایسی جمع مذکر سالم پر آتا ہے جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔

رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
جَاءَ مُسْلِمِيَّ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ

اسم معرب کا اعراب

① رفع ② نصب ③ جر

علامات دو ہیں: ① حرکت ② حرف

جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

رفع کی علامات تین ہیں: ① ضمّہ ② واؤ ③ الف

نصب کی علامات چار ہیں: ① فتحہ ② کسرہ ③ الف ④ یاء

جر کی علامات تین ہیں: ① کسرہ ② فتحہ ③ یاء

اعراب کی اقسام دو ہیں:

① **لفظی:** لفظی اعراب یہ ہے کہ علامت لفظوں میں موجود ہو، جیسے: قَالَ رَجُلٌ میں ضمہ لفظوں میں موجود ہے۔

② **تقدیری:** تقدیری اعراب یہ ہے کہ علامت لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے: قَالَ مُوسٰی میں ضمہ لفظوں میں موجود نہیں ہے۔

نوٹ: مبنی پر آنے والے اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں۔

فائدہ: جَاءَ مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ + يَ تھا۔ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا تو مُسْلِمُويَ ہوگیا۔ اب ایک کلمہ میں واؤ ساکن اور یاء دونوں جمع ہو گئے، واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا تو مُسْلِمُيَّ ہوا، پھر یاء کی مناسبت سے اس کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔ نصبی و جری حالت میں مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمِي + يَ تھا، یاء کا یاء میں ادغام کردیا تو مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

اسم معرب کا اعراب

- **بالحرکت**
  - ـُـ، ـَـ، ـِـ اور ـٌـ، ـًـ، ـٍـ
    - **لفظی**
      - مفرد منصرف صحیح، جاری مجریٰ صحیح
      - جمع مکسّر، جمع مؤنث سالم، غیر منصرف
      - اسم منقوص بحالتِ نصب
    - **تقدیری**
      - اسم مقصور، اسم منقوص بحالت رفع و جر
      - اسم مضاف إلی یاء المتکلم بدون
      - جمع المذکر السالم
- **بالحرف**
  - واؤ، الف، یاء
    - **لفظی**
      - تثنیہ، جمع
      - اسمائے ستہ مکبّرہ
    - **تقدیری**
      - جمع مذکر سالم مضاف
      - الی یاء المتکلم
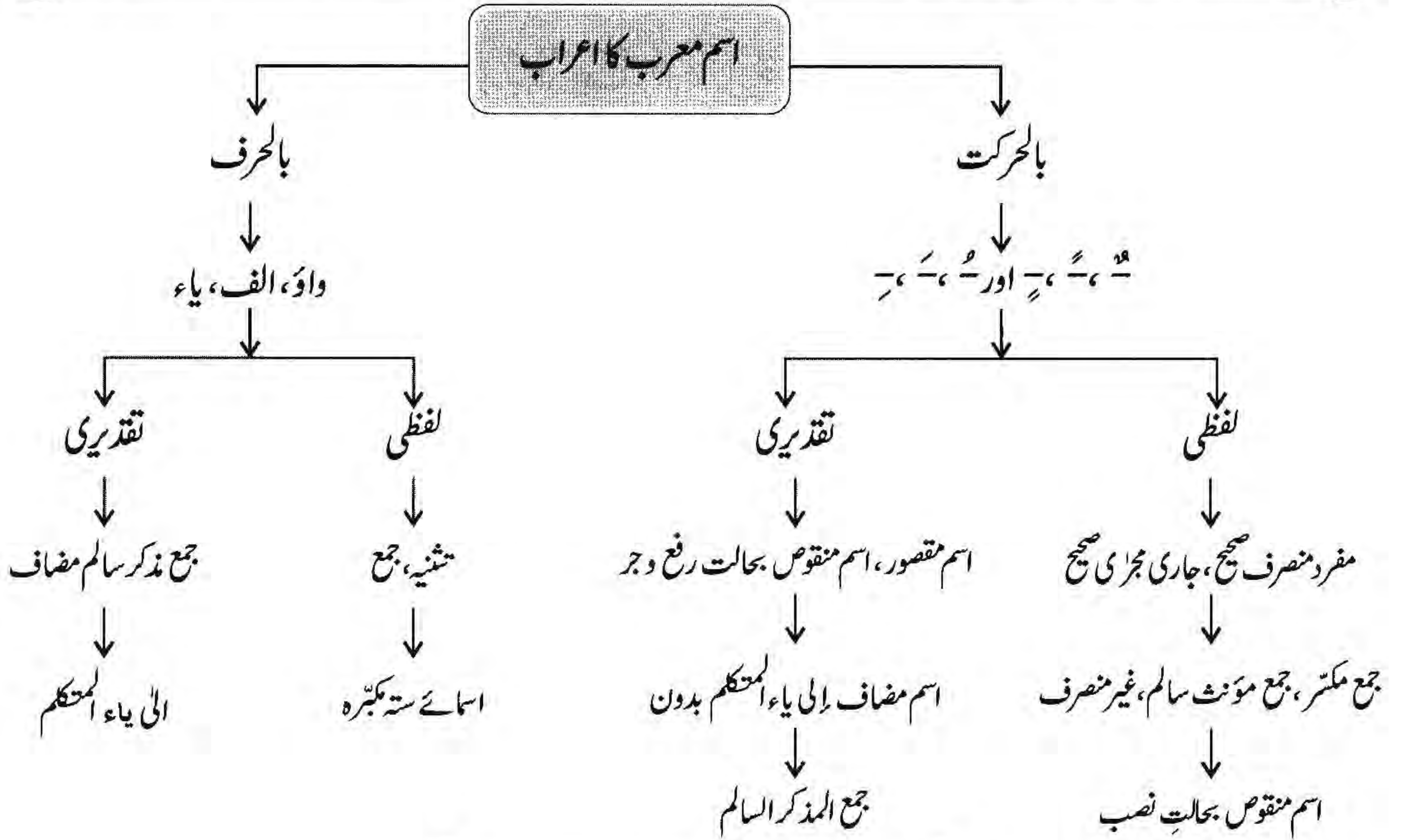
سوالات

① اعراب لفظی اور تقدیری میں کیا فرق ہے؟ ② اعراب بالحرکت اور بالحرف سے کیا مراد ہے؟ مع امثلہ وضاحت کریں۔ ③ وہ کون سا اسم ہے جس کی جری حالت زبر سے آتی ہے؟ دو مثالیں دیں۔ ④ وہ کون سا اسم ہے جس کی نصبی حالت زیر سے آتی ہے؟ دو مثالیں دیں۔ ⑤ اسم مقصور اور اسم منقوص کے اعراب میں کیا فرق ہے؟ ⑥ وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کا اعراب کیسے آتا ہے؟

تمرین

⑦ درج ذیل مثالوں میں سے اسم معرب الگ کریں اور علامت اعراب بتائیں:

﴿ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ﴾. ﴿ اِجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ ﴾. ﴿ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾. ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾. ﴿ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴾. ﴿ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴾. ﴿ عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴾. ﴿ هٰذَاۤ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً ﴾. ﴿ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾. خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُ. ﴿ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ﴾. أَبُونَا آدَمُ. ﴿ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾. ﴿ فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ﴾. تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ. ﴿ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ ﴾. ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ﴾. ﴿ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ ﴾. ﴿ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ ﴾. ﴿ وَقَتَلَ

دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾. جَاءَ مُعَلِّمِيَّ. ﴿ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً ﴾. ﴿ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ ﴾. ﴿ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ ﴾.

﴿ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ ﴾. ﴿ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ ﴾. ﴿ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾.

⑧ مندرجہ ذیل فقرات کے اعراب صحیح کرو:

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتً. مَرَرْتُ بِأَحْمَدٍ. هٰذَا كِتَابِي. جَاءَ أَبَاكَ. رَأَيْتُ رَجُلَانِ. ذَهَبْتُ بِأَبَاكَ. مَرَرْتُ بِكِلَاهُمَا. رَأَيْتُ أَبِيهِمْ. جَاءَ مُسْلِمِيُّ. وَلَوْكَانَ ذِي قُرْبٰى.

⑨ درج ذیل اسماء پر رفعی، نصبی اور جری حالت میں اعراب کیسے آئے گا:

بَنَات، بَابِل، إِخْوَة، سُلَيْمَان، مُؤْمِنُون، وَالِدَيْن، اَلنَّصَارٰى، نَحْو، عِبَادِي.

⑩ ترکیب کریں: اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ. ﴿ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ﴾.

⑪ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں اور اس کی وجہ بھی بیان کریں:

①كتب حامد الرسالة. ②المسلمون إخوة. ③عن أبي هريرة. ④الله ربي.

⑫ خالی جگہ پر کریں:

⊙ معرفہ کی قسموں میں سے صرف............غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔

⊙ شَمْسٌ مؤنث............ہے۔

⊙ قاضِيًا اسم............ہے۔

⊙ اسم............پر تینوں حرکات آسکتی ہیں۔

⊙ مبنی الاصل سے مراد............ہیں۔

⑬ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

⊙ فعل پر جر آسکتی ہے۔

⊙ تثنیہ یا جمع لانے سے علمیت ختم ہو جاتی ہے۔

⊙ غیر منصرف پر جب الف لام داخل ہو تو جر آسکتی ہے۔

⊙ اسباب منع صرف میں سے عَلَم اور وصف جمع ہو سکتے ہیں۔

⊙ جب کوئی اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یاء ساکن اور مفتوح دونوں طرح پڑھی جاسکتی ہے۔

⑭ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ وہ اسم جس کے آخر میں یاء لازمہ ماقبل مکسور ہو اسے .... کہتے ہیں: (جاری مجرٰی صحیح، اسم منقوص، اسم مقصور۔)

⊙ وہ اسم جو صرف ذات پر دلالت کرے اسے .... کہتے ہیں: (جامد، مصدر، مشتق۔)

⊙ تمام حروف .... ہیں: (معرب، مبنی، مبنی الاصل۔)

⊙ أَبْيَاتٌ .... جمع ہے: (مؤنث سالم، مذکر سالم، مکسر۔)

⊙ ﴿يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ﴾ میں اٰيَاتِ .... ہے: (مجرور، منصوب، مرفوع۔)

⑮ کالم (ا) کو کالم (ب) میں مناسب لفظ سے ملائیے۔

نمبر شمار	ا	ب
①	صَلَوَاتٌ	جمع منتهی الجموع
②	قَاضٍ	مؤنث سماعی
③	رَسَائِلُ	جمع سالم
④	نَفْسٌ	معرفہ
⑤	يَا نَارُ	اسم منقوص

سبق :12

اسم منسوب

وہ اسم ہے جس کے آخر میں نسبت کے لیے یاء مشدد ماقبل مکسور لگائی جائے، جیسے: مَكِّيٌّ (مکہ کا رہنے والا۔)
اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے اس کا تعلق ظاہر کیا جاتا ہے۔

اسم منسوب بنانے کے طریقے

① جب اسم کے آخر میں تائے تانیث ہو تو اسے حذف کرنا واجب ہے، جیسے: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، فَاطِمَةُ سے فَاطِمِيٌّ.

② جب اسم کے آخر میں الف ممدودہ اصلی ہو تو وہ باقی رہتا ہے، جیسے: قُرَّاءٌ سے قُرَّائِيٌّ. اگر وہ تانیث کے لیے ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے: حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِيٌّ. اگر وہ واؤ یا یاء سے بدلا ہوا ہو تو اسے باقی رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں طرح جائز ہے، جیسے: كِسَاءٌ سے كِسَائِيٌّ وَ كِسَاوِيٌّ.

③ جب اسم کے آخر میں الف مقصورہ تیسری جگہ ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: عَصَا سے عَصَوِيٌّ. اگر پانچویں یا چھٹی جگہ ہو تو حذف ہو جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰى سے مُصْطَفِيٌّ، مُسْتَشْفٰى سے مُسْتَشْفِيٌّ. اگر چوتھی جگہ ہو تو دونوں طرح جائز ہے، جیسے: مَوْلٰى سے مَوْلَوِيٌّ وَمَوْلِيٌّ.

④ جب اسم منقوص کے آخر میں یاء تیسری جگہ ہو تو وہ واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے، جیسے: اَلشَّجِيُّ سے اَلشَّجَوِيُّ. اگر پانچویں جگہ ہو تو حذف ہو جاتی ہے، جیسے: اَلْمُرْتَجِي سے اَلْمُرْتَجِيُّ. اگر چوتھی جگہ ہو تو دونوں طرح جائز ہے، جیسے: اَلْقَاضِي سے اَلْقَاضِوِيُّ اور اَلْقَاضِيُّ.

⑤ جب اسم کے آخر میں یائے مشدد ہو اگر اس سے پہلے ایک حرف ہو تو پہلی یاء کو فتحہ دے کر دوسری کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ. اگر اس سے پہلے دو حرف ہوں تو پہلی یاء کو حذف کر کے دوسری کو واؤ ماقبل مفتوح سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ. اور اگر اس سے پہلے دو سے زیادہ حرف ہوں تو اس

کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے: شَافِعِيٌّ سے شَافِعِيٌّ.

⑥ جب اسم فَعِيلَةٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کی تاء اور یاء حذف ہو جاتی ہے، جیسے: مَدِينَةٌ سے مَدَنِيٌّ اور جُهَيْنَةُ سے جُهَنِيٌّ.

⑦ اگر کسی اسم کے آخر سے اصلی حرف حذف ہو گیا ہو تو وہ نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے، جیسے: أَخٌ سے أَخَوِيٌّ.

⑧ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس آتی ہے، جیسے: نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ.

سوالات

① درج ذیل اسماء سے اسم منسوب بنائیں:

مُجْتَبٰی. نَبِيٌّ. بَيْضَاءُ. أَعْرَابٌ. بَادِيَةٌ. أَبٌ. دِهْلِي. كُوفَةُ. سَلَفٌ. مُلْتَانُ. هِنْدٌ. عَرَبٌ. صَرْفٌ.

② مندرجہ بالا الفاظ میں سے پہلے پانچ اسماء کو منسوب بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

سبق: 13

اسم مصغّر

وہ اسم جس کو یائے تصغیر لاحق ہو، یہ قلّت، چھوٹائی، حقارت، قُرب یا محبت کے معنی پر دلالت کرتا ہے، جیسے: دُرَیْهِمٌ ، رُجَیْلٌ ، قُبَیْلٌ ، بُنَيٌّ.

اوزان اس کے تین وزن ہیں: ① فُعَیْلٌ ② فُعَیْلِلٌ ③ فُعَیْلِیلٌ

قواعد ① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ .

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ.

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلِیلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ چوتھا حرف مدّہ ہو، جیسے: عُصْفُورٌ (چڑیا) سے عُصَیْفِیرٌ. اگر چوتھا حرف مدّہ نہ ہوتو پانچواں حرف حذف کرکے تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: سَفَرْجَلٌ (بہی) سے سُفَیْرِجٌ.

سوالات

① درج ذیل اسماء سے اسم مصغّر بنائیں اور ان کے معنی بھی بتائیں:

عُمَرُ. سَهْلٌ. أَبٌ. عَبْدٌ. سَمْرَاءُ. كِتَابٌ. نَاصِرٌ. مُسْلِمَانِ.

② کوئی سے پانچ اسمائے مصغّر لکھیں۔

فائدہ: مؤنث سماعی کی "ۃ" اور جس اسم کا آخری حرف حذف ہوگیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتے ہیں، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَيْضَةٌ ، اِبْنٌ سے بُنَيٌّ جوکہ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

فائدہ: تصغیر میں تانیث، تثنیہ اور جمع کی علامت اور یائے نسبت قائم رہتی ہے، جیسے: طَلْحَةُ سے طُلَيْحَةُ، حَمْرَاءُ سے حُمَيْرَاءُ، رَجُلَانِ سے رُجَيْلَانِ، مُسْلِمَاتٌ سے مُسَيْلِمَاتٌ.

نوٹ: تصغیر میں جو الف دوسری جگہ ہو وہ واؤ سے بدل جاتا ہے، جیسے: ضَارِبٌ سے ضُوَيْرِبٌ اور جو الف تیسری جگہ ہوتو وہ یاء سے بدل جاتا ہے، جیسے: كِتَابٌ سے كُتَيِّبٌ (كُتَيْيِبٌ.)

اجزائے جملہ کی تقسیم

(رفع ،نصب اور جر کے اعتبار سے)

جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اس کے اصلی اجزا صرف دو ہوتے ہیں: ① مسند ② مسند الیہ، ان کے علاوہ باقی تمام متعلقات جملہ کہلاتے ہیں۔ اجزائے جملہ میں سے بعض مرفوع ،بعض منصوب اور بعض مجرور ہوتے ہیں۔

مرفوعات

مرفوع وہ اسم ہے جس میں علامت رفع (ضمہ، واؤ، الف) لفظی یا تقدیری طور پر پائی جائے۔

مرفوعات کل آٹھ ہیں جو درج ذیل ہیں: مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، افعال ناقصہ کا اسم، ماولا مشابہ بلیس کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر اور حروف مشبہ بالفعل کی خبر۔

سبق: 14

مبتدا اور خبر کا بیان

مبتدا[1] وہ اسم مرفوع ہے جو عوامل لفظی (غیر زائدہ) سے خالی اور مسند الیہ ہو۔

خبر وہ ہے جو مبتدا کی طرف مسند ہو، جیسے: ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الإخلاص 1:112) اس میں لفظ اَللّٰهُ مبتدا اور أَحَدٌ خبر ہے۔

مبتدا کا عامل معنوی، عاملِ لفظی سے خالی ہونا اور خبر کا عامل لفظی، مبتدا ہوتا ہے۔[2]

مبتدا اور خبر کے احکام

① اعراب کے اعتبار سے: مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں، جیسے: اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ.

② تعریف وتنکیر کے اعتبار سے: مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے، جیسے: ﴿ اَللّٰهُ لَطِيفٌ ﴾ (الشورٰی 19:42) مبتدا کبھی نکرہ مخصوصہ بھی ہوتا ہے، صرف نکرہ مبتدا نہیں بنتا،[3] جیسے: ﴿ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ﴾ (البقرة 221:2).

اسم نکرہ درج ذیل صورتوں میں نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے اور اس میں مبتدا بننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

نکرہ مخصوصہ وہ ہے جس میں وجوہ تخصیص میں سے کوئی وجہ پائی جائے۔ یہ معرفہ نہیں ہوتا، البتہ افراد کے کم ہونے کی وجہ سے معرفہ کے قریب ہوتا ہے۔ وجوہ تخصیص درج ذیل ہیں:

[1] مبتدا اکثر اسم صریحی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ میں ﴿ اَلْحَمْدُ ﴾ اور کبھی اسم تاویلی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ (البقرة 184:2) میں ﴿ اَنْ تَصُوْمُوْا ﴾ أَيْ صِيَامُكُمْ. اور کبھی مبتدا حرف جر زائد کی وجہ سے لفظاً مجرور بھی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ﴾ (فاطر 3:35) میں خَالِقٍ مبتدا ہے جو لفظاً مجرور ہے۔ بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ میں حَسْبِكَ مبتدا ہے جو لفظاً مجرور ہے۔ [2] بعض کے نزدیک مبتدا اور خبر دونوں کا عامل معنوی ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک دونوں کا عامل لفظی، یعنی مبتدا کا عامل خبر اور خبر کا عامل مبتدا ہوتا ہے۔ [3] اس لیے کہ وہ محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ معلوم اور معین ہو، تاکہ اس پر حکم لگانا مفید ہو کیونکہ مجہول کے بارے میں خبر دینا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

① صفت، جیسے: ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾ (البقرة 2:221). عَبْدٌ اس میں مُؤْمِنٌ صفت کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

② اضافت، جیسے: عَمَلُ بِرٍّ يَزِينُ. عَمَلُ اس میں بِرٍّ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

③ تصغیر، جیسے: رُجَيْلٌ عِنْدِي أَيْ رَجُلٌ صَغِيرٌ. اس میں رُجَيْلٌ تصغیر کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

④ اسمائے عامہ، کُلٌّ، اسمائے شرط، اسمائے استفہام، کم خبریہ اور ما تعجبیہ وغیرہ، جیسے: ﴿كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ﴾ (بني إسرآءيل 17:84). اس میں کُلٌّ عموم کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

⑤ دعا ہو، جیسے: ﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الرعد 13:24). اس میں سَلَامٌ دعا کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

⑥ ظرف یا جار مجرور کے بعد ہو، جیسے: ﴿وَّعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾ (البقرة 2:7)، اس میں غِشَاوَةٌ، تَقْدِيمُ مَاحَقُّهُ التَّاخِيرُ کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

⑦ نفی، استفہام، لَوْلَا، رُبَّ، فاء جزائیہ یا اذا فجائیہ کے بعد ہو، جیسے: ﴿ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ﴾ (النمل 27:60). اس میں اِلٰهٌ ہمزہ استفہام کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

⑧ عاملہ ہو، جیسے: سَعْيٌ فِي الْخَيْرِ جِهَادٌ. اس میں سَعْيٌ عاملہ ہونے کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

⑨ جب وہ جملہ حالیہ کے شروع میں واقع ہو، جیسے: سِرْنَا وَنَجْمٌ قَدْ أَضَاءَ. اس میں نَجْمٌ جملہ حالیہ کے شروع میں واقع ہونے کی وجہ سے نکرہ مخصوصہ ہے۔

نکرہ غیر مخصوصہ

وہ ہے جس میں وجوہ تخصیص میں سے کوئی وجہ نہ پائی جائے، جیسے: رَجُلٌ، كِتَابٌ.

اور خبر کبھی معرفہ ہوتی ہے، جیسے: ﴿هُوَ اللَّطِيْفُ﴾ (الملك 67:14).

③ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کے اعتبار سے: خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔

جدول

مفرد مذکر	اَلْمَاءُ طَهُورٌ	مفرد مؤنث	﴿اَرْضُ اللّٰهِ وٰسِعَةٌ﴾

تثنیہ مذکر	طَلْحَةُ وَأَنَسٌ صَحَابِيَّانِ	تثنیہ مونث	فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ صَحَابِيَّتَانِ
جمع مذکر	﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾	جمع مونث	﴿ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ ﴾

خبر کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ① مفرد ② جملہ ③ شبہ جملہ

① مفرد: (جامد یا مشتق) یہی اصل ہے، جیسے: ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الإخلاص 112: 1) ﴿ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴾ (یوسف 12: 37).

② جملہ: یہ کبھی اسمیہ اور کبھی فعلیہ ہوتا ہے اس میں رابط [1] کا ہونا ضروری ہے، جیسے: زَيْدٌ أَبُوهُ قَائِمٌ، ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ﴾ (البقرة 2:216).

③ شبہ جملہ: (ظرف یا جار مجرور) اس سے پہلے فعل یا شبہ فعل [2] مقدر مانا جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ﴾ (الأنفال 8:42) أَيْ كَانَ. ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (الفاتحة 1:1) أَيْ ثَابِتٌ لِلّٰهِ.

مبتدا اور خبر کی تقدیم و تاخیر

مبتدا عموماً پہلے [3] اور خبر بعد میں ہوتی ہے [4] اور کبھی اس کے برعکس خبر پہلے اور مبتدا بعد میں ہوتا ہے، جیسے: هِيَ سَلَامٌ اور ﴿ سَلٰمٌ هِيَ ﴾ (القدر 97:5).

بعض صورتوں میں مبتدا کو خبر سے مقدم لانا واجب ہوتا ہے اور بعض میں خبر کو مبتدا سے مقدم لانا واجب

---

[1] رابط کی درج ذیل صورتیں ہوتی ہیں: ① ضمیر بارز ہو یا مستتر، جیسے: زَيْدٌ قَامَ أَبُوهُ، ﴿ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ ﴾ (البقرة 2:212). ② اسم اشارہ، جیسے: ﴿ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الأعراف 7:26). ③ مبتدا کا تکرار، جیسے: ﴿ اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ ﴾ (الحآقة 69:1,2).

نوٹ: جب جملہ فی المعنی مبتدا ہو تو رابط کی ضرورت نہیں رہتی، جیسے: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الإخلاص 112:1).

[2] شبہ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل اور مصدر ہیں۔ فعل یا شبہ فعل مصادر عامہ: کون، حصول، وجود، ثبوت سے مقدر مان لیں یا اس کام کے مطابق مقدر مان لیں، دونوں صورتیں درست ہیں۔

[3] اس لیے کہ مبتدا محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ حکم سے پہلے موجود ہو۔

[4] اس لیے کہ خبر محکوم بہ ہوتی ہے۔

ہوتا ہے۔

مبتدا کو مقدم لانے کی وجوبی صورتیں

① جب مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو، مثلاً: اسمائے استفہام، اسمائے شرط، کم خبریہ اور ما تعجبیہ، جیسے: مَنْ رَبُّكَ؟ ﴿ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس 17:80).

② جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، جیسے: اَللّٰهُ رَبِّي.

③ جب مبتدا اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں، جیسے: أَفْضَلُ مِنِّي أَفْضَلُ مِنْكَ.

④ جب مبتدا کی خبر ایسا فعل ہو جس کا فاعل ضمیر مستتر ہو، جیسے: ﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة 216:2).

⑤ جب خبر إِلَّا کے بعد آئے، جیسے: ﴿ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ﴾ (اٰل عمرٰن 144:3).

خبر کو مقدم لانے کی وجوبی صورتیں

① جب خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو، مثلاً: اسمائے استفہام، جیسے: ﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 214:2).

② جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ ہو، جیسے: ﴿ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴾ (یوسف 76:12)، ﴿ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴾ (الرعد 38:13).

③ جب مبتدا میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹتی ہو، جیسے: ﴿ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ (محمد 24:47).

④ جب أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا بنے، جیسے: ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خٰشِعَةً ﴾ (حٰم السجدة 39:41)

⑤ جب مبتدا إِلَّا کے بعد ہو، جیسے: مَافِي الدَّارِ إِلَّا زَيْدٌ.

نوٹ: ایک مبتدا کی کئی خبریں آسکتی ہیں جن کو بواسطہ حرف عطف یا بغیر حرف عطف کے لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ○ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ○ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴾ (البروج 85:14-16).

مبتدا اور خبر کا حذف جب کوئی قرینہ پایا جائے تو مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

مبتدا کو حذف کرنے کی مثالیں جب کوئی کہے: كَيْفَ زَيْدٌ؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے: مَرِيضٌ أَيْ هُوَ مَرِيضٌ، ﴿ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا ﴾ (النور 1:24) أَيْ هٰذِهٖ سُوْرَةٌ.

خبر کو حذف کرنے کی مثالیں جب کوئی کہے: مَنْ عِنْدَكَ؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے: زَيْدٌ، أَيْ عِنْدِي زَيْدٌ، ﴿ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ﴾ (البقرة2:140)، أَيْ أَمِ اللّٰهُ أَعْلَمُ.

مبتدا اور خبر کو اکٹھا حذف کرنے کی مثالیں جب سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلٰی سے دیا جائے، جیسے کوئی کہے: أَزَيْدٌ عِنْدَكَ؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے: نَعَمْ، أَيْ عِنْدِي زَيْدٌ، ﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ﴾ (الأعراف7:172) أَيْ أَنْتَ رَبُّنَا.

فائدہ: جب مبتدا میں شرط کے معنی پائے جائیں تو خبر پر فاء جزائیہ آسکتی ہے، جیسے: ﴿ مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا فَلِنَفْسِهٖ ﴾ (الجاثية45:15).

فائدہ: جب صیغہ صفت، حرف نفی یا استفہام کے بعد آئے اور اسم ظاہر کو رفع دے تو یہ صیغہ صفت، مبتدا کے اور فاعل، خبر کے قائم مقام ہوتے ہیں، جیسے: أَقَائِمٌ الزَّيْدَانِ؟ اسے مبتداء الصفة کہتے ہیں۔

سوالات

① جملہ اسمیہ کے پہلے اور دوسرے جز کو کیا کہتے ہیں؟ ② جملہ کے کون سے دو جز اصلی ہوتے ہیں؟ ③ نکرہ کو مبتدا بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟ ④ مبتدا اور خبر کے درمیان کس چیز میں مطابقت ضروری ہے؟ ⑤ خبر کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ⑥ جار مجرور اور ظرف ترکیب میں مبتدا بنتے ہیں یا خبر؟ ہر ایک کی مثال بھی لکھیں۔

تمرین

⑦ درج ذیل جملوں میں سے مبتدا اور خبر پہچانیں: ﴿ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ﴾. ﴿ اَنَا يُوْسُفُ ﴾. ﴿ هِيَ ظُلِمَةٌ ﴾. ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾. اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ. ﴿ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴾.

⑧ درج ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

﴿عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾. ﴿اَنْتَ مَوْلٰىنَا﴾. ﴿وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ﴾. اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾. ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ. أَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.﴿اِسْمُهٗ يَحْيٰى﴾. ﴿رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾. عِنْدِي أَنَّكَ قَائِمٌ. ﴿اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ﴾. ﴿وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾.

سبق: 15

فاعل

وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور یہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو اس پر واقع نہ ہو، جیسے: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾ (المؤمن 28:40) اس میں ﴿قَالَ﴾ فعل اور ﴿رَجُلٌ﴾ فاعل ہے۔ ﴿مُخْتَلِفٌ اَلْوٰنُهٗ﴾ (النحل 69:16) ﴿مُخْتَلِفٌ﴾ شبہ فعل اور ﴿اَلْوَانُهٗ﴾ فاعل ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① اسم ظاہر ② اسم ضمیر

① اسم ظاہر: وہ اسم ہے جو بغیر قرینہ کے اپنے معنیٰ پر دلالت کرے۔

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا، فاعل خواہ مفرد ہو، خواہ تثنیہ ہو یا جمع، جیسے: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ ﴾ (المؤمن 28:40) ﴿ قَالَ رَجُلَانِ ﴾ (المائدۃ 23:5) ﴿ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (الفرقان 8:25).

② اسم ضمیر: وہ اسم ہے جو قرینہ (تکلم، خطاب، غیبت) کے ساتھ اپنے معنیٰ پر دلالت کرے۔

جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل فاعل کے مطابق آتا ہے، یعنی فاعل واحد کے لیے فعل کا صیغہ واحد، فاعل تثنیہ کے لیے فعل کا صیغہ تثنیہ اور فاعل جمع کے لیے فعل کا صیغہ جمع آتا ہے، جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ ﴾ (الزمر 53:39) ﴿ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴾ (الرحمٰن 6:55)، ﴿ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ ﴾ (الأنعام 31:6).

فعل اور فاعل کے احکام

① تذکیر و تانیث کے اعتبار سے: تذکیر و تانیث میں فعل اور فاعل عموماً ایک دوسرے کے موافق ہوتے ہیں، یعنی فاعل مذکر کے لیے فعل مذکر اور فاعل مؤنث کے لیے فعل مؤنث آتا ہے، جیسے: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ ﴾ (المؤمن 28:40) ﴿ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ ﴾ (آل عمرٰن 35:3).

اس کی تین صورتیں ہیں: ① فعل کو مذکر لانا واجب ہو ② فعل کو مؤنث لانا واجب ہو ③ فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہو۔

فعل کو مذکر لانے کی وجوبی صورتیں جب فاعل مفرد مذکر، تثنیہ مذکر یا جمع مذکر سالم اسم ظاہر یا ضمیر ہو، جیسے:
﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ ﴾ (البقرة 275:2)، ﴿ قَالَ رَجُلَانِ ﴾ (المائدة 23:5)، ﴿ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴾ (التوبة 33:9)
﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ ﴾ (الزمر 53:39)، ﴿ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴾ (الرحمٰن 55:6)، ﴿ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ ﴾ (الأنعام 31:6).

فائدہ: فاعل کبھی حرف جر زائد کی وجہ سے لفظاً مجرور بھی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾ (الفتح 28:48).
اس میں باء زائدہ اور لفظ اللّٰہ فاعل ہے۔

فعل کو مؤنث لانے کی وجوبی صورتیں ① جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو (فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو،)[1] جیسے: ﴿ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ ﴾ (آل عمرٰن 35:3).

② جب فاعل مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی کی ضمیر ہو، جیسے: ﴿ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴾ (التکویر 8:81)، ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ (الإنشقاق 1:84).

فعل کو مذکر ومؤنث لانے کی جوازی صورتیں بعض صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔

① جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی فعل سے متصل نہ ہو، جیسے: يَقْطَعُ الْحَبْلَ الْمَرْأَةُ ﴿ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ ﴾ (الممتحنة 12:60).

② جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو (متصل ہو یا نہ ہو،) جیسے: ﴿ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ ﴾ (الأعراف 73:7)، ﴿ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ ﴾ (الأنعام 157:6).

③ جب فاعل جمع مکسر ہو (اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر،) جیسے: ﴿ قَالَتِ الْاَعْرَابُ ﴾ (الحجرات 14:49)، ﴿ وَقَالَ نِسْوَةٌ ﴾ (یوسف 30:12)، ﴿ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ ﴾ (التوبة 108:9) [2]

② فاعل اور مفعول کی تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے: فاعل عموماً مفعول سے پہلے آتا ہے، جیسے: ﴿ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ ﴾ (النمل 16:27).

---

[1] خواہ وہ تثنیہ مؤنث یا جمع مؤنث سالم ہو، جیسے: قَالَتِ امْرَأَتَانِ، قَالَتْ زَيْنَبَاتٌ.

[2] جب فاعل بننے والی ضمیر کا مرجع جمع مکسر عاقل ہو تو فعل واحد مؤنث یا جمع مذکر آتا ہے، جیسے: اَلرِّجَالُ قَامَتْ یا قَامُوْا اور جب مرجع جمع مکسر غیر عاقل ہو تو فعل واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتا ہے، جیسے: اَلْأَقْلَامُ كُسِرَتْ یا كُسِرْنَ.

کبھی مفعول بھی فاعل سے پہلے آجاتا ہے، جیسے: ﴿ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ﴾ (البقرة 2:133).

بسا اوقات مفعول فعل سے پہلے بھی آجاتا ہے، جیسے: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (الفاتحة 1:4) مگر فاعل فعل سے پہلے کبھی نہیں آتا۔

بعض صورتوں میں فاعل کو مفعول سے اور بعض میں مفعول کو فاعل سے مقدم لانا ضروری ہوتا ہے۔

فاعل کو مفعول سے مقدم لانے کی وجوبی صورتیں

① جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور التباس کا اندیشہ ہو، جیسے: ضَرَبَتْ لَيْلٰى بُشْرٰى.

اگر التباس کا اندیشہ نہ ہو تو مفعول پہلے آسکتا ہے، جیسے: أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى.

② جب فاعل کی ضمیر فعل سے متصل ہو، جیسے: ﴿ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴾ (النبأ 78:10).

③ جب فاعل اور مفعول بہ دونوں ضمیریں ہو، جب مفعول إِلَّا کے بعد آئے، جیسے: مَا ضَرَبَ زَيْدٌ إِلَّا عَمْرًا.

مفعول کو فاعل سے مقدم لانے کی وجوبی صورتیں

① جب مفعول کی ضمیر فاعل سے ملی ہوئی ہو، جیسے: ﴿ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ ﴾ (البقرة 2:124).

② جب مفعول کی ضمیر فعل سے ملی ہوئی ہو، جیسے: ﴿ اَكَلَهُ الذِّئْبُ ﴾ (یوسف 12:14).

③ جب فاعل إِلَّا کے بعد واقع ہو، جیسے: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ.

④ جب مفعول ایسا کلمہ ہو جو صدارتِ کلام چاہتا ہو، جیسے: ﴿ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴾ (المؤمن 40:81).

فعل اور فاعل کا حذف جب کوئی قرینہ پایا جائے تو فعل اور فاعل میں سے ہر ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔

فعل کو حذف کرنے کی صورتیں اس کی دو صورتیں ہیں: ① جوازی ② وجوبی

① جوازی صورت: جب کوئی قرینہ پایا جائے، جیسے کوئی کہے: مَنْ أَذَّنَ؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے: إِقْبَالٌ، أَيْ أَذَّنَ إِقْبَالٌ، ﴿ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوْا خَيْرًا ﴾ (النحل 16:30) أَيْ أَنْزَلَ خَيْرًا.

② وجوبی صورت: اس کی دو قسمیں ہیں: ① قیاسی ② سماعی

قیاسی جب فاعل سے پہلے کوئی کلمۂ شرط (ایسا حرف ہو جو صرف فعل پر آتا) ہو، جیسے: ﴿ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ

فائدہ: منادی، تحذیر اور اشتغال میں بھی فعل وجوبی طور پر حذف ہوتا ہے۔

﴿الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ﴾ (التوبة 6:9). أَيْ إِنِ اسْتَجَارَكَ أَحَدٌ.

سماعی جیسے: سُبْحَانَ اللّٰهِ، أَيْ أُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ.

فاعل کو حذف کرنے کی صورت فاعل جملے میں عمدہ ہوتا ہے یہ اکثر حذف نہیں ہوتا، جب فعل مجہول ہو تو حذف ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿وَخُلِقَ الْإِنْسٰنُ ضَعِيْفًا﴾ (النساء 28:4). اور مَاذَا فَعَلَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے: ضَرَبَ، أَيْ ضَرَبَ زَيْدٌ.

مفعول کو حذف کرنے کی صورت جملے میں مفعول فضلہ ہوتا ہے جب قرینہ پایا جائے تو حذف ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ (الضحٰی 3:93). أَيْ وَمَا قَلَاكَ.

فعل، فاعل اور مفعول کو اکٹھا حذف کرنے کی صورت جب سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلٰی سے دیا جائے، جیسے: ﴿فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوْا نَعَمْ ۚ﴾ (الأعراف 44:7)، أَيْ وَجَدْنَاهُ حَقًّا.

سوالات

① فاعل کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں مع امثلہ بیان کریں۔ ② فعل کب واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں فاعل کے مطابق آتا ہے؟ ③ فعل کب ہمیشہ واحد آتا ہے؟ ④ فعل کو کب مؤنث لانا واجب ہوتا ہے؟ ⑤ فعل کو کب مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جا سکتا ہے؟ ⑥ کیا فاعل اور مفعول فعل سے پہلے آسکتے ہیں؟

تمرین

⑦ درج ذیل مثالوں میں سے فعل اور فاعل الگ الگ کریں اور فعل کی فاعل کے ساتھ وحدت و جمعیت اور تذکیر و تانیث کی صورت بھی بیان کریں:

﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ﴾. ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾. ﴿وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ﴾. ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. ﴿جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾. ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ﴾. ﴿اُذْكُرُوا اللّٰهَ﴾. ﴿جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ﴾. ﴿يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ﴾. ﴿حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ﴾. ﴿كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ﴾. ﴿فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ﴾. ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾. ﴿هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ﴾. ﴿يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ﴾. ﴿قَالَتِ امْرَاَتُ﴾. ﴿لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ﴾. ﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ﴾. ﴿وَلَقَدْ جَآءَ

الَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴾. ﴿ خَلَقَ اللّٰهُ ﴾. ﴿ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ ﴾. ﴿ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ﴾. ﴿ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ﴾.

⑧ ترکیب کریں: ﴿ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ ﴾. ﴿ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ﴾. ﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ﴾ (الزخرف87:43).

سبق : 16

نائب فاعل (مفعول مالم یسمّ فاعلہ)

وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے فعل مجہول یا اسم مفعول ہو اور فاعل کو حذف کر کے اسے اس کے قائم مقام بنایا گیا ہو، جیسے: ﴿ خُلِقَ الْإِنْسٰنُ ﴾ (الأنبياء 37:21). اس میں ﴿ خُلِقَ ﴾ فعل مجہول اور ﴿ الْإِنْسٰنُ ﴾ نائب فاعل ہے۔ ﴿ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ﴾ (البقرة 85:2). اس میں ﴿ مُحَرَّمٌ ﴾ اسم مفعول اور ﴿ إِخْرَاجُهُمْ ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔

یہ اپنے تمام احکام میں فاعل کی طرح ہوتا ہے۔

فائدہ: جب کسی فعل کے دو یا تین مفعول ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع اور باقی کو منصوب پڑھا جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ ﴾ (البقرة 269:2) «أُعْطِيتُ خَمْساً».

سوالات

① نائب فاعل کی تعریف کریں اور دو مثالیں بھی دیں۔ ② نائب فاعل سے پہلے فعل معلوم آتا ہے یا مجہول ③ اَللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور خَلَقَكُمُ اللّٰهُ میں ترکیبی اعتبار سے کیا فرق ہے؟ ④ أَمَرَ بِلَالٌ اور أُمِرَ بِلَالٌ میں کیا فرق ہے؟

تمرین

④ درج ذیل مثالوں میں سے فاعل اور نائب فاعل الگ الگ کریں:

﴿ فُتِحَتِ السَّمَآءُ ﴾. ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾. ﴿ مَا زَاغَ الْبَصَرُ ﴾. ﴿ يُرَدُّوْنَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ ﴾. ﴿ قُضِيَ الْأَمْرُ ﴾ ﴿ وَخَرَّ مُوْسٰى ﴾. ﴿ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ ﴾. ﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾. ﴿ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ ﴾. ﴿ إِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴾. اَلسَّعِيدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ.

⑤ ترکیب کریں: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ. ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ ﴾.

⑥ درج ذیل جملوں پر لگے ہوئے اعراب کی وجہ بیان کریں:

﴿ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴾. ﴿ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ﴾. ﴿ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ﴾.

﴿ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴾. ﴿ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ ﴾.

⑦ خالی جگہ پر کریں۔

⊙ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ................آتا ہے۔

⊙ مرفوعات ....ہیں۔

⊙ خبر اکثر ....اور کبھی..................ہوتی ہے۔

⊙ فاعل فعل سے پہلے..................سکتا ہے۔

⊙ ایک مبتدا کی..................خبریں آسکتی ہیں۔

⑧ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ جب فاعل جمع مکسر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔

⊙ جب فاعل ضمیر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آتا ہے۔

⊙ اسم نکرہ مبتدا نہیں بن سکتا۔

⊙ مسند اور مسند الیہ جملے کے اصلی جز ہوتے ہیں۔

⊙ خبر مبتدا سے پہلے نہیں آسکتی۔

⑨ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ جب فاعل یا نائب فاعل اپنے فعل سے پہلے آجائیں تو انھیں......کہتے ہیں: (فاعل، خبر، مبتدا۔)

⊙ فعل مجہول کے بعد......آتا ہے: (نائب فاعل، فاعل، مفعول۔)

⊙ وہ اسم جس میں علامت رفع ہو اسے......کہتے ہیں: (فاعل، مبتدا، مرفوع۔)

⊙ وہ اسم مرفوع جو عامل لفظی سے خالی مسند الیہ ہو اسے......کہتے ہیں: (فاعل، مبتدا، خبر۔)

⊙ جب صیغۂ صفت حرف نفی یا استفہام کے بعد اسم ظاہر کو رفع دے تو اسے......کہتے ہیں: (خبر، فاعل،

مبتداء، الصفة۔)

⑩ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	قَالَ	اِمْرَأَةٌ
②	قُتِلَ	خَمْسًا
③	وَسِعَتْ	نِسْوَةٌ
④	أُعْطِيتُ	اَلْإِنْسَانُ
⑤	قَالَتْ	رَحْمَتِي

نوٹ: باقی چار مرفوعات کا بیان نواسخ جملہ کی بحث میں ہوگا۔

منصوبات

منصوب وہ اسم ہے جس میں علامت نصب (فتحہ، کسرہ، الف، یاء) لفظی یا تقدیری طور پر پائی جائے۔

یہ کل بارہ ہیں: ① مفعول بہ ② مفعول مطلق ③ مفعول فیہ ④ مفعول لہ ⑤ مفعول معہ (مفاعیل خمسہ) ⑥ حال ⑦ تمیز ⑧ مستثنٰی ⑨ افعال ناقصہ کی خبر ⑩ ماولا مشابہ بلیس کی خبر ⑪ لائے نفی جنس کا اسم ⑫ حروف مشبہ بالفعل کا اسم۔

سبق:17

مفعول بہ

وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو،[1] جیسے: ﴿ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾ (البقرة 2:251). اس میں ﴿ جَالُوْتَ ﴾ مفعول بہ ہے۔

مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنے کی صورتیں

یہ دو ہیں: ① جوازی ② وجوبی

① جوازی: جب کوئی قرینہ پایا جائے، جیسے کوئی کہے: مَا أَقْرَءُ؟ تو جواب میں کہا جائے: كِتَابًا. یہ اصل میں ہے: إِقْرَءْ كِتَابًا، ﴿ مَا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا ﴾ (النحل 16:30) أَيْ أَنْزَلَ خَيْرًا.

② وجوبی: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

① سماعی، جیسے: أَهْلًا وَّسَهْلًا اصل میں أَتَيْتَ أَهْلًا وَّوَطَيْتَ سَهْلًا تھا۔

② قیاسی، اس کی پانچ صورتیں ہیں: ① نداء ② اشتغال ③ تحذیر ④ اغراء ⑤ اختصاص

نداء اس کی تین بحثیں ہیں: ① منادی ② مندوب ③ مستغاث

① منادی: وہ اسم ہے جس سے پہلے حرف نداء ہو، جیسے: ﴿ يٰٓاٰدَمُ ﴾ (البقرة 2:33). یہ اصل میں تھا: أَدْعُو آدَمَ، أَدْعُو فعل کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر کے حرف نداء کو اس کے قائم مقام کر دیا، لہٰذا منادی مفعول بہ ہے۔

حروف نداء یہ پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ اور أَ [2]

[1] وقوع سے مراد تعلق ہے، جیسے: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ (الفاتحة 1:4) یہاں ﴿ اِيَّاكَ ﴾ مفعول بہ ہے جس کے ساتھ فاعل کے فعل (عبادت) کا تعلق ہے۔

[2] أَيَا اور هَيَا منادی بعید کے لیے، أَيْ اور أَ منادی قریب کے لیے اور يَا قریب اور بعید دونوں کے لیے ہے۔

منادیٰ پر حرکات اور اعراب اس کی دو صورتیں ہیں: ① علامت رفع پر مبنی ② منصوب

① علامت رفع پر مبنی: جب منادیٰ مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو، جیسے: ﴿ يٰنُوحُ ﴾، ﴿ يٰنَارُ ﴾.[1]

② منصوب: جب منادیٰ مضاف، شبہ مضاف[2] یا نکرہ غیر معین ہو، جیسے: ﴿ يَاأَهْلَ الْكِتٰبِ ﴾ (آل عمرٰن 64:3)، يَا قَارِئًا كِتَابًا، (نابینے کا قول) يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي اور يَا غَافِلًا تَنَبَّهْ.

فائدہ ①: جب منادیٰ مفرد معرفہ کے بعد اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ دو علموں کے درمیان واقع ہو تو منادیٰ کو مفتوح اور علامت رفع پر مبنی دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، جیسے: يَا خَلِيلَ بْنَ أَحْمَدَ، يَاخَلِيْلُ بْنَ أَحْمَدَ، يَا هِنْدَ ابْنَةَ خَالِدٍ اور يَا هِنْدُابْنَةَ خَالِدٍ اور اگر اِبْنَةٌ کی جگہ بِنْتٌ ہو تو منادیٰ کو صرف علامت رفع پر مبنی پڑھا جاتا ہے، جیسے: يَا زَيْنَبُ بِنْتَ زَيْدٍ.

اگر اِبْنٌ دو علموں کے درمیان واقع نہ ہو تو منادیٰ کو صرف علامت رفع پر مبنی پڑھا جاتا ہے، جیسے: يَا رَجُلُ ابْنَ عَمْرٍو، يَا زَيْدُ ابْنَ أَخِي.

فائدہ ②: جب منادیٰ معرّف باللّام ہو تو منادیٰ اور حرف نداء کے درمیان مذکر کے لیے أَيُّهَا اور مؤنث کے لیے أَيَّتُهَا لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ ﴾ (الطلاق 1:65)، ﴿ يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴾ (الفجر 27:89). سوائے لفظ اَللّٰه کے، جیسے: يَااَللّٰهُ اس میں کبھی کبھی حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض لفظ اَللّٰهُ کے آخر میں میم مشدد لگائی جاتی ہے، جیسے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.

فائدہ③: جب منادیٰ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یائے متکلم کو چار طرح پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: يَاأَبِي، ﴿ يٰعِبَادِيَ ﴾ (الزمر 53:39)، ﴿ يٰعِبَادِ ﴾ (الزمر 10:39)، ﴿ يٰأَسَفٰى ﴾ (یوسف 84:12) کبھی یاء کو حذف کر کے اس کے عوض تاء کو لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿ يٰأَبَتِ ﴾ (مریم 42:19).

فائدہ ④: حرف نداء کو کبھی حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ﴾ (یوسف 29:12)، أَيْ يَا يُوسُفُ.

منادیٰ مرخّم وہ ہے جس کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو تخفیف کی وجہ سے اکٹھا حذف کر دیا جائے۔ منادیٰ مرخّم پر اصلی اعراب بھی جائز ہے اور اسے علامت رفع پر مبنی پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے: يَا حَارِثُ سے يَا حَارِ اور يَا حَارُ.

---

[1] اس جگہ مفرد سے مراد ہے کہ وہ مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو، تثنیہ و جمع ہو سکتا ہے، جیسے: يَارَجُلَانِ، يَا رِجَالُ.

[2] وہ اسم جو اپنے معنی کے اتمام کے لیے دوسرے کا محتاج ہو۔

② مندوب: وہ اسم ہے جس کو وَا یا یَا کے ساتھ اظہار ہمدردی یا افسوس کرتے ہوئے پکارا جائے، جیسے: وَا زَیْدُ، کبھی اس کے آخر میں صرف الف ندبہ یا الف ندبہ اور ھائے وقف بھی لگا دیے جاتے ہیں، جیسے: ﴿یَاحَسْرَتٰی﴾ (ہائے افسوس!)وَا مُصِیبَتَاهْ (ہائے مصیبت!)

فائدہ: ''وا'' مندوب کے ساتھ خاص جبکہ ''یا'' مندوب اور منادیٰ دونوں میں مشترک ہے۔

③ مستغاث: وہ اسم ہے جس کے شروع میں حرف نداء ''یا'' لگا کر فریاد رسی (مدد طلب) کی جائے جب اس کے شروع میں لام استغاثہ ہو تو یہ مجرور ہوتا ہے، جیسے: یَا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِینَ (اے اللہ! مسلمانوں کی مدد فرما۔)

جب اس کے آخر میں الف استغاثہ ہو تو یہ مفتوح ہوتا ہے، جیسے: یَا زَیْدَاهْ.

اشتغال (اضمار علی شرط التفسیر) وہ اسم منصوب ہے جس کے بعد ایسا فعل ہو جو اپنے مابعد میں عمل کرنے کی وجہ سے اس سے اعراض کر رہا ہو تو اس اسم کا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر حذف ہو جاتا ہے، [1] جیسے: ﴿وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ﴾ (یٰس 36:39)، أَيْ قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ. [2]

تحذیر (ڈرانا) وہ اسم منصوب ہے جو اِتَّقِ یا بَعِّدْ فعل محذوف کا معمول (مفعول بہ) ہو اور مخاطب کو کسی چیز سے ڈرایا گیا ہو، [3] جیسے: ﴿نَاقَةَ اللهِ وَسُقْيٰهَا﴾ (الشمس 91:13) أَيْ اِتَّقُوا، إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ أَيْ اِتَّقُوا اَنْفُسَكُمْ وَالظُّلْمَ. کبھی مُحَذَّرْ مِنْهُ کو مکرر لایا جاتا ہے، جیسے: اَلْكَذِبَ اَلْكَذِبَ، أَيْ بَعِّدِ الْكَذِبَ.

اِغْرَاء (ابھارنا) وہ اسم منصوب جو اِلْزَمْ فعل محذوف کا مفعول بہ ہو اور مخاطب کو اس پر ابھارا گیا ہو، جیسے: ﴿صِبْغَةَ اللهِ﴾ (البقرۃ 2:138) أَيِ الْزَمُوا صِبْغَةَ اللّٰهِ.

اختصاص وہ اسم منصوب جو أَخُصُّ فعل محذوف کا مفعول بہ ہو اور یہ ہمیشہ ضمیر کے بعد اس کی مراد کو بیان

---

[1] مُفَسِّر (س مکسور) کی موجودگی میں مُفَسَّر (س مفتوح) کو حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ حذف نہ کرنے کی صورت میں تکرار لازم آتا ہے۔

[2] جب ایسے اسم سے پہلے کلمات شرط (إِنْ ،مَا ،مَنْ ،مَتٰی وغیرہ) یا تحضیض (أَلَّا ،هَلَّا ،لَوْ لَا وغیرہ) ہوں تو نصب پڑھنا واجب ہے۔ جب ایسے اسم سے پہلے إِذَا مفاجاتیہ ہو یا ایسے اسم کے بعد کلمات شرط یا استفہام ہوں تو رفع پڑھنا واجب ہے۔ جب مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔

[3] ڈرانے والے کو مُحَذِّرْ، جس کو ڈرایا جائے مُحَذَّرْ اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مُحَذَّرْ مِنْهُ کہتے ہیں۔

کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَانُوَرِّثُ مَاتَرَكْنَا هُ صَدَقَةٌ.

سوالات

① مفعول بہ کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کیا یہ فعل سے پہلے آسکتا ہے؟ ② منادیٰ کب علامت رفع پر مبنی اور کب منصوب ہوتا ہے؟ ③ حرف نداء اور منادیٰ کے درمیان أَيُّهَا کا اضافہ کب کیا جاتا ہے؟ ④ اَللّٰهُمَّ میں میم مشدد کیسے آیا ہے؟ ⑤ یا أَبَتِ اصل میں کیا تھا، پھر کیسے یَا أَبَتِ بنا؟ ⑥ ترخیم سے کیا مراد ہے؟ اس کی کوئی سی تین مثالیں دیں۔ ⑦ مستغاث کا اعراب بیان کریں۔ ⑧ اِغراء اور تحذیر میں کیا فرق ہے؟ ایک کی مثال دیں۔

تمرین

⑨ درج ذیل مثالوں میں سے مفعول بہ، منادیٰ، اشتغال، تحذیر اور اغراء الگ الگ کریں:

﴿ اِتَّقُوا اللّٰهَ ﴾. ﴿ يَآيُّهَا النَّاسُ ﴾. إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ. ﴿ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا ﴾. اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. ﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ ﴾. ﴿ يَآاِبْرٰهِيْمُ ﴾. ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾. ﴿ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴾. ﴿ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ﴾. ﴿ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴾. ﴿ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴾. ﴿ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ﴾. ﴿ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ ﴾. اَلصِّدْقَ اَلصِّدْقَ. ﴿ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ ﴾.

⑩ درج ذیل جملوں میں منادیٰ مبنی ہے کہ معرب، تعیین کریں:

﴿ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ ﴾. يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. ﴿ يٰٓاَرْضُ ﴾. ﴿ يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ ﴾. ﴿ يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا ﴾. ﴿ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ﴾. يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ. ﴿ يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴾. يَا زَيْدَبْنَ عَمْرٍو.

⑪ ترکیب کریں: ﴿ يٰجِبَالُ ﴾. ﴿ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ ﴾. ﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴾. ﴿ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴾. ﴿ فِطْرَتَ اللّٰهِ ﴾۔

سبق :18

مفعول مطلق

وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو، جیسے: ﴿ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾ (النساء 164:4). اس میں ﴿ تَكْلِيْمًا ﴾ مفعول مطلق ہے۔

مفعول مطلق کے مقاصد یہ تین مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے:

① تاکید کے لیے ② بیانِ نوع کے لیے ③ بیانِ عدد کے لیے

① تاکید کے لیے: جو مذکورہ فعل کی تاکید کرے، جیسے: ﴿ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴾ (المزمل 8:73).

② بیانِ نوع کے لیے: جو مذکورہ فعل کی نوعیت بیان کرے، جیسے: ﴿ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴾ (الفجر 20:89).

③ بیانِ عدد کے لیے: جو مذکورہ فعل کی تعداد بیان کرے، جیسے: ﴿ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴾ (الأحزاب 41:33).

مفعول مطلق کے قائم مقام ہونے والے اسماء

چند ایسے اسماء ہیں جو مصدر نہیں ہوتے مگر مفعول مطلق کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں، جیسے: کُلٌّ ،بَعْضٌ، اسم اشارہ ،اسم عدد ،اسم آلہ اور صفت وغیرہ۔

① کُلٌّ: جب مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے: ﴿ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ﴾ (النسآء 129:4).

② بَعْضٌ: جب مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے: ﴿ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴾ (الحاقة 44:69).

③ اسم اشارہ: جب اس کا مشار الیہ مصدر ہو، جیسے: عَمِلْتُ هٰذَا الْعَمَلَ.

④ اسم عدد: جب اس کی تمیز مصدر ہو، جیسے: ﴿ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً ﴾ (النور 4:24).

⑤ اسم آلہ، جیسے: ضَرَبْتُهٗ عَصًا.

⑥ صفت: جس کا موصوف مصدر محذوف ہو، جیسے: ﴿ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا ﴾ (البقرة 35:2). أَيْ أَكْلًا رَّغَدًا.

⑦ ضمیر: جو مصدر کی طرف لوٹنے والی ہو، جیسے: ﴿ لَآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا ﴾ (المائدة 115:5)، أَيْ : لَا أُعَذِّبُ الْعَذَابَ.

فائدہ: کبھی اس کے عامل، یعنی فعل کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ فَضَرْبَ الرِّقَابِ ﴾ (محمد 4:47)، ﴿ شُكْرًا ﴾ (سبا 13:34)، حَمْدًا، ﴿ سُبْحٰنَ اللّٰهِ ﴾ (یوسف 108:12) ﴿ مَعَاذَ اللّٰهِ ﴾ (یوسف 23:12)، خَيْرَ مَقْدَمٍ، أَيْضًا۔ [1]

سوالات

① مفعول مطلق کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بیان کریں۔ ② وہ کون سے اسم ہیں جو مصدر نہیں ہوتے مگر مفعول مطلق بن جاتے ہیں۔

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں مفعول مطلق پہچانیں:

﴿ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجٰهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ﴾ . ﴿ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ . ﴿ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴾ . ﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴾ . ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾ . ﴿ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴾ . ﴿ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ﴾ . ﴿ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴾ . ﴿ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴾ . ﴿ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴾ .

④ ترکیب کریں: ﴿ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (الأحزاب 71:33)، ﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا ﴾ (آل عمرٰن 41:3) سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

[1] ﴿ فَضَرْبَ الرِّقَابِ ﴾ اصل میں فَاضْرِبُوا ضَرْبَ الرِّقَابِ تھا۔ شُكْرًا اصل میں أَشْكُرُكَ شُكْرًا یا شَكَرْتُكَ شُكْرًا تھا۔ حَمْدًا اصل میں حَمِدْتُكَ حَمْدًا تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اصل میں أُسَبِّحُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تھا۔ مَعَاذَاللّٰهِ اصل میں أَعُوذُ مَعَاذَاللّٰهِ تھا۔ خَيْرَ مَقْدَمٍ اصل میں قَدِمْتَ قُدُومًا خَيْرَ مَقْدَمٍ تھا۔ أَيْضًا اصل میں اٰضَ أَيْضًا تھا۔

سبق :19

مفعول فیہ

وہ اسم زمان یا مکان جس میں مذکورہ فعل واقع ہو، جیسے: ﴿سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا﴾ (القمر 26:54). اس میں ﴿غَدًا﴾ مفعول فیہ ہے۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

مفعول فیہ کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① ظرف زمان ② ظرف مکان

ظرف زمان وہ اسم ہے جس میں وقت کے معنی ہوں، جیسے: يَوْمٌ، لَيْلَةٌ، غُدْوَةٌ، بُكْرَةٌ، عَشِيَّةٌ، سَحَرٌ، غَدًا، أَمْسِ، صَبَاحًا، مَسَاءً، أَبَدًا، أَمَدًا، حِينًا وغیرہ۔

اس کی دو صورتیں ہیں: ① مبہم ② محدود

① ظرف زمان مبہم: وہ ہے جس کی حد معین نہ ہو، مثلاً: وَقْتٌ، زَمَانٌ، دَهْرٌ، حِينٌ، جیسے: ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ (النسآء 57:4).

② ظرف زمان محدود: وہ ہے جس کی حد معین ہو، مثلاً: يَوْمٌ، لَيْلٌ، سَاعَةٌ، أُسْبُوعٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ، جیسے: ﴿اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا﴾ (بني إسراء يل 1:17)۔

فائدہ: ظرف زمان خواہ مبہم ہو یا محدود اس میں "فی" مقدر ہوتا ہے،[1] جیسے: جَاءَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

ظرف مکان وہ ہے جس میں جگہ کے معنی ہوں، جیسے: أَمَامَ، خَلْفُ، قُدَّامُ، وَرَاءَ، فَوْقُ، تَحْتُ، عِنْدَ، مَعَ، إِزَاءَ، حِذَاءَ، تِلْقَاءَ، مَسْجِدٌ، بَيْتٌ، سُوقٌ وغیرہ۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں: ① مبہم ② محدود

① ظرف مکان مبہم: وہ ہے جس کی حد معین نہ ہو، مثلاً: قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقُ، تَحْتُ وغیرہ، جیسے: ﴿اِذْ

[1] اگر فی مقدر نہ ہو تو وہ مفعول فیہ نہیں ہوگا، جیسے: جَاءَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسٰنِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (الدهر 1:76) میں ﴿حِيْنٌ﴾ ﴿اَتٰى﴾ کا فاعل ہے مفعول فیہ نہیں ہے۔ اور اگر فی مذکور ہو تو تب بھی مفعول فیہ نہیں ہوگا، جیسے: ﴿فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ﴾ (البلد 14:90). بلکہ اسے جار مجرور کہیں گے۔

﴿ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ (الفتح 48:18).

② ظرف مکان محدود: وہ ہے جس کی حد معین ہو، جیسے: مَسْجِدٌ، بَيْتٌ، سُوقٌ.

فائدہ: ظرف مکان مبہم میں ''فی'' مقدر اور ظرف مکان محدود میں ''فی'' مذکور ہوتا ہے، سوائے دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے، ان میں ''في'' کا حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ ﴾ (بني إسراء يل 17:7).[1]

فائدہ: اس کے عامل کو حذف کرنے کی دو صورتیں ہیں:

① جوازی: جب کوئی قرینہ پایا جائے تو اس کا عامل جوازی طور پر حذف ہو جاتا ہے، جیسے کوئی کہے: مَتٰى جِئْتَ؟ تو آپ کہیں: يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

② وجوبی: جب یہ صفت، خبر، حال یا صلہ واقع ہو تو اس کا عامل وجوبی طور حذف ہو جاتا ہے، جیسے: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، أَيْ جَائِزَةٌ بَعْدَ الصُّبْحِ.

سوالات

① مفعول فیہ کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بیان کریں۔ ② مفعول فیہ میں ''فی'' کب مذکور اور کب محذوف ہوتا ہے؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں مفعول فیہ پہچانیں:

﴿ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴾. ﴿ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾. ﴿ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ﴾. ﴿ وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ عِشَآءً ﴾. ﴿ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ﴾.

④ مندرجہ بالا مثالوں میں ظرف زمان و مکان کی تعیین کریں۔

⑤ ترکیب کریں: ﴿ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ﴾.

[1] اس کے بارے میں نحویوں کے درج ذیل موقف ہیں: ① یہ مفعول فیہ ہے (شاذ طور پر۔) ② یہ منصوب بنزع الخافض ہے، اصل میں وَلِيَدْخُلُوا فِي الْمَسْجِدِ تھا، حرف جر کو حذف کر کے اسم کو نصب دے دی۔ ③ تشبیہ بالمفعول بہ ہے۔ ④ مفعول بہ ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ دَخَلَ کبھی بنفسہ متعدی ہوتا ہے اور کبھی حرف جر کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔

سبق : 20

مفعول لہ (مفعول لِأَجْلِہٖ)

① وہ مصدر ہے جس کے واسطے مذکورہ فعل واقع ہو۔

② وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کی علت اور سبب بیان کرے، جیسے: ﴿ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾ (السجدة 16:32)۔ اس میں ﴿ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾ مفعول لہ ہے۔ [1]

سوالات

① مفعول لہ کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ اس سے پہلے کون سا حرف جر مقدر ہوتا ہے؟ ② مفعول مطلق اور مفعول لہ میں فرق واضح کریں۔

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں مفعول لہ پہچانیں:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللهِ ﴾. ﴿ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ﴾. ﴿ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا ﴾. مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا. ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ﴾.

④ ترکیب کریں: ﴿ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا ﴾. فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ، طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِينِ.

[1] مفعول لہ سے پہلے لام جارہ مقدر ہوتا ہے۔ اس کی دو شرطیں ہیں: ① وہ مصدر ہو ② مصدر اور فاعل کا زمانہ ایک ہو۔ اگر وہ مصدر نہ ہو یا اس کا اور فاعل کا زمانہ ایک نہ ہو تو لام ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ (البقرة 29:2)، ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ ﴾ (بني إسرآءيل 78:17).

سبق : 21

مفعول معہ

وہ اسم منصوب ہے جو واوٗ بمعنی مَعَ کے بعد آئے، جیسے: ﴿ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَ شُرَكَآءَكُمۡ ﴾ (یونس10:71)[1]
اس میں ﴿ شُرَكَآءَكُمۡ ﴾ مفعول معہ ہے۔ ﴿ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَهٗ وَالطَّیۡرَ ﴾ (سبا 34:10) اس میں ﴿ وَالطَّیۡرَ ﴾
مفعول معہ ہے۔

سوالات

① مفعول معہ کی تعریف کریں اور اس کی مثال دیں۔ ② مفاعیل خمسہ سے کیا مراد ہے؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں مفعول معہ پہچانیں:

جِئْتُ وَخَالِدًا. كَفَاكَ وَ زَيْدًا دِرْهَمٌ. جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ.

④ درج ذیل مثالوں میں سے مفاعیل خمسہ الگ الگ کریں:

﴿ لَا تَقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ ﴾. ﴿ یٰحَسۡرَةً عَلَی الۡعِبَادِ ﴾. غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. أَنْبَتَ نَبَاتًا، صُمْتُ دَهْرًا، ضَرَبْتُهٗ تَأْدِيبًا، جِئْتُ وَزَيْدًا.

⑤ ترکیب کریں: سِرْتُ وَالنِّيلَ.

[1] ”لہٰذا تم اپنے شریکوں کے ساتھ متفقہ فیصلہ کرلو اپنے معاملے کا۔“

سبق: 22

حال

وہ اسم منصوب ہے جو اسم کی حالت بیان کرے، اسم خواہ فاعل یا مفعول بہ یا کوئی اور ہو۔ جس اسم کی حالت بیان کی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں، جیسے: ﴿ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ﴾ (الأعراف 143:7) اس میں ﴿ مُوْسٰى ﴾ ذوالحال اور ﴿ صَعِقًا ﴾ حال ہے۔ ﴿ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ (الأحزاب 45:33) اس میں ضمیر مفعول بہ ذوالحال اور ﴿ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ حال ہے۔ لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ اس میں تُ ضمیر فاعل اور زَيْدًا مفعول بہ دونوں ذوالحال اور رَاكِبَيْنِ دونوں سے حال ہے۔ حال مبتدا، خبر، مضاف الیہ، جار مجرور وغیرہ کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: هَذَا زَيْدٌ قَائِمًا، سِرْتُ فِي اللَّيْلِ مُظْلِمًا، هَذِهِ شَمْسٌ طَالِعَةً وغیرہ۔

ذوالحال اور حال کے احکام تعریف و تنکیر کے اعتبار سے ذوالحال اکثر معرفہ اور حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴾ (النسآء 28:4).

ذوالحال کبھی نکرہ مخصوصہ بھی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴾ (حٰمٓ السجدۃ 10:41).

نوٹ: حال جب معرفہ ہو تو اس کو نکرہ کی تاویل میں کیا جاتا ہے، جیسے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَيْ مُنْفَرِدًا.

حال کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد ② جملہ

① مفرد: یہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں ذوالحال کے موافق ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ

فائدہ: درج ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ بھی ہوتا ہے:

① جب ذوالحال حال سے مؤخر ہو، جیسے: رَأَيْتُ رَاكِبًا رَجُلًا.

② ذوالحال سے پہلے حرف نفی یا استفہام ہو، جیسے: ﴿ وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴾ (الشعرآء 208:26).

③ جب حال سے پہلے واو ہو، جیسے: ﴿ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ﴾ (البقرة 259:2).

مَرَحًا ﴾ (لقمان18:31).

② جملہ: جب حال جملہ ہو تو اس میں رابط کا ہونا ضروری ہے۔ جملہ کبھی اسمیہ ہوتا ہے اور کبھی فعلیہ، جب جملہ اسمیہ ہو تو اس میں واوَ یا ضمیر یا دونوں ہوتی ہیں، جیسے: ﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾ (النسآء 43:4)، كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ﴿ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ﴾ (البقرة 36:2). جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل ماضی ہو تو اس میں واوَ اور ضمیر دونوں یا دونوں میں سے ایک چیز ہوتی ہے اور اس سے پہلے "قَدْ" کا آنا ضروری ہے، اگر ظاہر نہ ہو تو مقدر ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُهُ۔ جب فعل مضارع ہو تو منفی ہونے کی صورت میں واوَ اور ضمیر دونوں یا دونوں میں سے ایک اور اگر مثبت ہو تو صرف ضمیر ہوتی ہے، جیسے: ﴿ وَجَآءُوْ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴾ (یوسف 16:12).

سوالات

① حال کی تعریف کریں اور اس کی دو مثالیں دیں۔ ② حال نکرہ ہوتا ہے یا معرفہ؟ ③ جب ذوالحال نکرہ ہو تو اس کے لیے کیا ضروری ہے؟ ④ جب حال جملہ ہو تو اس میں رابط کونسی چیز ہوتی ہے؟

تمرین

⑤ درج ذیل مثالوں میں حال اور ذوالحال پہچانیں:

﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ﴾. ﴿ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ﴾. ﴿ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ ﴾. ﴿ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا ﴾. ﴿ وَيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴾. ﴿ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

فائدہ: کبھی ذوالحال مضاف الیہ ہوتا ہے: ① جب مضاف مضاف الیہ کا جز ہو، جیسے: ﴿ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا ﴾ (الحجرات 12:49). ② جب مضاف کی جگہ مضاف الیہ کا آنا درست ہو، جیسے: ﴿ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ (النحل 123:16). ③ مضاف حال میں عامل ہو، جیسے: ﴿ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ﴾ (یونس 4:10).

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ﴾. ﴿ يَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴾. ﴿ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللهِ أَفْوَاجًا ﴾. ﴿ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتًا ﴾. ﴿ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا ﴾. ﴿ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴾.

⑥ ترکیب کریں : ﴿ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ﴾. ﴿ رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبٰنَ ﴾. ﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ﴾.

سبق : 23

تمیز

وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کی ذات سے ابہام کو دور کرے۔جس چیز سے ابہام کو دور کیا جائے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں، جیسے: ﴿ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ﴾ (یوسف 12:4) اس میں ﴿ اَحَدَ عَشَرَ ﴾ ممیّز اور ﴿ كَوْكَبًا ﴾ تمیز ہے۔

مُمَیَّز کی اقسام: تمیز درج ذیل چیزوں سے ابہام دور کرتی ہے: ① مفرد سے ② نسبت سے

مفرد اس کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد مقدار ② مفرد غیر مقدار

① مفرد مقدار: اس سے مراد درج ذیل چیزیں ہیں: ⊙ عدد، جیسے: ﴿ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً ﴾ (ص 38:23)، ⊙ وزن، جیسے: ﴿ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾ (الزلزال 99:7) ⊙ کیل، جیسے: عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا ⊙ مساحت، جیسے: عِنْدِي جَرِيبٌ أَرْضًا. ⊙ مقیاس، جیسے: عِنْدِي ذِرَاعٌ ثَوْبًا.

② مفرد غیر مقدار فرع تمیز ہو، جیسے: هٰذَا خَاتَمٌ فِضَّةً، وَسَاعَةٌ ذَهَبًا. قائم مقام مقدار، جیسے: لَنَا مِثْلُ مَالِكُمْ خَيْلًا ﴿ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴾ (الکهف 18:109).

نسبت اس سے مراد تین چیزیں ہیں:

⊙ جملے کی نسبت سے، جیسے: ﴿ وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا ﴾ (القمر 54:12).

⊙ اسم تفضیل کی نسبت سے، جیسے: ﴿ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ﴾ (الکهف 18:34).

فائدہ: جب تمیز مفرد سے ابہام دور کرے اس وقت ممیّز ملفوظ ہوتا ہے اور جب نسبت سے ابہام دور کرے اس وقت ممیّز ملحوظ ہوتا ہے۔

فائدہ: جب تمیز مفرد سے ابہام دور کرے تو اس کا عامل ناصب وہی مفرد ہوتا ہے، اور جب نسبت سے ابہام دور کرے تو اس کا ناصب ماقبل عامل ہوتا ہے۔

فائدہ: تمیز کو کبھی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور پڑھنا بھی جائز ہے، جیسے: هٰذَا خَاتَمُ فِضَّةٍ.

⊙ مصدر کی نسبت سے، جیسے: ﴿ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا ﴾ (آل عمرٰن 91:3).

فائدہ: حال اور تمیز میں فرق: ① حال صفت وحالت کے ابہام کو دور کرتا ہے جبکہ تمیز ذات کے ابہام کو دور کرتی ہے۔ ② تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے جبکہ حال جملہ بھی ہوتا ہے۔

سوالات

① تمیز کی تعریف کریں اور دو مثالیں دیں۔ ② تمیز کن چیزوں سے ابہام دور کرتی ہے؟ ③ مفرد مقدار سے کیا کچھ مراد ہے؟ ④ جب تمیز نسبت سے ابہام دور کرے تو اس میں مُمَیَّز کونسا ہوتا ہے؟

تمرین

⑤ درج ذیل مثالوں میں مَمَیَّز اور تمیز پہچانیں:

﴿ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴾. رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا. عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زَبَدًا. عِنْدِي جَرِيبٌ أَرْضًا. اِشْتَرَيْتُ رِطْلًا زَيْتًا. ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا ﴾. عِنْدِي مَنَوَانِ عَسْلًا. ﴿ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا ﴾. ﴿ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴾.

⑥ ترکیب کریں: ﴿ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴾. ﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ﴾. زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا.

سبق : 24

اسمائے اعداد کا بیان

عدد: اس کا لفظی معنی گنتی، شمار ہے۔

اسم عدد سے مراد وہ اسم ہے جس کے ذریعے سے کسی چیز کو شمار کیا جائے۔ جس چیز کو شمار کیا جائے اسے معدود کہتے ہیں۔ نحو کی اصطلاح میں ممیّز اور تمیز کہتے ہیں، جیسے: ﴿رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ (یوسف 4:12) میں ﴿اَحَدَ عَشَرَ﴾ ممیّز اور ﴿كَوْكَبًا﴾ تمیز ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① اسم عدد ذاتی ② اسم عدد صفاتی

① اسم عدد ذاتی: وہ عدد ہے جو کسی چیز کے افراد کی تعداد پر دلالت کرے، جیسے: ثَلَاثَةٌ (تین۔)

اسمائے اعداد تذکیر و تانیث کے اعتبار سے

① وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ ہمیشہ قیاس کے مطابق آتے ہیں، یعنی معدود مذکر کے لیے مذکر اور معدود مؤنث کے لیے مؤنث، جیسے: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (البقرة 163:2)، ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (النسآء 1:4).

② ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک ہمیشہ خلاف قیاس آتے ہیں، یعنی معدود مذکر کے لیے مؤنث اور معدود مؤنث کے لیے مذکر، جیسے: ﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ﴾ (الحاقة 7:69).

③ عَشَرٌ جب اکیلا ہو تو خلافِ قیاس آتا ہے، جیسے: ﴿عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ﴾ (المآئدة 89:5)، ﴿بِعَشْرِ سُوَرٍ﴾ (هود 13:11)، جب مرکب ہو تو قیاس کے مطابق آتا ہے، جیسے: ﴿اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ (یوسف 4:12)، ﴿اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا﴾ (البقرة 60:2).

فائدہ: جب عَشَرٌ کی تمیز مذکر ہو تو اس کی ''ش'' مفتوح اور جب تمیز مؤنث ہو تو ''ش'' ساکن ہوتا ہے۔

④ عقود (دہائیاں) تذکیر و تانیث میں برابر ہوتی ہیں، یعنی مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی طرح آتی ہیں، جیسے: ﴿ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الأحقاف 15:46)، ﴿ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً﴾ (الأعراف 142:7).

⑤ مِائَةٌ اور أَلْفٌ تذکیروتانیث میں برابر ہوتے ہیں، یعنی مذکر، مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی طرح آتے ہیں، جیسے: ﴿مِائَةَ عَامٍ﴾ (البقرة 259:2)، ﴿مِائَةُ حَبَّةٍ﴾ (البقرة 261:2)، ﴿أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر 3:97)، ﴿أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (البقرة 96:2).

اسمائے اعداد کی تمیز

یہ تین طرح آتی ہے:

① جمع مجرور: یہ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اسمائے عدد کی آتی ہے۔[1]

② مفرد منصوب: یہ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ تک آتی ہے۔

③ مفرد مجرور: یہ مِائَةٌ اور أَلْفٌ کی آتی ہے۔

وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ جب اکیلے ہوں تو ان کے ساتھ تمیز نہیں آتی کیونکہ ان میں تمیز کا معنی موجود ہوتا ہے۔

فائدہ: اصولی عدد بارہ ہیں وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک، مِائَةٌ اور أَلْفٌ. ان کو ترکیب دینے سے باقی گنتی بنائی جاتی ہے۔

اسم عدد ذاتی کا استعمال

استعمال کے اعتبار سے اس کی پانچ صورتیں ہیں: ① مفرد: وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک۔ ② مرکب: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ ③ عقود (دہائیاں): عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک۔ ④ معطوف: وَاحِدٌ وَّعِشْرُونَ سے تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُونَ تک۔ ⑤ مِائَةٌ وَأَلْفٌ.

مفرد کا استعمال

رقم	مذکر	مؤنث	رقم	مذکر	مؤنث
1	طَالِبٌ وَّاحِدٌ	طَالِبَةٌ وَّاحِدَةٌ	6	سِتَّةُ طُلَّابٍ	سِتُّ طَالِبَاتٍ
2	طَالِبَانِ اثْنَانِ	طَالِبَتَانِ اثْنَتَانِ ثِنْتَانِ	7	سَبْعَةُ طُلَّابٍ	سَبْعُ طَالِبَاتٍ
3	ثَلَاثَةُ طُلَّابٍ	ثَلَاثُ طَالِبَاتٍ	8	ثَمَانِيَةُ طُلَّابٍ	ثَمَانِي طَالِبَاتٍ
4	أَرْبَعَةُ طُلَّابٍ	أَرْبَعُ طَالِبَاتٍ	9	تِسْعَةُ طُلَّابٍ	تِسْعُ طَالِبَاتٍ
5	خَمْسَةُ طُلَّابٍ	خَمْسُ طَالِبَاتٍ	10	عَشَرَةُ طُلَّابٍ	عَشْرُ طَالِبَاتٍ

[1] ثَلَاثَةٌ سے تِسْعَةٌ کے بعد مِائَةٌ آئے تو وہ مفرد مجرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿ثَلٰثَ مِائَةٍ﴾ (الکھف 25:18).

مرکب کا استعمال

رقم	مذکر	مؤنث	رقم	مذکر	مؤنث
11	أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا	إِحْدٰى عَشْرَةَ طَالِبَةً	16	سِتَّةَ عَشَرَ طَالِبًا	سِتَّ عَشْرَةَ طَالِبَةً
12	اِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا	اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً	17	سَبْعَةَ عَشَرَ طَالِبًا	سَبْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً
13	ثَلاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا	ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً	18	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالِبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَالِبَةً
14	أَرْبَعَةَعَشَرَ طَالِبًا	أَرْبَعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً	19	تِسْعَةَ عَشَرَ طَالِبًا	تِسْعَ عَشْرَةَ طَالِبَةً
15	خَمْسَةَ عَشَرَ طَالِبًا	خَمْسَ عَشْرَةَ طَالِبَةً		....	....

عقود کا استعمال

رقم	مذکر	مؤنث	رقم	مذکر	مؤنث
20	عِشْرُونَ طَالِبًا	عِشْرُونَ طَالِبَةً	60	سِتُّونَ طَالِبًا	سِتُّونَ طَالِبَةً
30	ثَلاثُونَ طَالِبًا	ثَلاثُونَ طَالِبَةً	70	سَبْعُونَ طَالِبًا	سَبْعُونَ طَالِبَةً
40	أَرْبَعُونَ طَالِبًا	أَرْبَعُونَ طَالِبَةً	80	ثَمَانُونَ طَالِبًا	ثَمَانُونَ طَالِبَةً
50	خَمْسُونَ طَالِبًا	خَمْسُونَ طَالِبَةً	90	تِسْعُونَ طَالِبًا	تِسْعُونَ طَالِبَةً

معطوف کا استعمال

رقم	مذکر	مؤنث	رقم	مذکر	مؤنث
21	وَاحِدٌوَّعِشْرُونَ طَالِبًا	وَاِحْدٰى وَعِشْرُونَ طَالِبَةً	26	سِتَّةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	سِتٌّ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً
22	اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ طَالِبًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ طَالِبَةً	27	سَبْعَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	سَبْعٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً

23	ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	ثَلَاثٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً	28	ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	ثَمَانٍ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً
24	أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	أَرْبَعٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً	29	تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً
25	خَمْسَةٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبًا	خَمْسٌ وَّعِشْرُونَ طَالِبَةً		....	....

مِائَةٌ وَّأَلْفٌ کا استعمال

رقم	مذکر	مؤنث	رقم	مذکر	مؤنث
۱۰۰	مِائَةُ طَالِبٍ	مِائَةُ طَالِبَةٍ	۱۰۰۰	أَلْفُ طَالِبٍ	أَلْفُ طَالِبَةٍ
۲۰۰	مِائَتَا طَالِبٍ	مِائَتَا طَالِبَةٍ	۲۰۰۰	أَلْفَا طَالِبٍ	أَلْفَا طَالِبَةٍ
۳۰۰	ثَلَاثُمِائَةِ طَالِبٍ	ثَلَاثُمِائَةِ طَالِبَةٍ	۳۰۰۰	ثَلَاثَةُ آلَافِ طَالِبٍ	ثَلَاثَةُ آلَافِ طَالِبَةٍ
۹۰۰	تِسْعُمِائَةِ طَالِبٍ	تِسْعُمِائَةِ طَالِبَةٍ	۹۰۰۰	تِسْعَةُ آلَافِ طَالِبٍ	تِسْعَةُ آلَافِ طَالِبَةٍ

رقم	مذکر ومؤنث	رقم	مذکر ومؤنث
10,000	عَشَرَةُ آلَافِ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ	100,000	مِائَةُ أَلْفِ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ
20,000	عِشْرُونَ أَلْفَ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ	200,000	مِائَتَا أَلْفِ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ
90,000	تِسْعُونَ أَلْفَ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ	900,000	تِسْعُمِائَةِ أَلْفِ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ

رقم	مذکر ومؤنث	رقم	مذکر ومؤنث
10,00,000 (دس لاکھ)	مِلْيُونَ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ	10,00,00,000 (دس کروڑ)	بِلْيُونَ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ

1,00,00,00,000 (ایک ارب)	مِلْیَارُ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ		

② اسم عدد صفاتی: وہ عدد ہے جو کسی چیز کے افراد کی ترتیب پر دلالت کرے، جیسے: ثَالِثٌ، رَابِعٌ، خَامِسٌ.

فائدہ: اسم عدد وصفی (مفرد، مرکب، معطوف) تذکیر و تانیث میں معدود کے مطابق آتا ہے، اَلْعُقُودُ، اَلْمِائَةُ وَ الْأَلْفُ معدود مذکر اور مؤنث کے لیے ایک ہی طرح آتے ہیں۔

مفرد (اوّل سے عاشر تک)

مذکر	معنی	مؤنث	معنی
اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ	پہلا سبق	اَلدَّرَجَةُ الْأُوْلٰی	پہلا درجہ
اَلدَّرْسُ الثَّانِي	دوسرا سبق	اَلدَّرَجَةُ الثَّانِیَةُ	دوسرا درجہ
اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ	تیسرا سبق	اَلدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ	تیسرا درجہ
اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ	چوتھا سبق	اَلدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ	چوتھا درجہ
اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ	پانچواں سبق	اَلدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ	پانچواں درجہ
اَلدَّرْسُ السَّادِسُ	چھٹا سبق	اَلدَّرَجَةُ السَّادِسَةُ	چھٹا درجہ
اَلدَّرْسُ السَّابِعُ	ساتواں سبق	اَلدَّرَجَةُ السَّابِعَةُ	ساتواں درجہ
اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ	آٹھواں سبق	اَلدَّرَجَةُ الثَّامِنَةُ	آٹھواں درجہ
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ	نوواں سبق	اَلدَّرَجَةُ التَّاسِعَةُ	نوواں درجہ
اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ	دسواں سبق	اَلدَّرَجَةُ الْعَاشِرَةُ	دسواں درجہ

مرکب (اَلْحَادِي عَشَرَ سے اَلتَّاسِعَ عَشَرَ تک)

مذکر	مؤنث	معنی
اَلدَّرْسُ الْحَادِيَ عَشَرَ	اَلدَّرَجَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ	گیارھواں
اَلدَّرْسُ الثَّانِيَ عَشَرَ	اَلدَّرَجَةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ	بارھواں
اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ	اَلدَّرَجَةُ الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ	تیرھواں
اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ	اَلدَّرَجَةُ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ	چودھواں
اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ	اَلدَّرَجَةُ الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ	پندرھواں

عقود (عِشْرُونَ تا تِسْعُونَ)

مذکر	مؤنث	معنی
اَلدَّرْسُ الْعِشْرُونَ	اَلدَّرَجَةُ الْعِشْرُونَ	بیسواں درجہ
اَلدَّرْسُ التِّسْعُونَ	اَلدَّرَجَةُ التِّسْعُونَ	نوے واں درجہ

معطوف (اَلْحَادِي وَعِشْرُونَ سے اَلتَّاسِعٌ وَّ تِسْعُونَ تک)

مذکر	معنی	مؤنث	معنی
اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ	اکیسواں سبق	اَلدَّرَجَةُ الْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُونَ	اکیسواں درجہ
اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ	بائیسواں سبق	اَلدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ	بائیسواں درجہ
اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ	انتیسواں سبق	اَلدَّرَجَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُونَ	انتیسواں درجہ

اَلْمِائَةُ وَالْأَلْفُ

معنی	مؤنث	معنی	مذکر
سوواں درجہ	اَلدَّرَجَةُ الْمِائَةُ	سوواں سبق	اَلدَّرْسُ الْمِائَةُ
ہزارواں درجہ	اَلدَّرَجَةُ الْأَلْفُ	ہزارواں سبق	اَلدَّرْسُ الْأَلْفُ

فائدہ: اسم عدد کسری: وہ ہے جو کسی چیز کے نصف، تہائی وغیرہ پر دلالت کرے۔ یہ نصف کے علاوہ ایک تہائی سے دسویں حصے تک فُعُلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور تذکیر وتانیث میں برابر ہوتے ہیں: نِصْفٌ (1/2) ثُلُثٌ (1/3) رُبُعٌ (1/4) خُمُسٌ (1/5) سُدُسٌ (1/6) سُبُعٌ (1/7) ثُمُنٌ (1/8) تُسُعٌ (1/9) عُشُرٌ (1/10) اس کے بعد اسم عدد کے ساتھ لفظ جُزْءٌ استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: جُزْءٌ مِّنْ أَحَدَ عَشَرَ وغیرہ۔

سوالات

① اسم عدد ذاتی اور صفاتی میں کیا فرق ہے؟ ② وہ کون سے اعداد ہیں جن کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے؟ ③ وہ کون سے اعداد ہیں جن کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے؟ ④ وہ کون سے اعداد ہیں جن کی تمیز جمع مجرور ہوتی ہے؟ ⑤ خلافِ قیاس اور بمطابق قیاس آنے والے اعداد بتائیں۔ ⑥ عَشَرٌ قیاس کے مطابق آتا ہے یا خلاف قیاس، نیز یہ بتائیں کہ عَشَرٌ کی شین کب مفتوح اور کب ساکن ہوتی ہے؟ ⑦ اسم عدد صفاتی قیاس کے مطابق آتے ہیں یا خلاف قیاس؟ ⑧ اسم عدد کسری کا وزن اور تذکیر وتانیث میں اس کا فرق بیان کریں؟

تمرین

⑨ درج ذیل اسمائے عدد کی مناسب تمیز لائیں: خَمْسٌ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ، سِتَّ عَشْرَةَ، أَرْبَعُونَ، مِائَةٌ، تِسْعَةٌ.

⑩ درج ذیل اسمائے عدد کو عربی میں لکھیں: 8 قلم، 165 کتابیں، 2 سکول، 17 طالب علم، 1302 روپے۔

⑪ درج ذیل مثالوں سے ممیز اور تمیز پہچانیں: عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا. ﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴾. ﴿ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ ﴾. ﴿ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً ﴾.

نوٹ: اسم عدد کسری فُعُلٌ اور فُعْلٌ دونوں وزنوں پر آتا ہے۔

⑫ ترکیب کریں: ﴿ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا ﴾. ﴿ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا ﴾. ﴿ فَلَهَا النِّصْفُ ﴾.

⑭ خالی جگہ مناسب اعداد سے پر کریں:

⊙ لَهَا.................. أَبْوَابٍ.

⊙ .... بَقَرَاتٍ.

⑮ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک اعداد کی تمیز مفرد مجرور ہوتی ہے۔

⊙ تمام کسور میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں ہوتا۔

⊙ جب معدود عدد سے پہلے آئے تو یہ موصوف اور صفت کہلاتے ہیں۔

⊙ عَشَرٌ جب اکیلا ہو تو قیاس کے مطابق آتا ہے۔ ⊙ اسم عدد کسری فعل کے وزن پر آتے ہیں۔

⑯ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ خَمْسَةٌ کی تمیز ....آتی ہے: (مفرد مجرور، مفرد منصوب، جمع مجرور۔)

⊙ عَشَرٌ کی تمیز مؤنث ہو تو شین ....ہوتا ہے: (متحرک، ساکن، دونوں طرح۔)

⊙ اسم عدد صفاتی تذکیر وتانیث میں ہمیشہ ....ہوتے ہیں: (قیاس کے مطابق، خلاف قیاس، دونوں طرح۔)

⊙ جب ثَلَاثَةٌ کے بعد مِائَةٌ آئے تو وہ ....ہوتا ہے: (مجرور، منصوب، مرفوع۔)

⊙ وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ ....آتے ہیں: (تمیز کے ساتھ، تمیز کے بغیر، دونوں طرح۔)

⑰ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	ثَلَاثَةُ	أَلْفَ سَنَةٍ
②	مِائَةَ	وَاحِدَةٌ
③	خَمْسِينَ	جَلْدَةٍ
④	نَعْجَةٌ	اِثْنَيْنِ
⑤	إِلٰهَيْنِ	أَشْهُرٍ

سبق : 25

مستثنیٰ

لغوی معنی الگ کیا ہوا۔

اصطلاحی تعریف وہ اسم ہے جو ادات استثنا کے ذریعے سے ماقبل کے حکم سے خارج کیا جائے۔ جس سے خارج کیا گیا ہوا سے مستثنیٰ منہ اور جس کے ذریعے سے خارج کیا گیا ہوا سے ادات استثنا کہتے ہیں، جیسے: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (القصص 88:28) .اس میں ﴿كُلُّ شَيْءٍ﴾ مستثنیٰ منہ ﴿إِلَّا﴾ ادات استثنا اور ﴿وَجْهَهُ﴾ مستثنیٰ ہے۔

ادات استثنا درج ذیل ہیں: إِلَّا، غَيْرَ، سِوٰى، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَاعَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُونُ.

مُستثنیٰ کی اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

① مستثنیٰ متصل: وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو، جیسے: ﴿قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (المزمل 2:73). اس میں ﴿الَّيْلَ﴾ مستثنیٰ منہ اور ﴿قَلِيلًا﴾ مستثنیٰ ہے جو ﴿الَّيْلَ﴾ کی جنس سے ہے۔

② مستثنیٰ منقطع: وہ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو، جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ إِلَّا إِبْلِيْسَ﴾ (ص 38: 74,73). اس میں ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ مستثنیٰ منہ اور ﴿إِبْلِيْسَ﴾ مستثنیٰ ہے جو ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ کی جنس سے نہیں ہے۔

مستثنیٰ مُفرَّغ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ حذف ہو۔

مستثنیٰ غیر مُفرَّغ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔

کلام مُوجَب وہ ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو، یعنی کلام مثبت ہو۔

کلام غیر مُوجَب وہ ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری ہو، یعنی کلام منفی ہو۔

مستثنیٰ کا اعراب مستثنیٰ کی درج ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

①مستثنٰی بِإِلَّا ②مستثنٰی بِلَيْسَ، لَا يَكُونُ، مَاخَلَا، مَاعَدَا ③مستثنٰی بِغَيْر، سِوٰى، سَوَاءَ

④مستثنی بِخَلَا، عَدَا، حَاشَا

① مستثنیٰ بِاِلَّا: اس کا اعراب تین طرح آتا ہے: ① منصوب ② منصوب اور بدل ③ عامل کے مطابق

منصوب

① جب کلام مثبت تام ہو، مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو یا بعد میں، جیسے: یَنْجَحُ التَّلَامِیذُ إِلَّا الْکَسُولَ، یَنْجَحُ إِلَّا الْکَسُولَ التَّلَامِیْذُ.

② جب کلام منفی تام ہو اور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے مقدم ہو، جیسے: مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَیْدًا الْقَوْمُ.

منصوب اور بدل جب کلام منفی تام ہو، جیسے: مَاجَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا عَلِيٌّ، وَإِلَّا عَلِیًّا ﴿ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ﴾ قرآن میں یہ آیت اسی قبیل سے ہے ایک قراءت میں اِمْرَأَتُكَ بنابر بدلیت مرفوع بھی پڑھا گیا ہے۔

عامل کے مطابق جب کلام منفی ناقص ہو، یعنی کلام منفی ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: لَاتُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ.

② مستثنیٰ بِلَیْسَ، لَایَکُونُ، مَاخَلَا، مَاعَدَا ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے:

أَلَاكُلُّ شَيْءٍ مَّاخَلَااللّٰهَ بَاطِلُ

(خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔)

③ مستثنیٰ بِغَیْرِ، سِوٰی، سَوَاءَ مجرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ﴾ (النّسآء 95:4).

فائدہ: غَیْرَ، سِوٰی اور سَوَاءَ کا اعراب مستثنیٰ بِاِلَّا والا ہوتا ہے، یعنی جو اعراب مستثنیٰ بِاِلَّا پر آتا تھا وہ ان پر آجاتا ہے اور مستثنیٰ مجرور ہو جاتا ہے۔

④ مستثنیٰ بِخَلَا، عَدَا، حَاشَا منصوب اور مجرور دونوں طرح ہوتا ہے،[1] جیسے: قَامَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًاأَوْزَیْدٍ.

[1] کیونکہ یہ بطور فعل اور حروف جارہ دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ: خَلَا اور عَدَا کے بعد مستثنیٰ اکثر منصوب اور کبھی مجرور ہوتا ہے جبکہ حَاشَا کے بعد اکثر مجرور اور کبھی منصوب ہوتا ہے۔

فائدہ: غَیْرَ کی اصل وضع تو صفت کے لیے ہے مگر کبھی استثنا کے لیے بھی آتا ہے۔ اسی طرح إِلَّا کی اصل وضع استثنا کے لیے ہے مگر کبھی صفت کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

سوالات

① مستثنیٰ کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔ ② مستثنیٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟ ③ مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق کب آتا ہے؟ ④ مستثنیٰ کب مجرور ہوتا ہے؟⑤ کلام موجب اور غیر موجب میں کیا فرق ہے؟ ⑥ مستثنیٰ مُفرّغ اور غیر مفرّغ میں کیا فرق ہے؟⑦جب غَیْرَ استثنا کے لیے ہو تو اس پر کیا اعراب آتا ہے؟

تمرین

⑧ درج ذیل مثالوں میں سے مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ الگ الگ کریں:

﴿اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ○ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ﴾. ﴿فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ﴾. ﴿فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا﴾. ﴿فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا﴾. ﴿اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا﴾. ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾. ﴿فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾. ﴿وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾، ﴿وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ﴾.

⑨ ترکیب کریں: ﴿قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾. لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ إِلَّا اللّٰهُ.

⑩ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

⊙ الحمد لله على نعمه الظاهرة والباطنة قديما وحديثا.

⊙ أكرم بهم وارثا وموروثا.

⊙ حررته تحريرا بالغا.

⊙ والله أسأل أن لا يجعل ماعلمناه علينا وبالا.

⊙ سبحانه وتعالى.

① خالی جگہ پر کریں۔

⊙ جب فعل ماضی حال بنے تو اس سے پہلے.................... کا آنا ضروری ہے۔

⊙ حال ہمیشہ..................... ہوتا ہے۔

⊙ مستثنیٰ منقطع ہمیشہ..................... ہوتا ہے۔

⊙ تمیز ہمیشہ..................... ہوتی ہے۔

⊙ جب منادیٰ مضاف ہو تو وہ..................... ہوتا ہے۔

② دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ ظرف مکان محدود میں "فِي" مذکور ہوتا ہے۔

⊙ وہ مصدر جو مذکورہ فعل کی علت بیان کرے اسے مفعول مطلق کہتے ہیں۔

⊙ غیر کے بعد ہمیشہ اسم مجرور ہوتا ہے۔

⊙ منادیٰ جب مفرد معرفہ ہو تو منصوب ہوتا ہے۔

⊙ حرف نداء "یا" "أَدْعُو" فعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

③ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ خَلَا، عَدَا، حَاشَا.......... ہیں: (فعل، حرف، دونوں ہو سکتے ہیں۔)

⊙ وہ مصدر جو مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو اسے.......... کہتے ہیں: (مفعول مطلق، مفعول معہ، مفعول لہ۔)

⊙ وہ اسم نکرہ جو کسی چیز کی ذات سے ابہام دور کرے اسے.......... کہتے ہیں: (حال، تمیز، مفعول۔)

⊙ وہ اسم جو واؤ بمعنی مَعَ کے بعد آئے اسے.......... کہتے ہیں: (مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول فیہ۔)

④ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿ اِسْتَوْقَدَ نَارًا ﴾	مفعول مطلق
②	﴿ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا ﴾	حال
③	﴿ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ﴾	مفعول بہ
④	﴿ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴾	تمیز
⑤	﴿ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا ﴾	مفعول لہ

نواسخ جملہ کا بیان

نواسخ ناسخ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں: زائل کرنے والا، مٹانے والا اور ختم کرنے والا۔

ان سے مراد وہ افعال اور حروف ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا اور خبر کے حکم کو ختم کر کے اپنا حکم جاری کرتے ہیں۔اس وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ﴾ (البقرة 2:218). اس میں لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ مبتدا اور ﴿غَفُوْرٌ﴾ خبر ہے۔اور ﴿كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا﴾ (النّسآء 4:96). اس میں لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ ﴿كَانَ﴾ کا اسم اور ﴿غَفُوْرًا﴾ ﴿كَانَ﴾ کی خبر ہے۔كَانَ نے مبتدا اور خبر کے حکم کو ختم کر کے اپنا حکم جاری کر دیا ہے۔

نواسخ جملہ درج ذیل ہیں: ① افعال ناقصہ ② افعال مقاربہ ③ افعال قلوب ④ افعال تحویل ⑤ حروف مشبہ بالفعل ⑥ ما و لا مشابہ بلیس ⑦ لائے نفی جنس

سبق: 26

افعال ناقصہ

وہ افعال ہیں جو لازم ہونے کے باوجود صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی بھی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو ان کا اسم اور صفت کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ [1]

عمل یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

تعداد یہ تیرہ ہیں: كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَاانْفَكَّ، مَادَامَ اور لَيْسَ.

① کان: یہ اپنے اسم کے لیے خبر کو زمانۂ ماضی [2] میں ثابت کرنے کے لیے آتا ہے۔

کبھی كَانَ دوام واستمرار کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: ﴿كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النساء4:17) ، ﴿كَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ﴾ (النمل 27:48).

خصوصیّت کَانَ کَانَ کے مضارع مجزوم سے نون حذف کرنا جائز ہے جب وہ ضمیر منصوب یا ساکن کے ساتھ متصل نہ ہو، جیسے: ﴿وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا﴾ (مریم 19:20) اصل میں لَمْ أَكُنْ تھا۔ اگر وہ ضمیر منصوب یا ساکن کے ساتھ متصل ہو تو نون حذف نہیں ہوگا، جیسے: إِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (البيّنة 98:1).

پہلی مثال میں وہ ضمیر منصوب اور دوسری میں ساکن سے متصل ہے۔

② صَارَ: یہ اسم کی حالت یا صفت کی تبدیلی کے لیے آتا ہے، جیسے: صَارَ الطِّينُ خَزْفاً (مٹی ٹھیکرا بن گئی۔)

[1] ان کے اسم کے تمام احکام فاعل والے اور خبر کے تمام احکام مبتدا کی خبر والے ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کی خبر منصوب ہوتی ہے۔

[2] کَانَ کبھی حال اور استقبال کے لیے بھی آتا ہے۔ حال کے لیے، جیسے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ﴾ (آل عمران 3:110). اور استقبال کے لیے، جیسے: ﴿وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا﴾ (الدهر 76:7).

صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا۔)

نوٹ: درج ذیل افعال بھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں: آضَ، رَجَعَ، اِسْتِحَالَ، عَادَ، اِرْتَدَّ، تَحَوَّلَ، غَدَا، رَاحَ، اِنْقَلَبَ، تَبَدَّلَ وغیرہ۔

③④⑤ أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى: یہ تینوں مضمون جملہ [1] کو اپنے اپنے وقت (صبح، شام، چاشت) کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں، جیسے: ﴿فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا﴾ (القصص 18:28)، أَمْسَى الطِّفْلُ بَاكِيًا (بچہ شام کے وقت رویا)، أَضْحٰى زَيْدٌ آكِلًا (زید نے چاشت کے وقت کھانا کھایا۔)

⑥⑦ ظَلَّ، بَاتَ: یہ دونوں مضمون جملہ کو اپنے اپنے وقت (دن اور رات) کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں، جیسے: ظَلَّ قَاسِمٌ بَاكِيًا (قاسم تمام دن روتا رہا)، بَاتَ أَفْضَلُ نَائِمًا (افضل تمام رات سویا رہا۔)

فائدہ: مذکورہ بالا چھ فعل کبھی صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، اس وقت صرف تبدیلیٔ حالت مقصود ہوتی ہے، وقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جیسے: ﴿وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ 2:34)، ﴿فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا﴾ (آل عمرٰن 3:103)، ﴿ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا﴾ (النحل 16:58).

⑧⑨⑩⑪ مَازَالَ [2]، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ: یہ خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں۔ ان کے شروع میں حرف نفی لفظًا یا تقدیرًا آنا ضروری ہے، جیسے: ﴿لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ﴾ (ھود 11:118)، ﴿لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ﴾ (طٰہٰ 20:91)، ﴿قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ﴾ [3] (یوسف 12:85).

⑫ مَادَامَ: یہ کسی کام کا وقت متعین کرنے کے لیے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو، اسی لیے یہ ہمیشہ سابقہ جملے کا محتاج ہوتا ہے اس کے شروع میں مَا مصدریہ ظرفیہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم 19:31)، أَيْ مُدَّةَ دَوَامِي حَيًّا.

⑬ لَيْسَ [4]: یہ مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے۔ جب اس کی خبر پر باء زائدہ آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے، جیسے:

[1] مضمون جملہ، یعنی جملے کا مفہوم نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ اسمیہ میں خبر کا مصدر نکال کر مبتدا کی طرف مضاف کر دیں، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ سے قِيَامُ زَيْدٍ اور جملہ فعلیہ میں فعل کا مصدر فاعل کی طرف مضاف کر دیں، جیسے: قَامَ زَيْدٌ سے قِيَامُ زَيْدٍ.

[2] جب اس کا مضارع يَزَالُ ہو تو ناقصہ اور جب اس کا مضارع يَزُوْلُ (زائل ہونا) ہو تو یہ تامّہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا﴾ (فاطر 35:41). [3] اس مثال میں ﴿تَفْتَؤُا﴾ سے پہلے لا حرف نفی محذوف ہے۔

[4] لَيْسَ اصل میں لَيِسَ تھا۔ کثرت استعمال کی وجہ سے لَيْسَ ہو گیا۔

﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر 39:36).

سوالات

① افعال ناقصہ کی تعریف کریں اور ان کا عمل بتائیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ وہ کون کون سے ہیں؟

② کَانَ کے استعمال کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔

③ وہ کون سے افعال ہیں جو صَارَ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔

④ افعال ناقصہ میں سے کون سے افعال تامّہ بھی استعمال ہوتے ہیں؟

⑤ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا کو پورا جملہ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

فائدہ: افعال ناقصہ سوائے مَازَالَ، مَافَتِیَٔ اور لَيْسَ کے تامّہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اس وقت یہ صرف فاعل پر پورے ہوجاتے ہیں اور درج ذیل معانی کے لیے آتے ہیں:

کَانَ بمعنی وُجِدَ، حَصَلَ، ثَبَتَ، جیسے: ﴿ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ (یٰس 36:82).

صَارَ بمعنی اِنْتَقَلَ، جیسے: ﴿ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴾ (الشوریٰ 42:53)، أَيْ تَرْجِعُ.

أَصْبَحَ، أَمْسٰى اور أَضْحٰى بمعنی دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالضُّحٰى، جیسے: ﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴾ (الروم 30:17).

ظَلَّ، بَاتَ بمعنی نَزَلَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا، جیسے: ظَلَّ زَيْدٌ.

مَابَرِحَ بمعنی ذَهَبَ، جیسے: ﴿ لَآ اَبْرَحُ ﴾ (الکہف 18:60)، أَيْ لَا أُفَارِقُ.

اِنْفَكَّ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہونا)، جیسے: اِنْفَكَّ الْمَسْئَلَةُ.

دَامَ بمعنی بَقِيَ، جیسے: ﴿ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ﴾ (ہود 11:107).

فائدہ: کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ متصرف تام ہیں، ان سے فعل ماضی، مضارع اور امر تینوں کی گردانیں آتی ہیں، مَازَالَ، مَا بَرِحَ، مَافَتِیَٔ، مَاانْفَكَّ غیر متصرف ناقص ہیں، ان سے صرف ماضی اور مضارع آتا ہے، مَادَامَ اور لَيْسَ غیر متصرف تام ہیں، ان سے صرف ماضی آتی ہے۔

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں سے افعال ناقصہ اوران کے اسم وخبر پہچانیں:

﴿ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا ﴾. كُونُوا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا. ﴿ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ ﴾. ﴿ فَظَلَّتْ أَعْنٰقُهُمْ لَهَا خٰضِعِينَ ﴾. ﴿ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴾. ﴿ إِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا ﴾. ﴿ إِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا ﴾. ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ إِخْوَانًا ﴾. ﴿ لَا يَزَالُونَ يُقٰتِلُونَكُمْ ﴾. ﴿ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ﴾. ﴿ مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ﴾. ﴿ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴾. ﴿ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ ﴾. ﴿ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيٰمًا ﴾. ﴿ أَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسٰى فٰرِغًا ﴾.

⑦ درج ذیل جملوں سے پہلے افعال ناقصہ لگا کر اعراب لگائیں: زَيْد قَائِم. عَمْرو غَنِي. حَامِد جَالِس.

⑧ ترکیب کریں: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ﴾. ﴿ فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ﴾.

سبق: 27

افعال مقاربہ [1]

عمل یہ افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

اقسام ان کی تین قسمیں ہیں: ① افعال مقاربہ ② افعال رجاء ③ افعال شروع

① **افعال مقاربہ:** وہ ہیں جو خبر کے قرب وقوع پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ تین ہیں: کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَكَ، جیسے: ﴿ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصٰرَهُمْ ﴾ (البقرة 2:20).

② **افعال رَجاء:** وہ ہیں جو وقوعِ خبر کی امید پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ بھی تین ہیں: عَسٰی، حَرٰی، اِخْلَوْلَقَ، جیسے: ﴿ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ﴾ (بني إسراء يل 17:8).

③ **افعال شروع:** وہ ہیں جو خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ بہت سے افعال ہیں، ان میں سے سات یہاں مذکور ہیں: أَخَذَ، شَرَعَ، جَعَلَ، عَلِقَ، طَفِقَ، بَدَأَ، أَنْشَأَ، جیسے: ﴿ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ﴾ (طٰهٰ 20:121)، جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ يَمْسَحُ رَأْسَهُ.

نوٹ: افعال رَجاء کی خبر ہمیشہ أَنْ کے ساتھ آتی ہے، سوائے عَسٰی کے اس میں دونوں طرح جائز ہے، افعالِ شروع کی خبر بغیر أَنْ کے آتی ہے اور افعال مقاربہ میں دونوں طرح جائز ہے۔

سوالات

① افعال مقاربہ کون کون سے ہیں اور وہ کیا عمل کرتے ہیں؟ ② عَسٰی اور کَادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

[1] یہ تمام افعال غیر متصرفہ ہیں صرف کَادَ اور أَوْشَكَ کا مضارع آتا ہے، جیسے: ﴿ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ ﴾ (النور 24:35). يُوشِكُ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَماً وَّ عَدْلًا.

فائدہ: أَوْشَكَ، عَسٰی، اِخْلَوْلَقَ تامّہ بھی استعمال ہوتے ہیں، یعنی صرف فاعل پر پورے ہوجاتے ہیں، یہ اس وقت جب ان کا فاعل أَنْ اور فعل سے بنا مصدر مؤول ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا ﴾ (البقرة 2:216).

③ افعال مقاربہ میں سے کون سے فعل تامّہ بھی استعمال ہوتے ہیں؟ ④ افعال مقاربہ میں سے کن کی خبر ہمیشہ أَنْ کے ساتھ آتی ہے؟

تمرین

⑤ درج ذیل مثالوں میں افعال مقاربہ اور ان کے اسم وخبر پہچانیں:

﴿يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيٓءُ﴾. ﴿عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ﴾. كَرَبَ الْقَلْبُ أَنْ يَّذُوبَ. يُوشِكُ أَنْ يَّنْزِلَ فِيكُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. طَفِقَ زَيْدٌ يَّكْتُبُ. أَخَذَ الْمَاءُ يَبْرُدُ. ﴿وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ شَرَعَ الطِّفْلُ يَضْحَكُ. جَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا.

⑥ ترکیب کریں: ﴿فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ﴾. ﴿وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا﴾. ﴿وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾.

سبق: 28

افعال قلوب

یہ وہ افعال ہیں جن کا ادراک حسِ باطن، یعنی دل سے ہوتا ہے۔ظاہری اعضاء کا ان کے ادراک میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔

عمل یہ مبتدا اور خبر دونوں کو اس کے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

تعداد یہ چودہ ہیں۔

اقسام ان کی درج ذیل تین قسمیں ہیں:

① **افعال یقین:** عَلِمَ (بمعنی اِعْتَقَد)، رَأَى (بمعنی عَلِمَ اور اِعْتَقَدَ)،[1] وَجَدَ (بمعنی اِعْتَقَد)، دَرٰی (بمعنی اِعْتَقَد)، أَلْفٰی (بمعنی اِعْتَقَد)، تَعَلَّمْ (اِعْلَمْ، اِعْتَقِدْ کے معنی میں)، جیسے: ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ﴾ (الممتحنة 10:60)، ﴿إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ○ وَّ نَرٰهُ قَرِيبًا ○﴾ (المعارج 7,6:70).

② **افعال ظن** (بمعنی رُجحان): زَعَمَ، جَعَلَ (ظَنَّ)، حَجا، عَدَّ، هَبْ، جیسے: ﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا﴾ (التغابن 7:64): ﴿وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنٰثًا﴾ (الزخرف 19:43).

③ **افعال یقین وظن:** حَسِبَ، ظَنَّ، خَالَ، جیسے: ﴿حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾ (الدهر 19:76)، خِلْتُ زَيْدًا عَالِمًا.

نوٹ: باقی افعال قلوب کی مثالیں حاشیہ میں دیکھیں۔

فائدہ: تمام افعال قلوب متصرف ہیں سوائے تَعَلَّمْ اور هَبْ کے ان کا صرف امر استعمال ہوتا ہے۔

باقی امثلہ أَلْفٰی: ﴿إِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ﴾ (الصّٰفّٰت 69:37). تَعَلَّمْ: «تَعَلَّمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، حَجَوْتُ (أَيْ ظَنَنْتُ) حَامِدًا كَاذِبًا، عَدَدْتُ (أَيْ ظَنَنْتُ) الْقَلَمَ مَكْسُورًا، هَبْ (ظُنَّ) زَاهِدًا شُجَاعًا، ﴿لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ﴾ (النور 11:24)، ﴿مَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً﴾ (الكهف 36:18)

[1] بعض کے نزدیک رَأَى حُلمیّہ، یعنی خواب والی رؤیت بھی متعدی بدو مفعول ہوتی ہے، جیسے: ﴿اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا﴾ (یوسف 12:36).

نوٹ مندرجہ بالا افعال جب مندرجہ ذیل معانی میں ہوتے ہیں تو وہ متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں:

افعال	بمعنی	امثلہ	افعال	بمعنی	امثلہ
عَلِمَ	عَرَفَ	﴿لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا﴾ (النحل 78:16)	رَأَى	أَبْصَرَ	رَأَيْتُ زَيْدًا
وَجَدَ	أَصَابَ	﴿اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً﴾ (النمل 23:27)	دَرٰى	خَدَعَ	دَرَيْتُ زَيْدًا
اَلْفٰى	أَصَابَ	﴿اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ﴾ (يوسف 25:12)	تَعَلَّمْ	سیکھنا	تَعَلَّمِ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ
زَعَمَ	تَأَمَّرَ	زَعَمْتُ عَلَى الْقَوْمِ	جَعَلَ	خَلَقَ	﴿وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ﴾ (الأنعام 1:6)
حَجَا	مَنَعَ	حَجَوْتُ زَيْدًا	عَدَّ	أَحْصٰى	عَدَدْتُّ الدَّرَاهِمَ
هَبْ	خَفْ	هَبْ رَبَّكَ	ظَنَّ	اِتَّهَمَ	ظَنَنْتُ زَيْدًا

عمل کے باطل ہونے کی صورتیں جب کوئی مانع پایا جائے تو افعال قلوب کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: ① الغاء ② تعلیق

① **اِلْغاء**: جب افعال قلوب مبتدا اور خبر کے درمیان یا مبتدا اور خبر کے بعد آئیں تو ان کا عمل لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے ختم ہوجاتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَلِمْتُ عَالِمٌ ،زَيْدٌ عَالِمٌ عَلِمْتُ.

② **تعلیق**: جب مبتدا اور خبر سے پہلے حرف نفی مَا ،لَا ، إِنْ نافیہ، لام ابتدا یا حرف استفہام آئے تو افعال قلوب کا عمل لفظی اعتبار سے باطل اور معنوی اعتبار سے باقی رہتا ہے، جیسے: ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ﴾ (الأنبيآء 65:21)، ﴿اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ﴾ (الأنبيآء 109:21).

فائدہ: جب قرینہ پایا جائے تو ان کے ایک یا دونوں مفعولوں کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے کوئی کہے: هَلْ تَظُنُّ أَحَدًا مُّسَافِرًا؟ تو جواب میں کہا جائے: أَظُنُّ زَيْدًا، أَيْ أَظُنُّ زَيْدًا مُّسَافِرًا. جب کوئی کہے: هَلْ ظَنَنْتَ زَيْدًا

مُّسَافِرًا؟ تو جواب میں کہا جائے، ظَنَنْتُ، أَيْ ظَنَنْتُهُ مُسَافِرًا، ﴿ اَيۡنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴾ (الأنعام 22:6)، أَيْ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَهُمْ شُرَكَائِي.

سوالات

① افعال قلوب ذکر کریں اور ان کا عمل بتائیں۔ ② افعال قلوب کا عمل کب باطل ہو جاتا ہے؟ ③ عَلِمَ، رَأٰی، وَجَدَ، جَعَلَ، اور ظَنَّ کب متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں؟

تمرین

④ درج ذیل جملوں میں افعال قلوب اور ان کے مفعول پہچانیں:

﴿ فَاِنۡ عَلِمۡتُمُوۡهُنَّ مُؤۡمِنٰتٍ ﴾. ﴿ اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا ﴾. ﴿ وَتَحۡسَبُهُمۡ اَيۡقَاظًا ﴾. ﴿ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ﴾. ﴿ وَجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِيۡنَ ﴾.

⑤ ترکیب کریں: ﴿ نَظُنُّكُمۡ كٰذِبِيۡنَ ﴾. ﴿ زَعَمَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا ﴾.

سبق: 29

افعال تحویل (تصییر)

وہ افعال جو کسی چیز کو اس کی حالت سے پھیرنے کے لیے آتے ہیں۔

عمل یہ مبتدا اور خبر کو اپنا مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

تعداد یہ آٹھ ہیں: صَيَّرَ، جَعَلَ، تَخِذَ، اِتَّخَذَ، تَرَكَ، رَدَّ، وَهَبَ.

جیسے: ﴿ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (الفرقان 23:25)، ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ (النّسآء: 125:4)، ﴿ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً ﴾.

نوٹ: افعال تحویل کی باقی امثلہ حاشیے میں دیکھیں۔

سوالات

① افعال تحویل ذکر کریں اور ان کا عمل بتائیں۔ ② جَعَلَ، تَرَكَ اور رَدَّ کب متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں؟

فائدہ: جب جَعَلَ بمعنی خَلَقَ، تَرَكَ بمعنی خَلّٰی، رَدَّ بمعنی رَجَعَ ہو تو یہ متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں، جیسے: تَرَكْتُ الْكَذِبَ، رَدَدْتُهٗ.

فائدہ: رَجَعَ جب بمعنی عَادَ ہو تو لازم، جیسے: رَجَعَ أَبِي مِنْ مَّكَّةَ (میرا باپ مکہ سے لوٹا) اور جب بمعنی أَعَادَ ہو تو متعدی ہوتا ہے، جیسے: ﴿ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ﴾ (الملك 3:67).

فائدہ: تمام افعال تحویل متصرف ہیں سوائے وَهَبَ کے اس کی صرف ماضی آتی ہے۔

باقی امثلہ: صَيَّرْتُ زَيْدًا رَفِيْقًا، تَخِذْتُكَ صَدِيْقًا، ﴿ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ﴾ (البقرة 109:2)، وَهَبَنِي اللّٰهُ فِدَاءَ الْمُخْلِصِيْنَ.

تمرین

③ درج ذیل جملوں میں افعال تحویل اور ان کے مفعول پہچانیں:

﴿ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا ﴾. صَيَّرْتُ الْعَدُوَّ صَدِيْقًا.

④ ترکیب کریں: تَرَكْتُ الرَّجُلَ حَيْرَانَ. ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾.

سبق: 30

حروف مشبہ بالفعل

وہ حروف ہیں جو عمل، معنی اور لفظوں میں فعل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

عمل یہ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں [1]، جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ ﴾ (آل عمرٰن 3:119)، اس میں ﴿ اِنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل، لفظ ﴿ اَللّٰهَ ﴾ اس کا اسم اور ﴿ عَلِيۡمٌ ﴾ اس کی خبر ہے۔

تعداد یہ چھ ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ، لٰكِنَّ.

استعمال یہ درج ذیل معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں: **إِنَّ، أَنَّ**: تاکید کے لیے آتے ہیں، جیسے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴾ (البقرة 2:182)، ﴿ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴾ (المآئدة 5:98).

كَأَنَّ: تشبیہ کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّيٌّ ﴾ (النور 24:35).

لَيْتَ: تمنّی (آرزو) کے لیے آتا ہے: اس کا حاصل ہونا خواہ ممکن ہو، جیسے: ﴿ قَالَ يٰلَيۡتَ قَوۡمِىۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴾ (یٰس 36:26)، خواہ ناممکن ہو، جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ.

لَعَلَّ: امید کے لیے آتا ہے جس کا حصول ممکن ہو، جیسے: ﴿ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ﴾ (الشوریٰ 42:17).

لٰكِنَّ: استدراک کے لیے آتا ہے، جیسے: زَيْدٌ شُجَاعٌ لٰكِنَّهُ بَخِيلٌ. جب ہم نے زید کو شجاع، یعنی بہادر قرار دیا تو اس سے یہ فہم ہوجاتا ہے کہ وہ سخی بھی ہوگا کیونکہ شجاعت کے ساتھ سخاوت لازم ہے تو اس فہم کو دور کرنے کے لیے لٰكِنَّ لایا گیا۔ کبھی تاکید کے لیے بھی آجاتا ہے۔ جیسے: لَوْ جَاءَ نِي خَلِيْلٌ لَأَكْرَمْتُهُ، لٰكِنَّهُ لَمْ يَجِئْ.

فائدہ: جب ان حروف کے بعد ما کافہ (غیر موصولہ [2]) آئے تو ان کا عمل باطل ہوجاتا ہے، [3] جیسے: ﴿ اِنَّمَاۤ اَنَاۡ

---

[1] ان کے اسم اور خبر کے تمام احکام مبتدا اور خبر والے ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کی خبر سوائے ظرف اور جار مجرور کے، ان کے اسم سے پہلے نہیں آسکتی، جیسے: ﴿ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً ﴾ (آل عمرٰن 3:13) ﴿ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴾ (الإنشراح 94:6). [2] جب مَا موصولہ ہو تو ان کا عمل باطل نہیں ہوتا، جیسے: ﴿ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ ﴾ (النحل 16:95). یہاں اِنَّما میں مَا اسم موصول ہے۔ [3] سوائے لَيْتَ کے اس میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔

﴿بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (الكهف 18:110). اس صورت میں یہ فعل پر بھی داخل ہوجاتے ہیں، جیسے: ﴿كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ﴾ (الأنفال 8:6).

إِنَّ اور اَنَّ کے استعمال میں فرق إِنَّ ہمیشہ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر پورا جملہ بن جاتا ہے، جیسے: ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ﴾ (العصر 103:2).

أَنَّ وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ کا ایک جز (فاعل، نائب فاعل، مفعول بہ، خبر وغیرہ) بنتا ہے، جیسے: ﴿اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (المائدة 5:98).

شناخت کا طریقہ ان کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ جہاں جملہ بنانا مقصود ہو وہاں إِنَّ پڑھا جائے، جیسے: ﴿وَ اِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ﴾ (الجاثية 45:32). اور جہاں جزوِ جملہ بنانا مقصود ہو وہاں أَنَّ پڑھا جائے، جیسے: ﴿لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ﴾ (الكهف 18:21).

﴿قِيْلَ﴾ فعل مجہول هُوَ ضمیر نائب فاعل سے مل کر قول ہے، اس کے بعد مقولہ ہوتا ہے جو مکمل جملہ ہوتا ہے، اس لیے یہاں ﴿اِنَّ﴾ پڑھا اور ﴿لِيَعْلَمُوْۤا﴾ فعل فاعل ہے، اس کے بعد مفعول کی ضرورت ہے، مفعول جملہ کا جز ہوتا ہے، اس لیے یہاں ﴿اَنَّ﴾ پڑھا ہے۔

فائدہ: صرف إِنَّ کی خبر پر لام تاکید آتا ہے، أَنَّ کی خبر پر نہیں آتا، جیسے: ﴿وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ﴾ (المنٰفقون 63:1).

فائدہ: کبھی إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ. انھی معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں لیکن ان کو بغیر شد کے مخفف پڑھا جاتا ہے، اس وقت انھیں مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ کہا جاتا ہے۔

سوالات

① حروف مشبہ بالفعل ذکر کریں اور ان کا عمل بتائیں۔ ② لَيْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟ ③ إِنَّ اور أَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے؟ ④ إِنَّ اور أَنَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟ اور کس کی خبر پر لام آسکتا ہے؟ ⑤ حروف مشبہ بالفعل کا عمل کب باطل ہوجاتا ہے؟ ⑥ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ سے کیا مراد ہے؟

تمرین

⑦ درج ذیل جملوں میں حروف مشبہ بالفعل کا اسم اور خبر پہچانیں:

﴿ اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ ﴾.﴿ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾.﴿ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾.﴿ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾.﴿ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴾.﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴾.﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾.﴿ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴾.﴿ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾.﴿ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴾.﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾

⑧ ترکیب کریں: ﴿ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ ﴾.﴿ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴾.﴿ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾.﴿ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾.

فائدہ: إِنَّ جب مخففہ مِنَ المثقّلہ ہوتو اکثر اس کا عمل نہیں دیا جاتا۔ اس صورت میں یہ افعال ناسخہ پر بھی آجاتا ہے اور اس کے بعد لام فارقہ کا لانا ضروری ہوتا ہے تاکہ إِنْ شرطیہ، کے ساتھ التباس لازم نہ آئے۔ ﴿ وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴾ (الشّعرآء 186:26)، ﴿ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (الجمعة 2:62). اس کا عمل دینا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا ﴾.

فائدہ: أَنَّ جب مخففہ من المثقّلہ ہوتو اس کا عمل دیا جاتا ہے۔ اس کا اسم ضمیر شان مقدر ہوتی ہے اور اس کا مابعد جملہ اس کی خبر ہوتا ہے۔ اگر وہ فعل متصرف ہوتو اس کے شروع میں سین، سَوْفَ، قَدْ، لَوْ، اور حرف نفی آتا ہے تاکہ أَنْ مصدریہ کے ساتھ التباس لازم نہ آئے، جیسے: ﴿ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ﴾(المزمل 20:73). اگر اس کے بعد فعل غیر متصرف یا جملہ اسمیہ ہوتو التباس نہیں ہوتا، جیسے: ﴿ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴾ (النجم 39:53)، ﴿ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (یونس 10:10)

فائدہ: جب أَنْ سے پہلے ایسا فعل ہو جو یقین پر دلالت کرے تو یہ یقینی طور پر مخففہ من المثقّلہ ہوتا ہے اور جب وہ فعل ظن پر دلالت کرے تو یہ مخففہ من المثقّلہ اور مصدریہ ناصبہ دونوں طرح ہوسکتا ہے، جیسے: ﴿ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ﴾ (المآئدہ 71:5). اور جب وہ فعل ان دونوں کے علاوہ ہوتو یہ یقینی طور پر مصدریہ ناصبہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ ﴾ (الشعرآء 82:26).

فائدہ: كَأَنَّ جب مخففہ مِنَ المثقّلہ ہوتو اس کا عمل دیا جاتا ہے، اس کا اسم ضمیر شان مقدر ہوتی ہے اور یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آجاتا ہے، جیسے: ﴿ كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ﴾ (یونس 24:10).

فائدہ: لٰكِنَّ جب مخففة مِنَ المُثقّلة ہوتو اس کا عمل نہیں دیا جاتا ہے اور یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آجاتا ہے، جیسے: ﴿ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ﴾ (النسآء 162:4)، ﴿ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (الزخرف 76:43).

سبق: 31

مَا و لَا مشابہ بِلَیْسَ [1]

عمل [2] یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب [3] دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں، جیسے: ﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ (یوسف 31:12) اس میں ﴿هٰذَا﴾ ﴿مَا﴾ کا اسم اور ﴿بَشَرًا﴾ خبر ہے۔ ﴿لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الزخرف 68:43) اس میں ﴿خَوْفٌ﴾ ﴿لَا﴾ کا اسم اور ﴿عَلَيْكُمْ﴾ خبر ہے۔

عمل کے باطل ہونے کی صورتیں

① جب ان کی خبر اسم سے مقدم ہو، جیسے: ﴿مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ﴾ (مؤمنون 23:23).

② جب ان کی خبر اِلَّا کے بعد ہو، جیسے: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾ (آل عمرٰن 144:3).

③ جب مَا کے بعد اِنْ ہو، جیسے: مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ.

④ جب لَا کے بعد معرفہ ہو، جیسے: ﴿وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ﴾ (یٰس 40:36).

فائدہ: لَاتَ بھی مَا اور لَا کی طرح نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا اسم اور خبر دونوں اسم زمان ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک ہمیشہ حذف ہوتا ہے، جیسے: ﴿لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ (صٓ 3:38)، أَيْ لَاتَ الْحِينُ حِيْنَ مَنَاصٍ.

---

[1] ان کو مشابہ بِلَیْسَ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ معنی اور عمل میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔

[2] اہل حجاز کے نزدیک یہ عامل اور بنو تمیم کے نزدیک غیر عامل ہیں۔

[3] کبھی ان کی خبر پر باء زائدہ بھی آجاتی ہے، جیسے: ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ﴾ (البقرۃ 74:2).

فائدہ: مَا اور لَا میں فرق یہ ہے کہ مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لَا صرف نکرہ پر آتا ہے۔

فائدہ: کبھی مَا کی طرح اِنْ بھی آتا ہے، جیسے: اِنْ زَيْدٌ قَائِماً (زید کھڑا نہیں ہے۔) ﴿اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾.

سوالات

①مَا ولَا مشابہ بِلَيْسَ کیا عمل کرتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔② مَا ولَا کا عمل کب باطل ہوتا ہے؟ ③ مَا اور لَا میں کیا فرق ہے؟

تمرین

④ درج ذیل جملوں میں مَا اور لَا کا اسم اور خبر پہچانیں: ﴿ مَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ ، مَا هٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ، مَا قَائِمٌ زَيْدٌ.

⑤ ترکیب کریں: مَا هُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ.

سبق: 32

لائے نفی جنس

لائے نفی جنس وہ ''لَا'' ہے جو جنس کی نفی کے لیے آتا ہے۔

عمل یہ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہتے ہیں، جیسے: ﴿لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرة 2:2). اس میں ﴿رَيْبَ﴾ ﴿لَا﴾ کا اسم اور ﴿فِيْهِ﴾ خبر ہے۔

عمل کی شرائط اس کے عمل کرنے کی تین شرطیں ہیں:

① اس کا اسم نکرہ ہو۔

② وہ لَا کے ساتھ متصل ہو۔

③ اس سے پہلے حرف جر نہ ہو، جیسے: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (الصّافات 35:37).

عمل کی صورتیں یہ درج ذیل تین ہیں:

① جب لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: ﴿لَا رَيْبَ فِيْهِ﴾ (البقرة 2:2).

② جب وہ مضاف یا شبہ مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، لَا طَالِعًا جَبَلًا ظَاهِرٌ.

مذکورہ بالا صورت میں پانچ طرح اعراب پڑھا جا سکتا ہے:

نمبر شمار	مثالیں	اعراب	اعراب کی وجہ
①	لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.[1]	دونوں مبنی بر فتحہ	دونوں جگہ لائے نفی جنس ہے۔

[1] تقدیری عبارت: لَاحَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَلَاقُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتَانِ بِأَحَدٍ إِلَّا بِاللّٰهِ یا لَاحَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّابِاللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتٌ بِأَحَدٍ إِلَّابِاللّٰهِ.

نوٹ: جو لَا مشابہ بِلَيْسَ ہے اس سے جائز ہے کہ واحد کی نفی مراد لی جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ سب کی نفی مراد ہو، یعنی اس میں دونوں احتمال ہوتے ہیں نفیِ وحدت اور نفیِ جنس، قرینے سے کسی ایک کی تعین ہوگی، جبکہ دوسرا لَا جو أَنَّ کی طرح عمل کرتا ہے تو وہ نفیِ جنس کے لیے آتا ہے، اس لیے لَا مشابہ بِلَيْسَ کے بعد لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ بَلْ رَجُلَانِ أَوْ رِجَالٌ کہہ سکتے ہیں ‹‹

②	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ إِلَّابِاللّٰهِ.	پہلا مبنی برفتحہ دوسرا مرفوع	پہلا لائے نفی جنس دوسرا مشابہ بلیس ہے۔
③	لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ.	پہلا مبنی برفتحہ دوسرا منصوب	پہلا لانفی جنس دوسرا زائدہ ہے۔
④	لَاحَوْلٌ وَّلَاقُوَّةَ إِلَّابِاللّٰهِ.	پہلا مرفوع دوسرا مبنی برفتحہ	پہلا لامشابہ بلیس دوسرا لانفی جنس ہے۔
⑤	لَاحَوْلٌ وَّلَاقُوَّةٌ إِلَّابِاللّٰهِ.	دونوں مرفوع	دونوں جگہ لامشابہ بلیس ہے۔

عمل باطل ہونے کی صورتیں: درج ذیل صورتوں میں "لَا" کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

① جب لَا کا اسم معرفہ ہو، جیسے: ﴿ وَلَاهُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴾ (الصّافات 47:37).

② جب لَا اور اسم میں فاصلہ ہو، جیسے: ﴿ لَا فِيْهَا غَوْلٌ ﴾ (الصّافات:47:37).

③ جب لَا سے پہلے حرف جر ہو، جیسے: اِشْتَرَيْتُ الْقَلَمَ بِلَارِيشٍ (میں نے بغیر نب کے قلم خریدا۔)

فائدہ: اس کے اسم اور خبر میں سے کسی ایک کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے، جیسے: لَا عَلَيْكَ، أَيْ لَابَأْسَ عَلَيْكَ، ﴿ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ﴾ (الشعرآء 50:26)، أَيْ لَا ضَيْرَ عَلَيْنَا.

سوالات

①لائے نفی جنس کا کیا مطلب ہے اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟ ②لامشابہ بلیس اور لائے نفی جنس میں کیا فرق ہے؟ ③لائے نفی جنس کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟ ④لائے نفی جنس کے اسم کی کتنی حالتیں ہیں؟ ہر حالت کا حکم بیان کریں۔

تمرین

⑤ درج ذیل جملوں میں لائے نفی جنس کا اسم اور خبر پہچانیں: ﴿ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ﴾. لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ. لَارَاحَةَ لِلْحَسُودِ. ﴿ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ ﴾. لَانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.

» لیکن جب کہا جائے لَا رَجُلَ حَاضِرٌ تو اس کا مطلب ہوتا ہے جنس رجال میں سے کوئی بھی حاضر نہیں ہے۔ لائے نفی جنس کے بعد یہ نہیں کہہ سکتے۔

⑥ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیں:

لافقر للعاقل.لا صلاة لمن لم يقرأبأم القرآن.

⑦ ترکیب کریں: لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِاللّٰهِ.

⑧ درج ذیل جملوں سے منصوبات الگ کریں اور ان کی قسم بھی بیان کریں:

﴿ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ ﴾. ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾. ﴿ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ ﴾. ﴿ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴾.

﴿ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴾. لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ.

⑨ خالی جگہ پر کریں:

⊙ جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ غیر مضاف ہوتو.......................ہوتا ہے۔

⊙ مَادَامَ کے شروع میں مَا کو.......................کہتے ہیں۔

⊙ جب أَنَّ کے بعد.......................آجائے تو اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

⊙ افعال قلوب کے مفعول اصل میں.......................ہوتے ہیں۔

⊙ افعال رجاء کی خبر.......................کے ساتھ آتی ہے۔

⑩ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ أَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

⊙ جب رَأٰی بمعنی أَبْصَرَ ہوتو وہ متعدی بیک مفعول ہوتا ہے۔

⊙ افعال ناقصہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

⊙ جب مَا کے بعد إِنْ ہوتو اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔

⊙ افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

⑪ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پر اعراب ...... پڑھا جاسکتا ہے: (چار طرح، دوطرح، پانچ طرح۔)

⊙ جب لائے نفی جنس کا اسم مضاف ہوتو ...... ہوتا ہے: (مفتوح، منصوب، مرفوع۔)

⊙ ما مشابہ بلیس ...... عمل کرتا ہے: (معرفہ میں، نکرہ میں، دونوں میں۔)

⊙ افعال قلوب کے ...... مفعول ہوتے ہیں: (دو، تین، ایک۔)

⊙ عسیٰ کا اسم ...... ہوتا ہے: (منصوب، مرفوع، مجرور۔)

⑫ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	لَا	مُحَمَّدٌ
②	إِنَّ	صَلَاةَ
③	لَا	أَنْ تُحِبُّوا
④	مَا	اللّٰهَ
⑤	عَسٰى	لَغْوٌ

مجرورات

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① مجرور بحرف جر ② مجرور باضافت

① **مجرور بحرف جر** [1]: وہ اسم ہے جس سے پہلے حرف جر لفظوں میں موجود ہو، جیسے: بِاللّٰہِ اس میں باء حرف جر اور لفظ اَللّٰہ مجرور ہے۔

② **مجرور باضافت:** وہ اسم ہے جس کی طرف بتقدیر حرف جر کسی اسم کی اضافت کی گئی ہو، جیسے: رَسُولُ اللّٰہِ اس میں رَسُولُ مضاف اور لفظ اَللّٰہ مضاف الیہ ہے، یہ اصل میں رَسُولٌ لِلّٰہِ تھا۔

بتقدیر حرف جر کی صورتیں اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں: ①مِنْ ②فِي ③لام

① جب مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہو تو مِنْ مقدر ہوتا ہے، جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ، أَيْ مِنْ فِضَّةٍ.

② جب مضاف الیہ ظرف ہو تو فِي مقدر ہوتا ہے، جیسے: ﴿ مَكْرُ الَّيْلِ ﴾ (سبا 33:34)، أَيْ مَكْرٌ فِي اللَّيْلِ.

③ جب مذکورہ بالا دونوں صورتیں نہ ہوں تو لام مقدر ہوتا ہے، جیسے: كِتَابُ اللّٰهِ، أَيْ كِتَابٌ لِلّٰهِ.

[1] حروف جارہ کل سترہ ہیں: بَاؤ، تَاؤ، كَافُ، لَامُ، وَاؤ، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا*رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى.

سبق: 33

اضافت کی اقسام

اس کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

① **اضافت لفظی:** وہ ہے جس میں صیغۂ صفت [1] اپنے معمول [2] کی طرف مضاف ہو، جیسے: دَارِسُ النَّحْوِ اس میں دَارِسُ مضاف اور اَلنَّحْوِ مضاف الیہ ہے۔

اضافت لفظی کا فائدہ یہ صرف تخفیف لفظی کا فائدہ دیتی ہے، یعنی مضاف کے آخر سے تنوین، نون تثنیہ وجمع گرا دیتی ہے، جیسے: کَاتِبُ الدَّرْسِ اس میں کَاتِبُ مضاف اصل میں کَاتِبٌ تھا۔ [3]

② **اضافت معنوی:** وہ ہے جس میں مضاف صیغۂ صفت نہ ہو یا صیغۂ صفت ہو مگر اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو، جیسے: «اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.» اس میں سِجْنُ مضاف «اَلْمُؤْمِنِ» مضاف الیہ ہے، اسی طرح جَنَّةُ مضاف اَلْكَافِرِ مضاف الیہ ہے۔ «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ.» اس میں طَلَبُ مضاف اَلْعِلْمِ مضاف الیہ ہے۔ کَرِیمُ الْبَلَدِ اس میں کَرِیمُ مضاف اَلْبَلَدِ مضاف الیہ ہے۔

اضافت معنوی کا فائدہ یہ تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، جب مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف معرفہ ہو جاتا ہے اور جب مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے، [4] جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامُ معرفہ اور غُلَامُ رَجُلٍ میں یہ نکرہ مخصوصہ ہے۔

نوٹ: لفظ مِثْلَ، غَيْر، سِوَاءَ کثرت ابہام کی وجہ سے اضافت کے باوجود تعریف حاصل نہیں کرتے، جیسے:

[1] صیغۂ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور صفت مشبہ ہے۔ [2] معمول سے مراد فاعل یا مفعول ہوتا ہے۔

[3] اسی لیے اضافت لفظی کی درج ذیل صورتوں میں مضاف پر الف لام بھی آ جاتا ہے:

① جب مضاف الیہ معرف باللام ہو، جیسے: ﴿وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ﴾ (الحج 22:35). ② جب مضاف تثنیہ یا جمع ہو، جیسے: اَلضَّارِبَا زَيْدٍ. اَلضَّارِبُو زَيْدٍ.

[4] اضافت معنوی میں مضاف کے لیے ضروری ہے کہ وہ اضافت سے پہلے نکرہ ہو۔

﴿ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ﴾ (یونس 15:10).[1]

فائدہ: موصوف صفت کی طرف مضاف ہوسکتا ہے، جیسے: ﴿وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ (البقرة 87:2). اس میں ﴿رُوْحِ﴾ مضاف اور ﴿اَلْقُدُسِ﴾ مضاف الیہ ہے جو کہ اصل میں موصوف اور صفت ہیں، «إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ». اس میں رُؤْيَا مضاف اور حَقٍّ مضاف الیہ ہے جو اصل میں موصوف اور صفت ہیں، یا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ.

اسی طرح صفت موصوف کی طرف مضاف ہوسکتی ہے، بشرطیکہ ان کے درمیان مِنْ کو محذوف ماننا درست ہو، جیسے: «مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ» كِرَامُ النَّاسِ، أَخْلَاقُ ثِيَابٍ، فَصْلُ الْخِطَابِ.

فائدہ: جب ایک اسم دوسرے کا ہم معنی ہو یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو ان میں اضافت جائز نہیں کیونکہ اس سے اضافت کا فائدہ (تعریف یا تخصیص) حاصل نہیں ہوتا، جیسے: مَنْعُ حَبْسٍ (روکنا) لَيْثُ أَسَدٍ کہنا درست نہیں۔

سوالات

① کسی اسم کے مجرور ہونے کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ ② جار مجرور اور مضاف، مضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟ ③ اضافت لفظی کسے کہتے ہیں اور یہ کس چیز کا فائدہ دیتی ہے؟ ④ مضاف پر اَلْ لانے کی کون کون سی

[1] البتہ جب دو متضاد چیزوں کے درمیان آئیں تو تعریف حاصل کر لیتے ہیں، جیسے: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة 7:1).

فائدہ: بعض کے نزدیک موصوف اپنی صفت کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ کیونکہ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی دو مختلف مرکب ہیں جو ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ اگر بظاہر یہ نظر آئے کہ موصوف صفت کی طرف مضاف ہے تو وہاں حقیقت میں موصوف حذف ہوتا ہے، جیسے: ﴿قَدَمَ صِدْقٍ﴾، مَسْجِدُ الْجَامِعِ اور صَلَاةُ الْأُوْلٰى اصل میں قَدَمَ سَعْيٍ صِدْقٍ، مَسْجِدُ الْوَقْتِ الْجَامِعِ اور صَلَاةُ السَّاعَةِ الْأُوْلٰى تھے۔

اسی طرح صفت موصوف کی طرف مضاف نہیں ہوسکتی اگر بظاہر یہ نظر آئے تو وہاں حقیقت میں ممیّز تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: جَرْدُ قَطِيفَةٍ (پرانی چادر)، أَخْلَاقُ ثِيَابٍ (پرانے کپڑے). یہاں جَرْدُ اور أَخْلَاقُ مطلق اسم ہیں، ان سے ابہام کو دور کرنے کے لیے تمیز کو بطور اضافت لایا گیا ہے۔

فائدہ: وہ الفاظ جو اکثر مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں درج ذیل ہیں:

كُلٌّ، بَعْضٌ، أَيٌّ، ذُو، أُولُو، قَبْلُ، بَعْدُ، فَوْقُ، تَحْتُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، أَمَامُ، وَرَاءُ، عِنْدَ، لَدٰى، مَعَ، دُونَ، مِثْلُ، نَحْوُ، غَيْرَ، اِبْنٌ، سُبْحَانَ، أَهْلٌ، جَمِيعٌ وغیرہ۔

صورتیں ہیں؟⑤اضافت معنوی کسے کہتے ہیں اور یہ کس چیز کا فائدہ دیتی ہے؟⑥ مضاف کا کس چیز سے خالی ہونا ضروری ہے؟⑦ مضاف الیہ پر کیا اعراب آتا ہے؟

تمرین

⑧ درج ذیل مثالوں میں سے اسماء مجرورات الگ الگ کریں اور ان کے مجرور ہونے کی وجہ بیان کریں:

أَعَمْ عَلَيْهِمْ. لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ. ﴿ نَارُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴾. ﴿ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ﴾. لَهٗ. لَكُمْ. ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾. لَهُنَّ. لَكَ. لِي. ﴿ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ﴾.

⑨ درج ذیل مثالوں میں سے اضافت لفظی اور معنوی الگ الگ کریں اور یہ بتائیں کہ اضافت معنوی نے کس چیز کا فائدہ دیا ہے:

إِنَّ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ. ﴿ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴾. ﴿ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ﴾. ﴿ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴾. ﴿ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴾. ﴿ جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ مُلٰقُوا اللّٰهِ ﴾. ﴿ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴾. ﴿ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ ﴾.

⑩ درج ذیل جملوں سے اسماء مرفوعات، منصوبات اور مجرورات الگ کریں اور ان کی قسم بتائیں:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾. ﴿ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴾. ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴾. ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾. ﴿ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ﴾. ﴿ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴾. ﴿ رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ﴾. ﴿ هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ﴾. ﴿ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ﴾.

⑪ ترکیب کریں: ﴿ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ﴾ (البقرة2:124) ﴿ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ ﴾ (القمر54:27).

⑫ خالی جگہ پر کریں:

- مضاف پر اعراب............... کے مطابق آتا ہے۔
- جب صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو تو اسے اضافت............... کہتے ہیں۔
- اضافت معنوی میں مضاف الیہ سے پہلے............... مقدر ہوتا ہے۔

⊙ اضافت معنوی..................... کا فائدہ دیتی ہے۔

⊙ اضافت لفظی..................... کا فائدہ دیتی ہے۔

⑬ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

⊙ موصوف صفت کی طرف مضاف ہوسکتا ہے۔

⊙ اضافت لفظی میں مضاف پر الف لام بھی آ سکتا ہے۔

⊙ مضاف پر تنوین نہیں آتی۔

⊙ دو ہم معنی لفظوں میں سے پہلا دوسرے کی طرف مضاف ہوسکتا ہے۔

⑭ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ جب مصدر مضاف ہوتو اسے .... کہتے ہیں: (اضافت لفظی، معنوی، دونوں ہی۔)

⊙ غَیْرُ جب معرفہ کی طرف مضاف ہوتو .... حاصل کر لیتا ہے: (تخصیص، تعریف، دونوں نہیں۔)

⊙ اضافت لفظی .... فائدہ دیتی ہے: (تعریف کا، تخفیف کا، تخصیص کا۔)

⊙ اضافت لفظی میں مضاف .... ہوتا ہے: (معرفہ، نکرہ، دونوں۔)

⊙ جب صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہوتو اسے .... کہتے ہیں:

(اضافت لفظی، اضافت معنوی، دونوں۔)

⑮ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿جَاعِلُكَ﴾	معرفہ
②	خَاتَمُ فِضَّةٍ	نکرہ مخصوصہ
③	﴿تَاللّٰهِ﴾	ممیز تمیز
④	﴿كِتٰبَ اللّٰهِ﴾	نکرہ
⑤	عَذَابَ يَوْمٍ	جار مجرور

توابع کا بیان

تابع کا لغوی معنی پیچھے چلنے والا۔

اصطلاحی تعریف تابع وہ اسم ہے جو اپنے ماقبل اسم کے عامل کی وجہ سے اس کا اعراب بھی اس کے مطابق ہو۔ اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں، جیسے: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾ (المؤمن 28:40). اس میں ﴿ رَجُلٌ ﴾ متبوع اور ﴿ مُؤْمِنٌ ﴾ تابع ہے، اس پر رفع ﴿ رَجُلٌ ﴾ کا تابع ہونے کی وجہ سے پڑھا گیا ہے۔

اقسام تابع کی پانچ قسمیں ہیں: ① صفت ② تاکید ③ بدل ④ عطف بحرف ⑤ عطف بیان

سبق: 34

صفت (نعت)

صفت وہ تابع ہے جو کسی اسم کے بعد اس لیے ذکر کیا جاتا ہے تا کہ اس کی یا اس کے متعلق کی کوئی صفت بیان کرے۔ تابع کو صفت اور متبوع کو موصوف کہتے ہیں، جیسے: ﴿ اَلصِّرٰطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾ (الفاتحة 5:1) ﴿ اَلصِّرٰطَ ﴾ موصوف ﴿ اَلْمُسْتَقِيْمَ ﴾ صفت ہے، اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. اَلْمَرْأَةُ موصوف اور اَلصَّالِحَةُ صفت ہے۔ اَلرَّجُلُ الْقَبِيحُ (برا آدمی)۔

اقسام صفت کی دو قسمیں ہیں: ① صفت بحال موصوف ② صفت بحال متعلق موصوف

① **صفت بحال موصوف (حقیقی):** وہ صفت ہے جو اپنے متبوع ہی کا وصف بیان کرے، جیسے: ﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾ (المؤمن 28:40) ﴿ رَجُلٌ ﴾ موصوف اور ﴿ مُّؤْمِنٌ ﴾ صفت ہے۔ یہ اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں موافق ہوتی ہے جن میں سے بیک وقت چار موجود ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: رفع، نصب، جر، تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، واحد، تثنیہ اور جمع۔[1]

② **صفت بحال متعلق موصوف (سببی):** وہ صفت ہے جو اپنے متبوع کے متعلق کا وصف بیان کرے، جیسے: ﴿ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ﴾ (النسآء 75:4). ﴿ اَلْقَرْيَةِ ﴾ موصوف اور ﴿ اَلظَّالِمِ ﴾ صفت ہے، جو اپنے متبوع ﴿ اَلْقَرْيَةِ ﴾ کے ساتھ تعلق رکھنے والے ﴿ اَهْلُهَا ﴾ کا وصف بیان کر رہی ہے۔ یہ اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہوتی ہے جن میں سے بیک وقت دو پائی جاتی ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں: رفع، نصب، جر، تعریف و تنکیر۔

صفت کے فوائد اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

[1] رفع، نصب اور جر میں سے ایک، تعریف و تنکیر میں سے ایک، تذکیر و تانیث میں سے ایک، مفرد، تثنیہ اور جمع میں سے ایک۔
فائدہ: جب موصوف غیر عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) تو صفت واحد مؤنث اور جمع مؤنث دونوں طرح آ سکتی ہے، جیسے: ﴿ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ﴾ (البقرة 80:2)، ﴿ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ﴾ (البقرة 184:2).

① توضیح: جب موصوف اور صفت دونوں معرفہ ہوں، جیسے: ﴿ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ﴾ (الفاتحة 5:1).

② تخصیص: جب موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہوں، جیسے: ﴿ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صٰلِحًا ﴾ (الكهف 110:18).

③ مدح، جیسے: ﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾ (النمل 30:27).

④ ذم، جیسے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ.

⑤ تاکید، جیسے: ﴿ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴾ (الحآقة 13:69).

فائدہ: کبھی نکرہ کی صفت جملہ خبریہ بھی بن جاتا ہے، اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے، جیسے: ﴿ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (البقرة 281:2). اس میں ﴿ يَوۡمًا ﴾ نکرہ موصوف اور ﴿ تُرۡجَعُوۡنَ فِيۡهِ اِلَى اللّٰهِ ﴾ جملہ فعلیہ خبریہ صفت ہے۔

نوٹ: ہر وہ لفظ جس میں وصفی معنی پایا جائے وہ صفت واقع ہوسکتا ہے، پس اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور صفت مشبہ اصل وضع کے اعتبار سے صفت واقع ہوتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ صَالِحٌ، وَلَدٌ جَمِيلٌ.

اسم جامد سے جب وصفی معنی حاصل ہوں تو وہ بھی صفت واقع ہو جاتا ہے، جیسے: شَهْرٌ قَمَرِيٌّ. رَجُلٌ ذُو مَالٍ. هٰذَا الرَّجُلُ.

فائدہ: اسم جامد جب معنی میں اسم مشتق کے مشابہ ہو تو وہ صفت واقع ہو جاتا ہے۔ اس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

① مصدر، جیسے: شَاهِدٌ عَدْلٌ، أَيْ عَادِلٌ، عَالِمٌ ثِقَةٌ، أَيْ مَوْثُوقٌ بِهِ.

② اسم اشارہ، جیسے: أَكْرَمْتُ الْفَتٰى هٰذَا، أَيِ الْمُشَارَ إِلَيْهِ.

③ ذُو جو بمعنی صاحب ہو، جیسے: هٰذَا رَجُلٌ ذُو عِلْمٍ، أَيْ صَاحِبُ عِلْمٍ.

④ جو عدد صفت پر دلالت کرے، جیسے: جَاءَ رِجَالٌ ثَلَاثَةٌ، أَيْ مَعْدُودُونَ بِهٰذَا الْعَدَدِ.

⑤ اسم موصول جس کا موصوف معرف باللام ہو، جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي اعْتَدٰى، أَيِ الْمُعْتَدِي.

⑥ اسم منسوب، جیسے: زَيْدٌ رَجُلٌ مَكِّيٌّ، أَيْ مَنْسُوبٌ إِلٰى مَكَّةَ.

⑦ جو تشبیہ پر دلالت کرے، جیسے: رَأَيْتُ رَجُلًا أَسَدًا، أَيْ شُجَاعًا.

⑧ مَا نکرہ جس سے مراد ابہام لیا جائے، جیسے: سَأَزُورُكَ يَوْمًا مَّا، أَيْ يَوْمًا مِّنَ الْأَيَّامِ.

⑨ كُلٌّ وَ أَيٌّ جو موصوف کی صفت کے کامل ہونے پر دلالت کریں، جیسے: هٰذَا رَجُلٌ كُلُّ الرَّجُلِ أَوْ أَيُّ رَجُلٍ أَيْ كَامِلٌ فِي الرُّجُولِيَّةِ.

سوالات

① تابع کسے کہتے ہیں ،اس کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ② صفت کسے کہتے ہیں اور یہ کن چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہیں ؟ ③ صفت کے فوائد بیان کریں ۔ ④ صفت سببی سے کیا مراد ہے؟ اس کی مثال دیں۔

تمرین

⑤ درج ذیل مثالوں میں موصوف اور صفت پہچانیں اور ان کی آپس میں مطابقت بیان کریں:

﴿ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾. ﴿ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ﴾. اَلْمَلَائِكَةُ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ. ﴿ هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾. ﴿ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ ﴾. ﴿ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴾. ﴿ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ﴾. ﴿ سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴾.

⑥ ترکیب کریں: ﴿ لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ ﴾. ﴿ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ﴾.

سبق: 35

تاکید

لغوی معنی | پختہ کرنا۔

اصطلاحی تعریف | تاکید وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کو پختہ کردے۔ تابع کو تاکید اور متبوع کو مؤکدّ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ﴾ (آل عمران 3:154). اس میں ﴿ الْأَمْرَ ﴾ مؤکد اور ﴿ كُلَّهُ ﴾ تاکید ہے۔

اقسام | تاکید کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی ② معنوی

① تاکید لفظی: وہ ہے جس میں لفظ تکرار سے واقع ہو، جیسے: ﴿ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴾ (الفجر 89:21). پہلا ﴿ دَكًّا ﴾ مؤکد اور دوسرا ﴿ دَكًّا ﴾ تاکید ہے۔ ذَهَبْتُ أَنَا وَزَيْدٌ. اس میں تُ مؤکد اور أَنَا تاکید ہے۔

② تاکید معنوی: وہ ہے جو نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ اور أَجْمَعُ میں سے کسی کے ساتھ آئے، جیسے: ﴿ فَسَجَدَ الْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴾ (الحجر 15:30). ﴿ الْمَلَٰٓئِكَةُ ﴾ مؤکد ﴿ كُلُّهُمْ ﴾ اور ﴿ أَجْمَعُونَ ﴾ دونوں تاکید ہیں۔

ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نَفْسٌ، عَيْنٌ | یہ دونوں واحد، تثنیہ اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ ان کا صیغہ اور ان کے بعد آنے والی ضمیر مؤکد کے مطابق ہوتی ہے، البتہ تثنیہ میں جمع کا صیغہ لانا افضل ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ. اس میں زَيْدٌ مؤکد نَفْسُهُ تاکید ہے، جَاءَتْ هِنْدٌ نَفْسُهَا. اس میں هِنْدٌ مؤکد اور نَفْسُهَا تاکید ہے۔ اسی طرح عَيْنٌ استعمال ہوتا ہے۔

كِلَا، كِلْتَا | یہ دونوں تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ كِلَا تثنیہ مذکر اور كِلْتَا تثنیہ مؤنث کے لیے آتا ہے۔ یہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُمَا فِي النَّارِ. اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي، مؤکد، كِلَا هُمَا تاکید ہے۔ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا. هُمَا مؤکد اور كِلْتَيْهِمَا تاکید ہے۔

كُلٌّ ، أَجْمَعُ یہ مفرد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں جس کے حسی یا معنوی اعتبار سے اجزا ہو سکتے ہوں۔ کُلٌّ کی ضمیر اور أَجْمَعُ کا صیغہ مؤکد کے مطابق ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ﴾ (آل عمران 154:3)۔ اس میں ﴿ الْأَمْرَ ﴾ مؤکد اور ﴿ كُلَّهُ ﴾ تاکید ہے۔ ﴿ فَسَجَدَ الْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ ﴾ (صٓ 73:38)۔ اس میں ﴿ الْمَلَٰٓئِكَةُ ﴾ مؤکد اور ﴿ كُلُّهُمْ ﴾ تاکید ہے۔ ﴿ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾ (الحجر 39:15)۔ اس میں ﴿ هُمْ ﴾ مؤکد اور ﴿ أَجْمَعِينَ ﴾ تاکید ہے۔[1]

سوالات

① تاکید لفظی اور معنوی میں کیا فرق ہے؟ ② نَفْسٌ ، كِلَا، كُلٌّ اور أَجْمَعُ کے ساتھ تاکید لانے کا طریقہ مع امثلہ بیان کریں۔

تمرین

③ درج ذیل جملوں میں مؤکَّد اور تاکید پہچانیں اور تاکید کی قسم بیان کریں:

﴿ جَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴾. ﴿ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ أَجْمَعِينَ ﴾. ﴿ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِۦ ﴾. ﴿ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴾. جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْمَرْءَتَانِ كِلْتَاهُمَا.

④ ترکیب کریں: ﴿ عَلَّمَ ءَادَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ﴾ (البقرة 31:2)۔

فائدہ: أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ بھی مفرد اور جمع کی تاکید کے لیے أَجْمَعُ کے تابع ہو کر آتے ہیں، جیسے: جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ أَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ.

[1] جَاءَ الزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا/ نَفْسَا هُمَا. جَاءَ الزَّيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ. جَاءَتِ الْهِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا/ نَفْسَا هُمَا. جَاءَتِ الْهِنْدَاتُ أَنْفُسُهُنَّ. ﴿ عَلَّمَ ءَادَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ﴾ (البقرة 31:2). ﴿ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ﴾ (الأحزاب 51:33) اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ أَجْمَعَ. اِشْتَرَيْتُ الْأَمَةَ جَمْعَاءَ. جَاءَ النِّسَاءُ جُمَعُ.

سبق: 36

بدل

بدل وہ تابع ہے جو نسبت (حکم) سے مقصود بالذات ہوتا ہے، یعنی حکم اسی پر لگایا جاتا ہے، متبوع کو صرف تمہید کے لیے لایا جاتا ہے۔ تابع کو بدل اور متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ ﴾ (الشعراء 142:26). اس میں ﴿ اَخُوْهُمْ ﴾ مبدل منہ اور ﴿ صٰلِحٌ ﴾ بدل ہے۔

اقسام اس کی پانچ قسمیں ہیں: ① بدل کل ② بدل بعض ③ بدل اشتمال ④ بدل غلط ⑤ بدل قصد

① **بدل کل:** وہ ہے جس میں بدل اور مبدل منہ سے مراد ایک ہی چیز ہو، جیسے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (الفاتحة 6,5:1). ﴿ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾ مبدل منہ اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ بدل کل ہے۔ اس میں صراط مستقیم اور انعام یافتہ لوگوں کے راستے سے مراد ایک ہی راستہ ہے۔

② **بدل بعض:** وہ ہے جو مبدل منہ کا جز ہو، جیسے: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (آل عمرٰن 97:3). ﴿ اَلنَّاسِ ﴾ مبدل منہ اور ﴿ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ ﴾ بدل بعض ہے، اس میں صاحب استطاعت لوگ تمام لوگوں کا جز ہیں۔

③ **بدل اشتمال:** وہ ہے جس کا مبدل منہ سے تعلق ہو، جیسے: ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ﴾ (البقرة 217:2). ﴿ اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ ﴾ مبدل منہ اور قِتَالٍ بدل ہے۔ اس میں قتال کا حرمت والے مہینے سے تعلق ہے۔

④ **بدل غلط:** وہ ہے جو غلطی کی تصحیح کے لیے لایا جائے، جیسے: رَأَيْتُ حِمَارًا فَرَسًا اس میں حِمَارًا مبدل منہ اور فَرَسًا بدل غلط ہے۔ کہنا فَرَسٌ تھا سبقت لسانی کی وجہ سے حِمَارٌ کہہ دیا۔

⑤ **بدل قصد:** وہ ہے جو جان بوجھ کر غلط لفظ بولنے کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے: أَنْتَ أَخُوكَ ظَالِمٌ. اس میں أَنْتَ مبدل منہ اور أَخُوكَ بدل ہے۔

بدل اور مبدل منہ کے احکام

بدل اور مبدل منہ کی موافقت:

تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت میں | بدل کل میں بدل تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت میں مبدل منہ کے موافق ہوتا ہے۔ بدل بعض اور اشتمال میں ضمیر مبدل منہ کے موافق ہوتی ہے۔ بدل غلط اور بدل قصد میں صرف اعراب میں مبدل منہ کے ساتھ موافقت ہوتی ہے۔

تعریف وتنکیر میں | بدل اور مبدل منہ کی تعریف وتنکیر میں موافقت ضروری نہیں، کبھی دونوں معرفہ، کبھی دونوں نکرہ اور کبھی ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے، البتہ جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہوتا ہے،[1] جیسے: ﴿ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ ﴾ (العلق 96:15,16)

سوالات

① بدل کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔ ② بدل کل کس چیز میں مبدل منہ کے مطابق ہوتا ہے؟ ③ بدل کی صفت لانا کب ضروری ہوتا ہے؟ ④ کیا ضمیر بدل بن سکتی ہے؟ ⑤ اور کیا اسم فعل سے یا فعل اسم سے بدل بن سکتا ہے؟

تمرین

⑥ درج ذیل جملوں میں بدل اور مبدل منہ پہچانیں:

اَلصَّلَاةُ عَلٰی رَسُولِهٖ مُحَمَّدٍ. ﴿ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ○ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴾. ﴿ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴾.

[1] تا کہ مقصود کا غیر مقصود سے انقص ہونا لازم نہ آئے۔

❀ **اسم ظاہر اور ضمیر میں:** بدل اور مبدل منہ کبھی دونوں اسم ظاہر اور کبھی بدل اسم ظاہر اور مبدل منہ ضمیر ہوتا ہے، جیسے: ﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴾ (النبأ 78:31,32). ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ﴾ (الأحزاب 33:21).

فائدہ: صحیح یہ ہے کہ ضمیر بدل نہیں بنتی۔

❀ **اسم فعل اور جملہ میں:** بدل اور مبدل منہ کبھی دونوں اسم، کبھی دونوں فعل اور کبھی دونوں جملہ ہوتے ہیں، اس کے علاوہ نہیں ہوتے، جیسے: ﴿ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗٓ ﴾ (المزمل 73:2,3). ﴿ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ﴾ (الفرقان 25:68,69). ﴿ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ○ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴾ (الشعرآء 26:132,133).

﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ﴾ . ﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ ﴾ ، ﴿ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ○ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴾ .

⑦ ترکیب کریں: ﴿ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ ﴾ . ﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴾ .

سبق: 37

عطف بحرف

عطف کا لغوی معنی مڑنا۔

اصطلاحی تعریف وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطۂ حرف عطف آئے اور حکم میں متبوع کے ساتھ شریک ہو۔ تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 158:2)۔ اس میں ﴿ اَلصَّفَا ﴾ معطوف علیہ اور ﴿ وَالْمَرْوَةَ ﴾ معطوف ہے۔

معطوف اور معطوف علیہ کے احکام

① معطوف اور معطوف علیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ دونوں اسم ہوں [1] یا دونوں فعل ہوں یا دونوں حرف ہوں یا دونوں جملہ ہوں۔

② جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لانا ضروری ہے، جیسے: ﴿ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا ﴾ (المائدة 24:5)۔ جب درمیان میں فاصلہ ہو تو تاکید نہ لانا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿ مَاۤ اَشْرَكْنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا ﴾ (الأنعام 148:6)۔

③ جب ضمیر مجرور پر عطف کیا جائے تو معطوف پر اسی حرف جر کو لانا ضروری ہے، جیسے: ﴿ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴾ (المؤمنون 22:23)

④ معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے، یعنی جب معطوف علیہ کسی چیز کی خبر یا صفت وغیرہ واقع ہو تو

فائدہ: حروف عطف دس ہیں: وَاوْ، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰی، أَوْ، إِمَّا، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ۔

[1] معطوف علیہ اور معطوف جب اسم ہوں تو اس وقت دونوں کبھی اسم ظاہر، کبھی اسم ضمیر، کبھی ایک اسم ظاہر اور دوسرا ضمیر ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴾ (البقرة 57:2)، أَنَا وَ أَنْتَ صَدِيقَان. جَاءَنِي عَلِيٌّ وَّ أَنْتَ. أَنَا وَ عَلِيٌّ صَدِيقَانِ.

فائدہ: فعل کا عطف فعل پر ﴿ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ﴾ (الكهف 88:18)۔ حرف کا عطف حرف پر مِنْ وَعَنْ حَرْفَا جَرٍّ اور جملہ کا عطف جملہ پر ﴿ اُولٰٓىِٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرة 5:2)۔

معطوف بھی اسی چیز کی خبر یا صفت ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَاقِلٌ وَّعَالِمٌ. قَامَ رَجُلٌ عَاقِلٌ وَّعَالِمٌ.

⑤ ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًاوَّبَكْرٌ خَالِدًا. البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہوگا جب مجرور مرفوع پر مقدم ہو، جیسے: فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَالْحُجْرَةِ عَمْرٌو. اس میں ایک عامل ''فِي'' ہے، اس کا معمول اَلدَّارِ ہے اور دوسرا عامل معنوی ابتدا ہے، اس کا معمول زَيْدٌ ہے۔

سوالات

① حروف عطف بیان کریں اور یہ بتائیں کہ ان کے ماقبل اور مابعد کو کیا کہتے ہیں؟② معطوف اور معطوف علیہ کا کس چیز میں موافق ہونا ضروری ہوتا ہے؟③ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لیے کیا شرط ہے؟④ ضمیر مجرور پر عطف کرنے کے لیے کس چیز کا اعادہ ضروری ہے؟

تمرین

⑤ درج ذیل جملوں میں حروف عطف اور معطوف و معطوف علیہ پہچانیں:

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾. ﴿ اَلَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾. ﴿ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ ﴾ ﴿ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ﴾. ﴿ كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ﴾. ﴿ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ ﴾. ﴿ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ﴾.

⑥ ترکیب کریں: ﴿ اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ﴾.

سبق : 38

عطف بیان

وہ تابع ہے جو جامد ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے مگر صفت نہ ہو اور یہ متبوع کی بہ نسبت زیادہ مشہور ہو، تابع کو عطف بیان اور متبوع کو مبیّن کہتے ہیں، جیسے: ﴿ اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾ (آل عمرٰن 45:3).اس میں ﴿ اَلْمَسِيْحُ ﴾ مبیّن اور ﴿ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴾ عطف بیان ہے۔

کبھی یہ تخصیص کے لیے آتا ہے جب مبیَّن نکرہ ہو، جیسے: ﴿ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ ﴾ (المآئدة 95:5).

کبھی توضیح یا تخصیص مراد نہیں ہوتی بلکہ مخاطب کے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴾ (الأعراف 122,121:7). فرعون کے جادوگروں نے ﴿ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴾ اس لیے کہا تھا کہ فرعون بھی ربوبیّت کا دعویٰ کرتا تھا۔

نوٹ: عطف بیان رفع، نصب، جر، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت میں مبیّن کے مطابق ہوتا ہے۔

فائدہ: عموماً لقب اور کنیت کے بعد اسم یا اسم کے بعد کنیت عطف بیان ہوتی ہے۔

فائدہ: عطف بیان اور بدل میں فرق: ① بدل خود مقصود بالذات ہوتا ہے جب کہ عطف بیان میں متبوع مقصود بالذات ہوتا ہے۔ ② عطف بیان جامد ہوتا ہے جبکہ بدل کے لیے یہ ضروری نہیں ہے۔ ③ عطف بیان متبوع سے زیادہ مشہور ہوتا ہے جبکہ بدل زیادہ مشہور نہیں ہوتا۔ ④ بدل تکرار عامل کے حکم میں ہوتا ہے جبکہ عطف بیان میں یہ نہیں ہوتا۔

خلاصۂ بحث

توابع

- صفت
  - حقیقی: جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ
  - سببی: جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوهُ
- عطف بحرف: قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو
- تاکید
  - لفظی: جَاءَ نِي زَيْدٌ زَيْدٌ
  - معنوی: جَاءَ نِي زَيْدٌ نَفْسُهُ
- بدل
  - کل: جَاءَ نِي زَيْدٌ اَخُوكَ
  - بعض: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ
  - اشتمال: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهُ
  - غلط: رَأَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا
  - قصد: جَاءَ نِي زَيْدٌ عَمْرٌو
- عطف بیان: قَامَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ
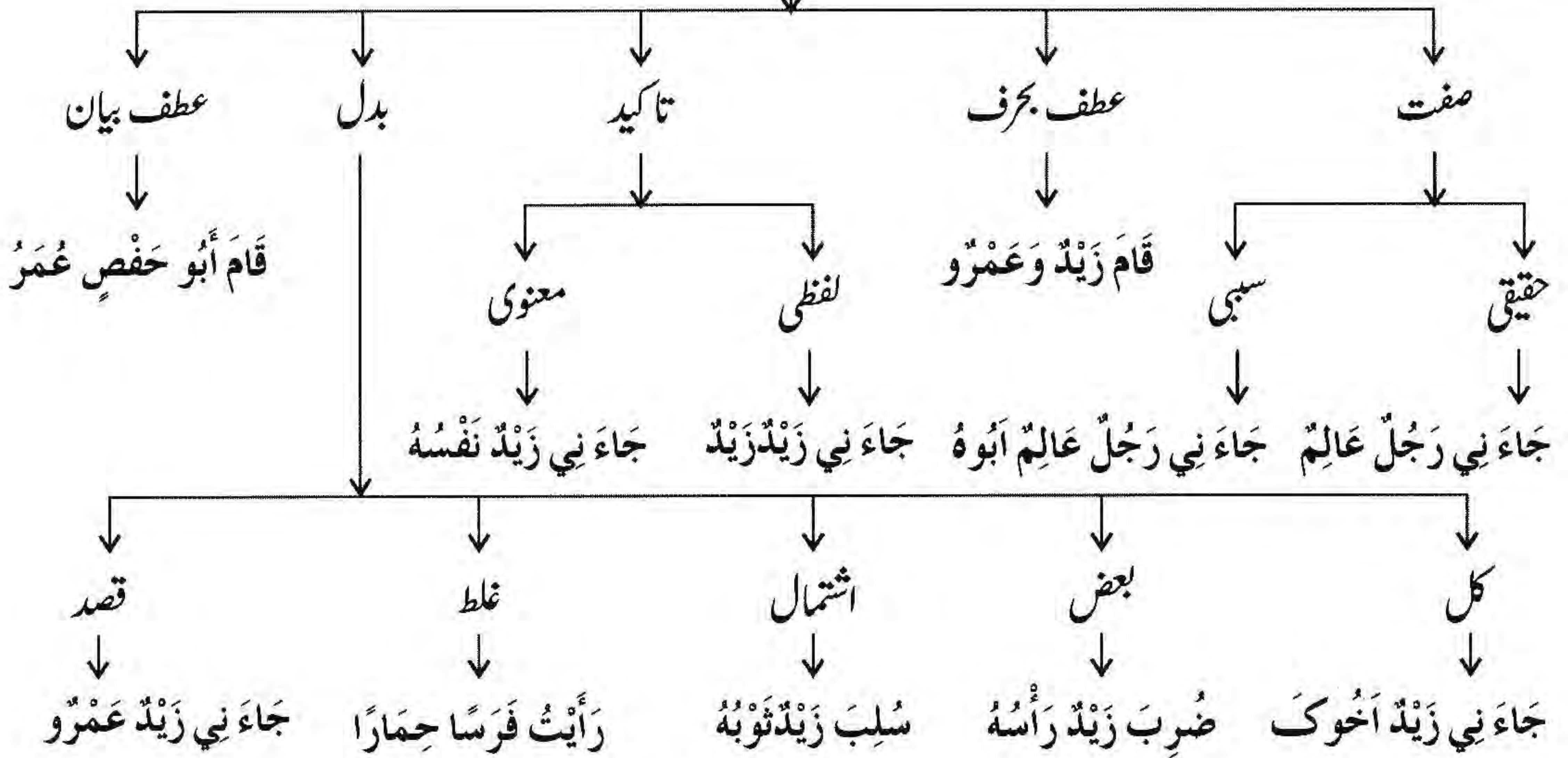
سوالات

① عطف بیان کی تعریف کریں اور یہ بتائیں کہ یہ کن چیزوں میں مُبیّن کے مطابق ہوتا ہے؟ ② عطف بیان اور صفت میں کیا فرق ہے؟ ③ عطف بیان اور بدل میں کیا فرق ہے؟

تمرین

③ درج ذیل جملوں میں عطف بیان اور مبیّن کو پہچانیں:

﴿ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ ﴾. كَانَ عُثْمَانُ ذُوالنُّورَيْنِ سَخِيًّا. ﴿ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ﴾. ﴿ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ﴾. جَاءَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ.

④ ترکیب کریں: رَوٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

⑤ درج ذیل جملوں میں تابع اور متبوع پہچانیں اور یہ بتائیں کہ وہ کون سا تابع ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾. وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

﴿ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ﴾. ﴿ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا ﴾.

⑥ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

- عطف بیان وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کرے مگر صفت نہ ہو۔
- فعل کا اسم پر عطف ہو سکتا ہے۔
- بدل کل صرف اعراب میں مبدل منہ کے موافق ہوتا ہے۔
- صفت اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہوتی ہے۔
- صفت حقیقی وہ ہوتی ہے جو اپنے متبوع کا وصف بیان کرے۔

⑦ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

- وہ تابع جو مقصود بالنسبت ہو اسے .... کہتے ہیں: (صفت، بدل، تاکید۔)
- وہ تابع جو حرف عطف کے بعد آئے اسے .... کہتے ہیں: (عطف بیان، عطف بحرف، بدل۔)
- صفت توضیح کا فائدہ دیتی ہے جب موصوف اور صفت دونوں .... ہوں: (معرفہ، نکرہ، نکرہ مخصوصہ۔)
- جملہ خبریہ .... صفت بن سکتا ہے: (نکرہ کی، معرفہ کی، دونوں کی۔)
- کُلٌّ کے ساتھ تاکید کو .... کہتے ہیں: (لفظی، معنوی، دونوں۔)

⑧ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ﴾	بدل
②	﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾	تاکید معنوی
③	﴿قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ﴾	عطف بحرف
④	﴿يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ﴾	صفت
⑤	﴿يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى﴾	تاکید لفظی

اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل [1]

ان سے مراد وہ اسماء ہیں جو اپنے فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔

تعداد یہ چھ اسم ہیں جو درج ذیل ہیں: ① مصدر ② اسم فاعل ③ اسم مفعول ④ صفت مشبہ ⑤ اسم تفضیل ⑥ اسمائے افعال

[1] یہ اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر شبہ جملہ بنتے ہیں۔

سبق: 39

مصدر

وہ اسم ہے جو صرف حدث[1] (مصدری معنی) پر دلالت کرے اور اس سے اسماء اور افعال مشتق ہوں۔

عمل یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے مگر اکثر یہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع یا منصوب ہوتے ہیں، جیسے: أَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ. اس میں قِيَامٌ مصدر لازم اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔ ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ﴾ (البقرة 2:251). دَفْعٌ مصدر متعدی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسٰنُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ﴾ (فصلت 41:49). أَيْ دُعَائِهِ. دُعَاءٌ مصدر متعدی اپنے مفعول ﴿اَلْخَيْرِ﴾ کی طرف مضاف ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے اور اس کا فاعل محذوف ہے۔

عمل کی شرائط تین ہیں: ① مفعول مطلق نہ ہو، جیسے: ﴿صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (الأحزاب 33:56). ② اس سے مراد صرف اسم نہ ہو بلکہ حدث بھی ہو، جیسے: ﴿اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ﴾ (النجم 53:35). اَلْعِلْمُ نُورٌ. ③ اس کی جگہ فعل کو أَنْ یا مَا مصدریہ کے ساتھ لانا درست ہو، جیسے: أَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ، أَيْ أَنْ يَّقُومَ.

سوالات

① مصدر کی تعریف کریں اور اس کا عمل بتائیں۔ ② مصدر کب عمل کرتا ہے؟ ③ جب مصدر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو تو اس پر کیا اعراب آئے گا؟

[1] حدث وہ معنی ہے جو خود بخود قائم نہ ہو بلکہ اپنے غیر کے ساتھ قائم ہو۔

تمرین

④ درج ذیل مثال میں مصدر اور اس کا معمول پہچانیں:

﴿ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ﴾.

⑤ ترکیب کریں: ﴿ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ﴾.

سبق:40

اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا اس کے ساتھ قائم ہو، جیسے: ﴿ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ﴾ (البقرة 30:2). اس میں ﴿ جَاعِلٌ ﴾ اسم فاعل ہے۔ ﴿ وَهُوَ قَآئِمٌ ﴾ (آل عمرٰن 39:3). اس میں ﴿ قَآئِمٌ ﴾ اسم فاعل ہے۔

عمل یہ اپنے فعل معروف کی طرح عمل کرتا ہے، یعنی لازم ہو تو فاعل کو رفع اور متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے، جیسے: ﴿ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ ﴾ (مریم 46:19). اس میں ﴿ رَاغِبٌ ﴾ اسم فاعل اور ﴿ اَنْتَ ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ﴿ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا ﴾ (الحجر 28:15). اس میں ﴿ خَالِقٌ ﴾ اسم فاعل اور ﴿ بَشَرًا ﴾ اس کا مفعول ہے۔

یہ اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: کَامِلُ الْجُوْدِ. ﴿ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ ﴾ (السجدة 6:32).

استعمال یہ دو طرح استعمال ہوتا ہے: ① معرّف باللام ② غیر معرّف باللام

① معرّف باللام: اس صورت میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے اس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا ﴾ (الأحزاب 35:33).

② غیر معرّف باللام: اس کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں: ① حال یا استقبال کا زمانہ اس میں ہو۔ ② مبتدا، ذوالحال، موصوف، حرف نفی یا استفہام کے بعد ہو۔

(۱) مبتدا کے بعد: ﴿ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا ﴾ (الحجر 28:15). (۲) ذوالحال کے بعد: جَاءَ زَیْدٌ بَاکِیًا غُلَامُهٗ (۳) موصوف کے بعد: هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ (۴) حرف نفی کے بعد: مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (۵) حرف استفہام کے

فائدہ: جب اسم فاعل مضاف ہو اور اس میں تینوں زمانے مراد ہوں تو اضافت معنوی ہوتی ہے اور مضاف تعریف یا تخصیص حاصل کر لیتا ہے جیسے: ﴿ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ﴾ (المؤمن 3،2:40)

بعد: أَقَائِمٌ زَيْدٌ.

فائدہ: جب اسم فاعل غیر معرّف باللام اور ماضی کے معنی میں ہو تو اضافت ضروری ہے، جیسے: ضَارِبُ عَمْرٍو أَمْسِ.

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

① فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں اور اسم فاعل اس لفظ کو کہتے ہیں جو کام کرنے والی ذات پر دلالت کرے، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ۔ قَائِمٌ اسم فاعل اور أَبُوهُ فاعل ہے۔

② فاعل صرف ذات پر اور اسم فاعل ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے۔

③ فاعل عامل نہیں ہوتا جبکہ اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔

④ اسم فاعل اسم مشتق ہوتا ہے جبکہ فاعل کبھی تو اسم مشتق ہوتا ہے اور کبھی جامد۔

سوالات

①اسم فاعل کی تعریف کریں اور اس کا عمل بتائیں۔②جب اسم فاعل معرّف باللّام ہو تو اس کے عمل کے لیے کیا شرط ہے؟③جب اسم فاعل غیر معرّف باللّام ہو تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟④اسم فاعل مضاف ہونے کی صورت میں کب تعریف یا تخصیص حاصل کرتا ہے؟ ⑤ اسم فاعل اور فاعل میں کیا فرق ہے؟ ⑥ جب اسم فاعل معرّف باللّام ہو تو اس میں کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

تمرین

⑦ درج ذیل مثالوں میں اسم فاعل اور اس کا معمول پہچانیں:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ﴾. ﴿ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ ﴾. ﴿ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ ﴾. ﴿ كَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ ﴾. ﴿ لَتَارِكُوٓا اٰلِهَتِنَا ﴾. ﴿ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴾.

⑧ ترکیب کریں: ﴿ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴾.

سبق : 41

اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُهُ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر ضرب واقع ہوئی ہے۔

عمل یہ اپنے فعل مجہول کی طرح عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: ﴿ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ﴾ (البقرة 85:2). اس میں ﴿ مُحَرَّمٌ ﴾ اسم مفعول اور ﴿ إِخْرَاجُهُمْ ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔

یہ بھی اکثر اپنے نائب فاعل کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَقْطُوعُ الْأَنْفِ.

نوٹ: اس کے عمل کی تمام شرائط وہی ہیں جو اسم فاعل کی ہیں۔

سوالات

① اسم مفعول کی تعریف کریں اور اس کا عمل بتائیں۔ ② اسم مفعول کب عمل کرتا ہے؟ مع امثلہ وضاحت کریں۔

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں اسم مفعول اور اس کا معمول پہچانیں: ﴿ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ﴾. زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُهُ.

④ ترکیب کریں: أَمَنْصُورٌ بَكْرٌ.

سبق: 42

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنیٰ بطورِ ثبوت اور دوام کے پائے جائیں، جیسے: جَمِيلٌ، شَرِيفٌ.

عمل یہ اپنے فعل لازم کی طرح عمل کرتی ہے، یعنی فاعل کو رفع دیتی ہے مگر کبھی اس کا معمول شبہ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب بھی ہوتا ہے۔ یہ بعض اوقات اپنے معمول کی طرف مضاف ہو کر بھی استعمال ہوتی ہے۔

عمل کی شرط اس کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ یہ مبتدا، ذوالحال، موصوف، حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد ہو۔

استعمال استعمال کی صورت یہ ہے کہ صفت مشبہ کبھی معرّف باللام ہوتی ہے کبھی غیر معرّف باللام، ہر صورت میں اس کا معمول مضاف یا معرّف باللام یا دونوں سے خالی ہوتا ہے، اس طرح یہ چھ صورتیں بنتی ہیں۔ پھر ہر صورت میں معمول فاعل، شبہ مفعول اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مرفوع، منصوب اور مجرور ہوسکتا ہے، اس لحاظ سے کل اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں جو کہ درج ذیل نقشے سے واضح ہیں:

صفت مشبہ	معمول	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
معرّف باللام	مضاف	اَلْحَسَنُ وَجْهُهٗ (ا)	اَلْحَسَنُ وَجْهَهٗ (ح)	اَلْحَسَنُ وَجْهِهٖ (م)[1]
	معرّف باللام	اَلْحَسَنُ الْوَجْهُ (ق)	اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ (ا)	اَلْحَسَنُ الْوَجْهِ (ا)
	دونوں سے خالی	اَلْحَسَنُ وَجْهٌ (ق)	اَلْحَسَنُ وَجْهًا (ا)	اَلْحَسَنُ وَجْهٍ (م)[2]
	مضاف	حَسَنٌ وَجْهُهٗ (ا)	حَسَنٌ وَجْهَهٗ (ح)	حَسَنُ وَجْهِهٖ (مخ)[3]

[1] اس میں تخفیف کا فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ [2] اس میں معرفہ نکرہ کی طرف مضاف ہے۔ [3] اس میں تخفیف مکمل طور پر حاصل نہیں ہوئی۔

غیر معرّف باللام	معرّف باللام	حَسَنٌ الْوَجْهُ (ق)	حَسَنٌ الْوَجْهَ (ا)	حَسَنُ الْوَجْهِ (ا)
	دونوں سے خالی	حَسَنٌ وَجْهٌ (ق)	حَسَنٌ وَجْهًا (ا)	حَسَنُ وَجْهٍ (ا)

فائدہ: نقشے میں احسن کے لیے (ا) حسن کے لیے (ح) قبیح کے لیے (ق) ممتنع کے لیے (م) اور مختلف فیہ کے لیے (مخ) لکھا گیا ہے۔

فائدہ: جب ایک ضمیر ہو تو احسن، جیسے: حَسَنٌ وَجْهُهُ. اس میں صرف وَجْهُهُ میں ہٗ ضمیر ہے۔ حَسَنٌ میں ضمیر نہیں ہے کیونکہ جب معمول مرفوع ہو تو صیغۂ صفت میں ضمیر نہیں ہوتی ہے۔ دو ضمیریں ہوں تو حسن، جیسے: حَسَنٌ وَجْهَهٗ. اس میں دو ضمیریں ہیں ایک حَسَنٌ میں اور دوسری وَجْهَهٗ میں کیونکہ جب معمول منصوب ہو تو صیغۂ صفت میں ضمیر ہوتی ہے۔ جب کوئی ضمیر نہ ہو تو قبیح، جیسے: حَسَنٌ وَجْهٌ. اس میں کوئی ضمیر نہیں ہے، جب وہ ترکیبی لحاظ سے درست نہ ہو تو ممتنع، جیسے: اَلْحَسَنُ وَجْهٍ. اس میں معرفہ نکرہ کی طرف مضاف ہے۔ اور جب اس میں نحویوں کا اختلاف ہو تو اسے مختلف فیہ کہتے ہیں، جیسے: حَسَنُ وَجْهِهٖ.

فائدہ: جب صفت مشبہ کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ وہی معمول اس کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: حَسَنٌ وَجْهٌ میں وَجْهٌ حَسَنٌ کا فاعل ہے،[1] جب معمول منصوب یا مجرور ہو تو اس میں ضمیر اس کا فاعل ہوتی ہے جو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: حَسَنٌ وَجْهًا، حَسَنُ وَجْهٍ.

سوالات

① صفت مشبہ کی تعریف کریں اور اس کا عمل بتائیں۔

② صفت مشبہ کی استعمال کے لحاظ سے کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں صفت مشبہ اور اس کا معمول پہچانیں:

زَيْدٌ شَرِيفٌ ابْنُهٗ. حَامِدٌ كَرِيمُ الْوَلَدِ. ﴿إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾.

④ ترکیب کریں: زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ.

[1] اس صورت میں صفت کا صیغہ ہمیشہ واحد آئے گا، فاعل خواہ مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع۔

سبق: 43

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی کی زیادتی دوسرے کے مقابلے میں پائی جائے، جیسے: ﴿ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ ﴾ (القصص 34:28). اس میں ﴿ اَفْصَحُ ﴾ اسم تفضیل ہے۔

عمل یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔

استعمال یہ تین طرح استعمال ہوتا ہے[1]: ① مِنْ کے ساتھ ② اَلْ کے ساتھ ③ مضاف

① مِنْ سے : اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے، جیسے: ﴿ اَنَاْ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ﴾ (الکھف 34:18)، ﴿ وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ﴾ (البقرة 2:247)، ﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴾ (القدر 3:97).

② اَلْ سے : اس صورت میں اسم تفضیل موصوف کے مطابق ہوتا ہے،[2] جیسے: زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ، اَلزَّيْدَانِ الْأَفْضَلَانِ، هِنْدُنِ الْفُضْلٰى، اَلْهِنْدَاتُ الْفُضْلَيَاتُ.

③ **مضاف**: اس صورت میں اسم تفضیل مفرد مذکر یا موصوف کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: ﴿ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ (یوسف 12:64)، ﴿ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴾ (البینة 98:7). اس صورت میں موصوف سے مطابقت اختیاری ہوتی ہے۔[3]

فائدہ: جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: زَيْدٌ وَّبَكْرٌ عَالِمَانِ وَزَيْدٌ أَعْلَمُ، یعنی زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ.

[1] کبھی اسم تفضیل زیادتی والے معنی سے خالی ہوتا ہے اور اسم فاعل کے معنی میں ہوتا ہے اس وقت مذکورہ بالا تینوں طریقوں کا پایا جانا ضروری نہیں ہے، جیسے: ﴿ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ﴾ (بني إسرآء يل 17:54)، أَيْ عَالِمٌ بِكُمْ.

[2] مطابقت واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث میں ہوتی ہے۔

فائدہ: خَيْرٌ اور شَرٌّ اسم تفضیل ہیں، کثرت استعمال کی وجہ سے ان کا الف حذف ہوگیا ہے، جیسے: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ، شَرُّ النَّاسِ ذُوالْوَجْهَيْنِ.

[3] اسم تفضیل جب نکرہ کی طرف مضاف ہو تو ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہے اور جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو مطابقت اختیاری ہوتی ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا تین صورتوں میں سے دو کا جمع ہونا بھی درست نہیں، جیسے: زَيْدُنِ الْأَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو نہیں کہہ سکتے۔

مَسْئَلَةُ الْكُحْل اسم تفضیل ہمیشہ ضمیر میں عمل کرتا ہے جو اس کا فاعل ہوتی ہے۔ اسم ظاہر میں صرف ایک صورت میں عمل کرتا ہے جسے مسئلة الكحل کہتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ اسم تفضیل لفظاً کسی چیز کی صفت ہو اور معناً ایسی چیز کی صفت ہو جو پہلی شیے اور اس کے غیر میں مشترک ہو اور کلام منفی ہو، جیسے: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِي عَيْنِ زَيْدٍ.

اس مثال میں أَحْسَنَ لفظاً رَجُلًا کی صفت ہے، اور معناً اَلْكُحْل کی صفت ہے جو عین زید اور عین رجل میں مشترک ہے اور کلام منفی ہے تو اس مثال میں اسم تفضیل نے اسم ظاہر اَلْكُحْل میں عمل کیا ہے۔

خلاصۂ بحث

اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل

- مصدر ← أَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ
- اسم فاعل ← زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ
- اسم مفعول ← زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُهُ
- صفت مشبہ ← جَاءَنِي زَيْدٌ حَسَنٌ وَجْهُهُ
- اسم تفضیل ← زَيْدٌ أَفْضَلُ النَّاسِ
- اسمائے افعال ← رُوَيْدَ زَيْدًا
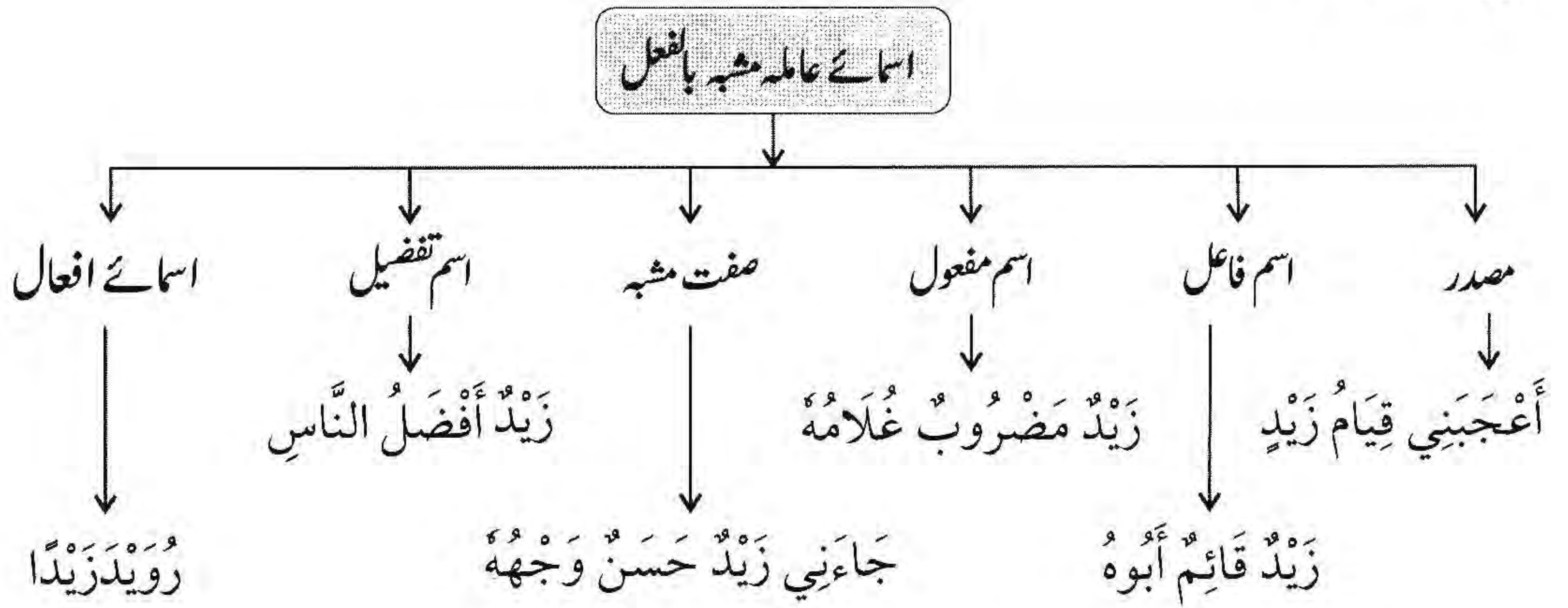
نوٹ: اسمائے افعال کا ذکر آگے مبنی کی بحث میں ہوگا۔

سوالات

① اسم تفضیل کی تعریف کریں اور اس کے استعمال کی صورتیں بتائیں۔ ② جب اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو وحدت وجمعیت کی کیا صورت ہوگی؟ ③ اسم تفضیل کب موصوف کے مطابق ہوتا ہے اور کب مطابقت اختیاری ہوتی ہے؟ ④ مَسْئَلَةُ الْكُحْل سے کیا مراد ہے؟ ⑤ اسم تفضیل کو کب موصوف کے مطابق اور مفرد مذکر لانا جائز ہوتا ہے؟

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں اسم تفضیل اور اس کا معمول پہچانیں:

﴿ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ﴾. ﴿ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴾. أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ. ﴿ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾. ﴿ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴾. اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. ﴿ هُمْ اَرَاذِلُنَا ﴾. ﴿ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ﴾. ﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا ﴾. أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا. ﴿ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ﴾.

⑦ ترکیب کریں: أَكْثَرُهُمْ كَافِرُونَ. ﴿ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾. ﴿ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ﴾.

⑧ درج ذیل مثالوں میں سے اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل الگ الگ کریں اور ان کا عمل بھی بتائیں:

﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴾. ﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾. ﴿ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ﴾. هٰذَا رَجُلٌ دَاعٍ إِلَى الْحَقِّ. ﴿ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴾. كَانَ سَعِيدٌ حَسَنًا.

⑨ خالی جگہ پر کریں:

⊙ جب اسم فاعل غیر معرف باللام ماضی کے معنی میں ہو تو..................ضروری ہے۔

⊙ صفت مشبہ کے استعمال کی کل..................صورتیں ہیں۔

⊙ اسم تفضیل ہمیشہ..................میں عمل کرتا ہے۔

⊙ اسم مفعول..................کی طرح عمل کرتا ہے۔

⊙ وہ اسماء جو اپنے فعل کی طرح عمل کرتے ہیں انھیں..................کہتے ہیں۔

⑩ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ اسم تفضیل جب معرف باللام یا مضاف نہ ہو تو ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہے۔

⊙ مصدر اس وقت عمل کرتا ہے جب وہ مفعول مطلق ہو۔

⊙ اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل چار ہیں۔

⊙ اسم فاعل جب معرف باللام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے۔

⊙ مَسْئَلَةُ الْكُحْل کی صورت میں اسم تفضیل اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے۔

⑪ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ وہ اسم جو صرف حدث پر دلالت کرے اسے .... کہتے ہیں: (اسم فاعل، اسم مفعول، مصدر۔)

⊙ جب صفت مشبہ کا معمول منصوب ہو تو اسے .... کہتے ہیں: (مفعول، شبہ مفعول، حال۔)

⊙ خَيْرٌ کو .... کہتے ہیں: (اسم تفضیل، صفت مشبہ، مصدر۔)

⊙ جب اسم تفضیل معرف باللام ہو تو وہ .... ہوتا ہے: (مفرد مذکر، موصوف کے مطابق، دونوں طرح جائز۔)

⊙ وہ اسم مشتق جس میں دوام کے معنی پائے جائیں اسے .... کہتے ہیں: (اسم تفضیل، مصدر، صفت مشبہ۔)

⑫ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	أَسْوَدُ	اسم مفعول
②	خُرُوجٌ	اسم تفضیل
③	مَحْفُوظٌ	اسم فاعل
④	أَسْرَعُ	صفت مشبہ
⑤	شَاكِرٌ	مصدر

سبق: 44

اسم مبنی کا بیان

وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو یا ترکیب میں واقع نہ ہو، جیسے: هٰذَا، نِخِّ نِخِّ.

حکم اس کا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل نہیں ہوتا، جیسے: ﴿هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ﴾ (ھود11: 78).

﴿إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ﴾ (الحجر15: 68)، ﴿مِنْ هٰٓؤُلَآءِ﴾ (الزمر39: 51). ان مثالوں میں ﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ مبنی ہے جس کا آخر تمام حالتوں میں ایک جیسا ہے۔

مشابہت مبنی الاصل سے مشابہت کی چار صورتیں ہیں: ① لفظی ② معنوی ③ احتیاجی ④ تضمنی

① **لفظی مشابہت:** یہ ہے کہ کسی اسم میں تین سے کم حرف ہوں (جیسے حرف میں تین سے کم حروف ہوتے ہیں)، جیسے: ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر، ضَرَبْنَا میں نَا، یہ حرف جر ''بَ'' اور ''مِنْ'' کے مشابہ ہیں۔

② **معنوی مشابہت:** یہ ہے کہ کسی اسم میں وہی معنی پائے جائیں جو مبنی الاصل میں ہوں، جیسے: أَيْنَ. یہ اسم استفہام ہے جو ہمزہ حرف استفہام کے مشابہ ہے، مَتٰی. اسم شرط ہے جو إِنْ حرف شرط کے مشابہ ہے۔

③ **احتیاجی مشابہت:** یہ ہے کہ کوئی اسم اپنے معنی پر دلالت کرنے کے لیے (حرف کی طرح) دوسرے کا محتاج ہو، جیسے: اسم موصول اَلَّذِي یہ صلہ کا محتاج ہوتا ہے جس طرح حرف محتاج ہوتا ہے۔

④ **تضمنی مشابہت:** وہ اسم جو حرف کو متضمن ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا۔

مبنی کا اعراب اس کی چار صورتیں ہیں:

① مبنی بر سکون، جیسے: كَمْ. ② مبنی بر فتحہ، جیسے: أَيْنَ. ③ مبنی بر کسرہ، جیسے: أَمْسِ. ④ مبنی بر ضمہ، جیسے: حَيْثُ.

مبنی کی اقسام اس کی کل دس قسمیں ہیں: ① مضمرات ② اسمائے اشارہ ③ اسمائے موصولہ ④ اسمائے افعال

فائدہ: مبنی کی دو قسمیں ہیں: ① مبنی الاصل ② اسم مبنی۔ مبنی الاصل: وہ ہے جو مبنی ہونے میں کسی کا محتاج نہ ہو بلکہ اصل وضع کے اعتبار سے مبنی ہو، یہ تین ہیں: ① تمام حروف ② فعل ماضی ③ امر حاضر معروف۔ اسم مبنی: وہ ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

نوٹ: جملہ بھی مبنی کے حکم میں ہوتا ہے۔

⑤ اسمائے اصوات ⑥ مرکبات ⑦ کنایات ⑧ بعض ظروف ⑨ اسمائے شرط ⑩ اسمائے استفہام

سوالات

① معرب اور مبنی میں کیا فرق ہے؟ مثال دے کر واضح کریں۔ ② معرب اور مبنی کی حرکات کے نام بتائیں۔
③ مبنی الاصل سے کیا مراد ہے؟ ④ اسم مبنی کی مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت کی صورتیں بیان کریں۔ ⑤ اسم مبنی کی کتنی قسمیں ہیں اور ان پر اعراب کیسے آتا ہے؟

سبق: 45

مضمرات

ضمیر: وہ ہے جس کے ذریعے سے متکلم، مخاطب یا غائب سے کنایہ کیا جاتا ہے۔

اقسام: اس کی پانچ قسمیں ہیں: ① ضمیر مرفوع متصل ② ضمیر مرفوع منفصل ③ ضمیر منصوب متصل ④ ضمیر منصوب منفصل ⑤ ضمیر مجرور متصل

① ضمیر مرفوع متصل: فاعل یا نائب فاعل کی وہ ضمیر جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ چودہ ہیں:

نمبر شمار	فعل ماضی میں	ضمائر	فعل مضارع میں	ضمائر	فعل امر میں	ضمائر
١	نَصَرْتُ میں	تُ	أَنْصُرُ میں	أَنَا	اُنْصُرْ میں	أَنْتَ
٢	نَصَرْنَا //	نَا	نَنْصُرُ //	نَحْنُ	اُنْصُرَا //	الف
٣	نَصَرْتَ //	تَ	تَنْصُرُ //	أَنْتَ	اُنْصُرُوا //	واؤ
٤	نَصَرْتُمَا //	تُمَا	تَنْصُرَانِ //	الف	اُنْصُرِي //	ي
٥	نَصَرْتُمْ //	تُمْ	تَنْصُرُونَ //	واؤ	اُنْصُرَا //	الف
٦	نَصَرْتِ //	تِ	تَنْصُرِينَ //	ي	اُنْصُرْنَ //	نَ
٧	نَصَرْتُمَا //	تُمَا	تَنْصُرَانِ //	الف		
٨	نَصَرْتُنَّ //	تُنَّ	تَنْصُرْنَ //	نَ		
٩	نَصَرَ //	هُوَ	يَنْصُرُ //	هُوَ		
١٠	نَصَرَا //	الف	يَنْصُرَانِ //	الف		
١١	نَصَرُوْا //	وَاؤ	يَنْصُرُوْنَ //	واؤ		

۱۲	نَصَرَتْ //	هِيَ	تَنْصُرُ //	هِيَ		
۱۳	نَصَرَتَا //	الف	تَنْصُرَانِ //	الف		
۱۴	نَصَرْنَ //	نَ	يَنْصُرْنَ //	نَ		

اقسام ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: ① بارز ② مستتر

ضمیر بارز وہ ضمیر جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: نَصَرْتُ میں تُ. یہ فعل ماضی کے بارہ، مضارع کے نو اور امر کے پانچ صیغوں میں ہوتی ہے۔

ضمیر مستتر وہ ضمیر جو فعل کے صیغے میں پوشیدہ ہو، جیسے: نَصَرَ میں هُوَ، نَصَرَتْ میں هِيَ.

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① وجوبی ② جوازی

مستتر وجوبی وہ ضمیر ہے جس کی جگہ اسم ظاہر نہ آسکے، یہ مخاطب اور متکلم کے صیغوں میں چار جگہ آتی ہے، تین فعل مضارع کے: صیغہ واحد مذکر حاضر تَنْصُرُ، صیغہ واحد اور جمع متکلم أَنْصُرُ، نَنْصُرُ اور ایک امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر اُنْصُرْ.

مستتر جوازی① وہ ضمیر ہے جس کی جگہ اسم ظاہر آسکے۔ یہ غائب کے چار صیغوں میں آتی ہے، دو فعل ماضی کے: صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب نَصَرَ، نَصَرَتْ اور دو فعل مضارع کے: صیغہ واحد مذکر و مؤنث غائب يَنْصُرُ، تَنْصُرُ.

② **ضمیر مرفوع منفصل:** فاعل، نائب فاعل، مبتدا یا خبر کی وہ ضمیر جو عامل سے جدا ہو، یہ کل چودہ ہیں:

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ	أَنْتَ	أَنَا
	تثنیہ	هُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ

① فعل کی طرح اسمائے مشتقات (اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل) کے ساتھ بھی ضمیر مرفوع متصل آتی ہے جو کہ مطلق طور پر مستتر جوازی ہوتی ہے، یعنی مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب میں مستتر ہوتی ہے، جیسے: فَاعِلٌ میں هُوَ، أَنْتَ، أَنَا. فَاعِلَانِ میں هُمَا، أَنْتُمَا، نَحْنُ. فَاعِلُونَ میں هُمْ، أَنْتُمْ، نَحْنُ. فَاعِلَةٌ میں هِيَ، أَنْتِ، أَنَا. فَاعِلَتَانِ میں هُمَا، أَنْتُمَا، نَحْنُ. اور فَاعِلَاتٌ میں هُنَّ، أَنْتُنَّ، نَحْنُ.

مذکر	جمع	هُمْ	أَنْتُمْ	
مونث	واحد	هِيَ	أَنْتِ	أَنَا
	تثنیه	هُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
	جمع	هُنَّ	أَنْتُنَّ	

③ ضمیر منصوب متصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہوئی ہو یا کسی عامل ناصب کا معمول ہو۔ یہ کل چودہ ہیں:

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	نَصَرَهُ	نَصَرَكَ	نَصَرَنِي [1]
	تثنیه	نَصَرَهُمَا	نَصَرَكُمَا	نَصَرَنَا
	جمع	نَصَرَهُمْ	نَصَرَكُمْ	
مؤنث	واحد	نَصَرَهَا	نَصَرَكِ	نَصَرَنِي
	تثنیه	نَصَرَهُمَا	نَصَرَكُمَا	نَصَرَنَا
	جمع	نَصَرَهُنَّ	نَصَرَكُنَّ	

عامل ناصب إِنَّ کا اسم:

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	إِنَّهُ	إِنَّكَ	إِنَّنِي (إِنِّي)
	تثنیه	إِنَّهُمَا	إِنَّكُمَا	إِنَّنَا (إِنَّا)
	جمع	إِنَّهُمْ	إِنَّكُمْ	
مؤنث	واحد	إِنَّهَا	إِنَّكِ	إِنَّنِي (إِنِّي)

[1] نَصَرَنِي میں نَصَرَ فعل ہے ن وقایہ کا ہے جو فعل کو کسرہ آنے سے بچاتا ہے اور ي متکلم کی ضمیر ہے۔

مؤنث	تثنیہ	إِنَّهُمَا	إِنَّكُمَا	إِنَّنَا (إِنَّا)
	جمع	إِنَّهُنَّ	إِنَّكُنَّ	

④ ضمیر منصوب منفصل: مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو۔ یہ کل چودہ ہیں:

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاكَ	إِيَّايَ
	تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
	جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاكُمْ	
مؤنث	واحد	إِيَّاهَا	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
	تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
	جمع	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُنَّ	

⑤ ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر جو مضاف یا حرف جر کے بعد آئے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

⊙ ضمیر مجرور متصل باسم [1]: وہ ضمیر جس سے پہلے مضاف ہو۔

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	كِتَابُهُ	كِتَابُكَ	كِتَابِي
	تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا
	جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُكُمْ	
مؤنث	واحد	كِتَابُهَا	كِتَابُكِ	كِتَابِي
	تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا

[1] جب اسم کے ساتھ کوئی ضمیر آئے تو وہ ہمیشہ مجرور ہی ہوتی ہے۔

	جمع	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُنَّ	

⊙ ضمیر مجرور متصل [1] بحرف جر [2]: وہ ضمیر جس سے پہلے حرف جر ہو۔

جنس	نوع	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	لَهٗ	لَكَ	لِي
	تثنیہ	لَهُمَا	لَكُمَا	لَنَا
	جمع	لَهُمْ	لَكُمْ	
مؤنث	واحد	لَهَا	لَكِ	لِي
	تثنیہ	لَهُمَا	لَكُمَا	لَنَا
	جمع	لَهُنَّ	لَكُنَّ	

فائدہ: تمام ضمیریں واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مرجع کے مطابق ہوتی ہیں۔

ضمیر شان اور ضمیر قصّہ مفرد مذکر یا مؤنث غائب کی وہ ضمیر جو جملے سے پہلے بلا مرجع آئے اور وہ جملہ اس کی تفسیر کرے، [3] اگر وہ ضمیر مذکر کی ہو تو اسے ضمیر شان کہتے ہیں، جیسے: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (الإخلاص 1:112) (کہہ دیجیے: شان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔) اس میں ﴿ هُوَ ﴾ ضمیر شان ہے۔ اگر مؤنث کی ہو تو اسے

[1] ضمیر مجرور منفصل اس لیے نہیں آتی کہ یہ حرف جر کا اثر ہوتی ہے اگر منفصل لانا جائز ہو تو اثر کا مؤثر سے مقدم ہونا لازم آئے گا کیونکہ منفصل ضمیر اپنے عامل سے مقدم بھی آسکتی ہے۔

[2] حروف جارہ میں سے صرف سات حروف: باء، مِنْ، عَنْ، فِي، عَلٰی، إِلٰی اور لام ضمیر سے پہلے آتے ہیں۔

[3] اردو میں اس کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فائدہ: ضمیر "ہ" سے پہلے ضمہ یا فتحہ ہو تو اس کو "ہُ" پڑھیں گے، یعنی الٹے پیش سے، جیسے: غُلَامُهٗ، لَهٗ. اگر کسرہ ہو تو "ہِ" پڑھیں گے، یعنی کھڑی زیر سے، جیسے: بِهٖ اور اگر اس کے ماقبل یاء ساکن ہو تو اسے صرف مکسور پڑھیں گے، جیسے: فِيهِ، عَلَيْهِ، إِلَيْهِ. ورنہ مضموم، جیسے: مِنْهُ، إِيَّاهُ، عَنْهُ. البتہ کبھی یاء کے بعد بھی مضموم پڑھ لیتے ہیں، جیسے: ﴿ عَلَيْهُ اللّٰهَ ﴾ تاکہ معلوم ہو کہ اصل میں یہ مضموم ہی تھی۔

فائدہ: ضمیر کے لیے ضروری ہے کہ اس کا مرجع لفظاً یا معناً یا صرف رتبۃً اس سے مقدم ہو، جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ، ﴿ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ﴾ (المائدۃ 8:5)، ﴿ وَلِاَبَوَيْهِ ﴾ (النسآء 11:4)، ﴿ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴾ (طٰهٰ 67:20). اگر ضمیر کا مرجع لفظاً یا رتبۃً پہلے نہ ہو تو اس کو ضمیر مبہم کہتے ہیں، جیسے: ﴿ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ﴾ (البقرۃ 29:2).

ضمیر قصہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ ﴾ (الحج 46:22) اس میں ھا ضمیر قصہ ہے۔

ضمیر فصل جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مبتدا کے مطابق لائی جاتی ہے جو خبر اور صفت کے درمیان فرق کرتی ہے، جیسے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ﴾ (الذاریات 58:51). اس میں ﴿ هُوَ ﴾ ضمیر فصل ہے۔ ﴿ فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴾ (النازعات 39:79). اس میں ﴿ هِيَ ﴾ ضمیر فصل ہے۔ ﴿ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرۃ 5:2). اس میں ھُمْ ضمیر فصل ہے، أَبُوبَكْرٍ هُوَأَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ. اس میں ھُوَ ضمیر فصل ہے۔

فائدہ: ضمیروں کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بناء، یعنی لفظوں میں حرف کے مشابہ ہوتی ہیں۔

سوالات

① ضمیر کسے کہتے ہیں، ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② ضمیر بارز اور مستتر میں کیا فرق ہے؟ ③ ضمیر مستتر فعل کے کن کن صیغوں میں ہوتی ہے؟ ④ اسم مفعول کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل بیان کریں۔ ⑤ نون وقایہ سے کیا مراد ہے؟ مثال سے واضح کریں۔ ⑥ ضمیر فصل کہاں آتی ہے؟ ⑦ ضمیر شان کسے کہتے ہیں؟ ⑧ یَضْرِبُ، لَعَلَّ اور اِضْرِبْ کے ساتھ ضمیر منصوب متصل بیان کریں۔ ⑨ بُسْتَانٌ، مِنْ اور فِي کے ساتھ ضمیر مجرور متصل بیان کریں۔

تمرین

⑩ درج ذیل مثالوں سے ضمیریں الگ کریں اور ضمیر کی پانچ قسموں میں سے ان کی تعیین کریں:

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ﴾. ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴾. ﴿ أَنَا يُوْسُفُ ﴾. ﴿ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴾. ﴿ هٰذَا أَخِيْ ﴾. ﴿ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ ﴾. ﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ﴾. ﴿ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾. ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾. ﴿ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾. ﴿ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴾. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾. ﴿ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ﴾. ﴿ نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴾. أَنْتَ يُوْسُفُ. ﴿ فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ ﴾.

⑪ ترکیب کریں: ﴿ أَنَا بَشَرٌ ﴾. ﴿ هُوَ شَاعِرٌ ﴾. ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾.

سبق: 46

اسمائے اشارہ

اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ساتھ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مُشارالیہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ﴾ (البقرة 2:2) میں ﴿ذٰلِكَ﴾ اسم اشارہ اور ﴿اَلْكِتٰبُ﴾ مُشارالیہ ہے۔

اقسام مشارالیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: ① اسم اشارہ قریب ② اسم اشارہ متوسط ③ اسم اشارہ بعید

① **اسم اشارہ قریب:** وہ ہے جس کے ذریعے سے قریب چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

نوع	مذکر	معنی	مؤنث	معنی
واحد	هٰذَا	یہ ایک مرد	هٰذِهٖ	یہ ایک عورت
تثنیہ	هٰذَانِ۔هٰذَيْنِ	یہ دو مرد	هَاتَانِ۔هَاتَيْنِ	یہ دو عورتیں
جمع	هٰؤُلَاءِ	یہ سب مرد	هٰؤُلَاءِ	یہ سب عورتیں

② **اسم اشارہ متوسط:** وہ ہے جس کے ذریعے سے متوسط دور چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: ذَاكَ، تِيكَ.

③ **اسم اشارہ بعید:** وہ ہے جس کے ذریعے سے بعید چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

یہ دونوں اسم اشارہ قریب کے آخر میں حرف خطاب كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، یا حرف خطاب اور لامِ بُعد لگانے سے بنتے ہیں۔

نوع	مذکر	معنی	مؤنث	معنی
واحد	ذَاكَ، ذَالِكَ	وہ ایک مرد	تِلْكَ	وہ ایک عورت
تثنیہ	ذَانِكَ	وہ دو مرد	تَانِكَ	وہ دو عورتیں

جمع	أُولٰئِكَ	وہ سب مرد	أُولٰئِكَ	وہ سب عورتیں

فائدہ : کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال ہوتے ہیں :

قریب کے لیے: هُنَا اور هٰهُنَا (یہاں۔)

بعید کے لیے: هُنَاكَ، هُنَالِكَ اور ثَمَّ (وہاں۔)

جیسے: ﴿ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴾ (المائدة 24:5)، ﴿ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ﴾ (آل عمرٰن 38:3)، ﴿ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ﴾ (الدهر 20:76).

نوٹ: جب مشارالیہ معرّف باللام ہوتو اسم اشارہ ترکیب میں موصوف یا مبدل منہ بنتا ہے اور مشار الیہ صفت یا بدل ہوتا ہے، جیسے: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ ﴾ (البقرة 2:2) میں ﴿ ذٰلِكَ ﴾ مبدل منہ اور ﴿ اَلْكِتٰبُ ﴾ بدل ہے۔

جب مشارالیہ معرّف باللام نہ ہوتو وہ مبتدا اور خبر بنتے ہیں، جیسے: ﴿ ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الأعراف 26:7) میں ﴿ ذٰلِكَ ﴾ مبتدا اور ﴿ خَيْرٌ ﴾ خبر ہے۔

فائدہ: اسم اشارہ واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مشارالیہ کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: ﴿ هٰذَا صِرٰطٌ ﴾ (الحجر 41:15)، ﴿ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ ﴾ (الحج 19:22)، ﴿ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرة 5:5)، ﴿ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ ﴾ (الرحمٰن 43:55).

مبنی ہونے کی وجہ مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسم اشارہ اپنا معنی بتلانے کے لیے اشارہ حِسّیہ کا محتاج ہوتا ہے، جیسے حرف محتاج ہوتا ہے۔

فائدہ: اسم اشارہ تثنیہ مذکر و مؤنث بعض کے نزدیک معرب ہے، رفعی حالت الف سے اور نصبی و جری حالت یا ماقبل مفتوح سے آتی ہے، جیسے: ﴿ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ ﴾ (الحج 19:22)، رَأَيْتُ هٰذَيْنِ رَجُلَيْنِ.

فائدہ: حرف خطاب مخاطب کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ﴾ (فاطر 13:35). یہاں مشارالیہ مفرد مذکر لفظ اللہ ہے، اسی لیے اسم اشارہ مفرد مذکر آیا ہے اور مخاطب جمع مذکر تھے، اس لیے حرف خطاب کُمْ آیا ہے۔ ﴿ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ﴾ (یوسف 32:12). یہاں مشارالیہ مفرد مذکر ﴿ الَّذِيْ ﴾ ہے اس لیے اسم اشارہ مفرد مذکر آیا ہے اور مخاطب جمع مؤنث تھیں۔ اس لیے حرف خطاب کُنَّ آیا ہے۔ ﴿ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ ﴾ (الأعراف 22:7). یہاں مشارالیہ مفرد مؤنث ﴿ الشَّجَرَةِ ﴾ ہے اس لیے اسم اشارہ مفرد مؤنث آیا ہے اور مخاطب حضرت آدم اور حوا علیہما السلام تھے، اس لیے کُمَا آیا ہے۔

سوالات

① اسم اشارہ کسے کہتے ہیں؟ ② اسم اشارہ کے ساتھ حرف خطاب اور لام بُعد لگا کر کل کتنے لفظ بنائے جا سکتے ہیں؟ ③ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے کیا کہتے ہیں اور یہ کس کس طرح آسکتا ہے؟ ④ اسمائے اشارہ میں کون سے الفاظ معرب ہیں؟ ⑤ اسم اشارہ اور مشار الیہ کس چیز میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں؟

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں سے اسمائے اشارہ قریب اور بعید الگ الگ کریں اور یہ بھی بتائیں کہ وہ مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں سے کس کس کے لیے ہے:

﴿ فَذٰنِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ . ﴿ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ ﴾ . ﴿ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ ﴾ . ﴿ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ﴾ . ﴿ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا ﴾ . ﴿ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ﴾ . ﴿ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ . ﴿ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ﴾ . ﴿ هٰذَا بُهْتٰنٌ عَظِيْمٌ ﴾ . ﴿ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ ﴾ . ﴿ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ﴾ . ﴿ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ﴾ .

⑦ اسم اشارہ اور مشار الیہ الگ الگ کریں: ﴿ تِلْكَ الرُّسُلُ ﴾ . ﴿ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ﴾ . ﴿ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا ﴾ . ﴿ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ﴾ .

⑧ ترکیب کریں: ﴿ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ ﴾ . ﴿ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ ﴾ . ﴿ هٰذَا صِرَاطِيْ ﴾ .

سبق: 47

اسمائے موصولہ

اسم موصول ① وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جملے کا جزوِتام نہ بن سکے۔

② وہ اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو واضح کردے۔ اس کے مابعد جملے کو صلہ کہتے ہیں، صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے، صلہ میں موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر کو ضمیر عائد[1] کہتے ہیں، جیسے: ﴿ اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ (الفاتحۃ 7:1). اس میں ﴿ اَلَّذِيْنَ ﴾ اسم موصول، ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ جملہ خبریہ صلہ اور هُمْ ضمیر عائد ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① مختص ② غیر مختص

① مختص:

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِي	اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ[2]	اَلَّذِينَ، اَلْأُلٰى
مؤنث	اَلَّتِي	اَللَّتَانِ ، اَللَّتَيْنِ	اَللَّا تِي، اَللَّوَاتِي، اَللَّاءِ، اَللَّائِي

② غیر مختص[3]: مَنْ، مَا، أَيٌّ، أَيَّةٌ، ذُو (طائية)، الف لام جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر آئے اور ذَا جو مَنْ یا مَا استفہامیہ کے بعد آئے۔

استعمال مَنْ: یہ اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴾ (الأعلى 14:87).

[1] ضمیر عائد کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴾ (المدثر 11:74)، أَيْ خَلَقْتُهٗ.

[2] بعض نحاۃ کے نزدیک اسم موصول تثنیہ مذکر ومؤنث دونوں معرب ہیں، رفعی حالت الف سے اور نصبی وجری حالت یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور سے آتی ہے، جیسے: ﴿ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ ﴾ (النسآء 16:4)، ﴿ رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا ﴾ (فصلت 29:41)

[3] اسمائے موصولہ غیر مختص واحد، تثنیہ، جمع، مذکر ومؤنث کے لیے ایک ہی لفظ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ان کی طرف لوٹنے والی ضمیر کبھی لفظ کے مطابق مفرد اور کبھی معنی کے مطابق لائی جاتی ہے، جیسے: ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (البقرة 8:2).

اور کبھی غیر ذوی العقول کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: ﴿ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ ﴾ (الأحقاف 46:5).

مَا: یہ اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ﴾ (النحل 16:96).

اور کبھی ذوی العقول کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: ﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ﴾ (النسآء 4:3).

أَيٌّ، أَيَّةٌ: مذکر کے لیے أَيٌّ اور مؤنث کے لیے أَيَّةٌ آتا ہے، جیسے: ﴿ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴾ (مريم 19:69)، أَيْ أَيُّهُمْ هُوَ أَشَدُّ.

فائدہ: یہ ایک حالت میں مبنی ہوتا ہے، جب یہ مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور نہ ہو تو مبنی ہوگا، جیسے: جَاءَ نِي أَيُّهُمْ قَائِمٌ. اور تین حالتوں میں معرب ہوگا: جب یہ مضاف ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو، جیسے: جَاءَ نِي أَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ. یہ مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ مذکور ہو، جیسے: جَاءَ نِي أَيٌّ هُوَ قَائِمٌ اور یہ مضاف نہ ہو اور صدرِ صلہ بھی مذکور نہ ہو، جیسے: جَاءَ نِي أَيٌّ قَائِمٌ.

ذُو[1]: بمعنی اَلَّذِي، جیسے: جَاءَ ذُو نَصَرْتُهٗ، أَيْ جَاءَ الَّذِي نَصَرْتُهٗ.

الف لام: جب یہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر آئے، جیسے: ﴿ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ ﴾ (النور 24:2)، أَيْ اَلَّتِي زَنَتْ وَالَّذِي زَنٰى. ﴿ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ﴾ (الفاتحة 1:7)، أَيْ اَلَّذِينَ غُضِبَ عَلَيْهِمْ.

ذَا: جب یہ مَنْ یا مَا استفہامیہ کے بعد آئے، جیسے: مَاذَا قَرَأْتَ؟ أَيْ مَاالَّذِي قَرَأْتَ؟

مبنی ہونے کی وجہ: یہ ہے کہ یہ اپنے معنی بتلانے کے لیے صلہ کے محتاج ہوتے ہیں تو حرف کے ساتھ احتیاج میں مشابہ ہوگئے۔

سوالات

① اسم موصول کسے کہتے ہیں، اسم موصول کے جزوِ تام بننے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟ ② تمام اسمائے موصولہ ذکر کریں۔ ③ أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں یا مبنی؟ ④ الف لام کب اسم موصول ہوتا ہے؟ ⑤ ذُو کب معرب اور کب مبنی ہوتا ہے؟ ⑥ صلہ کسے کہتے ہیں؟ اس کی دو مثالیں بھی پیش کریں۔

[1] جب ذُو بمعنی صَاحِبٌ ہو تو معرب ہوتا ہے اور اس پر اسمائے ستہ مکبرہ والا اعراب آتا ہے۔

تمرین

⑦ درج ذیل مثالوں میں سے اسم موصول اور صلہ کا تعین کریں:

﴿هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾. خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ. ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ﴾. ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا﴾. ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾. ﴿يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾. ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ﴾. ﴿وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ﴾. ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ﴾. ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾. اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ. ﴿الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ﴾. ﴿مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ﴾. ﴿الَّذِيْ خَلَقَكُمْ﴾. ﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾. ﴿رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا﴾. ﴿الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾. ﴿اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ﴾.

⑧ ترکیب کریں: ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾. ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾. ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾.

سبق: 48

اسمائے افعال

اسم فعل وہ اسم ہے جو معنیٔ فعل پر دلالت کرے لیکن علامتِ فعل کو قبول نہ کرے۔
اس کی تین قسمیں ہیں:
① اسم فعل بمعنی ماضی ② اسم فعل بمعنی مضارع ③ اسم فعل بمعنی امر حاضر

اسم فعل بمعنی ماضی وہ اسم ہے جس میں ماضی کا معنیٰ ہو، اس کا مابعد فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور یہ خود مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔

① هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا۔)

② شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، جیسے: شَتَّانَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو (زید اور عمرو جدا ہوئے۔)

③ سُرْعَانَ بمعنی أَسْرَعَ، جیسے: سُرْعَانَ زَيْدٌ (زید نے جلدی کی۔)

اسم فعل بمعنی مضارع وہ اسم ہے جس میں مضارع کا معنی ہو، اس کا مابعد فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور یہ خود مبنی بر سکون ہوتا ہے۔

① أُفٍّ بمعنی أَتَضَجَّرُ.

② وَا، وَاهًا، وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ.

اسم فعل بمعنی امر وہ اسم ہے جس میں امر کا معنی ہو، اس کا مابعد مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

① رُوَيْدَ[1] بمعنی أَمْهِلْ، جیسے: رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو مہلت دو۔) صَهْ بمعنی أُسْكُتْ، مَهْ بمعنی اِنْكَفِفْ

② بَلْهَ بمعنی دَعْ، جیسے: بَلْهَ الْكَذِبَ (جھوٹ کو چھوڑ دو۔)

③ حَيَّهَلْ بمعنی أَقْبِلْ، عَجِّلْ،

④ هَلُمَّ بمعنی تَعَالَ، جیسے: ﴿هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ﴾ (الأنعام 150:6) (اپنے گواہ لاؤ۔)

[1] اس کا مصدر بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (الطارق 17:86).

⑤ عَلَيْكَ بمعنی اِلْزَمْ، جیسے: عَلَيْكَ بالصِّدْقِ (سچ کو لازم پکڑو۔)

⑥ دُونَكَ بمعنی خُذْ، جیسے: دُونَكَ الْقَلَمَ (قلم پکڑ۔)

⑦ هَا[1] بمعنی خُذْ، جیسے: هَا كِتَابًا (کتاب پکڑو۔)

فائدہ: آمِين بمعنی اِسْتَجِبْ (قبول کر)، هَاتِ[2] بمعنی أَعْطِ (تو دے)، حَيَّ بمعنی أَقْبِلْ (متوجہ ہو)، صَهْ بمعنی اُسْكُتْ (خاموش ہوجا)، مَهْ بمعنی اِنْكَفِفْ (رک جا)، إِلَيْكَ عَنِّي بمعنی تَنَحَّ، هَيْتَ لَكَ بمعنی أَسْرِعْ (جلدی کر) یہ سبھی اسمائے افعال کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

مبنی ہونے کی وجہ: ان کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معنی میں مبنی الاصل کے مشابہ ہیں۔

سوالات

① اسمائے افعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ ② اسم فعل بمعنی ماضی اور بمعنی امر کے لفظی عمل میں کیا فرق ہے؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں سے اسمائے افعال تلاش کریں اور ان کے معانی بتائیں:

بَلْهَ زَيْدًا. حَيَّهَلِ الصَّلَاةَ. هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيدِ. عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. ﴿هَلُمَّ إِلَيْنَا﴾. ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ﴾.

④ ترکیب کریں: شَتَّانَ الصِّدْقُ وَالْكَذِبُ، ﴿هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ﴾.

[1] یہ هَا، هَاءَ، هَاءِ تین طرح آتا ہے، اس سے تثنیہ اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں، جیسے: هَاءَ، هَاءَا، هَاءُوا، جیسے: ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ﴾ (الحآقة 19:69) (لو میرا اعمال نامہ پڑھو۔)

[2] بعض کے نزدیک هَاتِ اصل میں آتی يُؤْتِي سے امر حاضر اٰتِ ہے، اس سے تثنیہ اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں، جیسے: هَاتِيَا، هَاتُوا، مثلاً: ﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ﴾ (البقرة 111:2).

فائدہ: اسمائے افعال منقولہ کے آخر میں "ک" حرف خطاب ہوتا ہے جو مخاطب مذکر و مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع کے مطابق تبدیل ہوجاتا ہے۔

فائدہ: ہر وہ لفظ جو ثلاثی مجرد سے فَعَالِ کے وزن پر ہو وہ اسم فعل (بمعنی امر) ہوتا ہے، جیسے: ضَرَابِ بمعنی اِضْرِبْ.

سبق : 49

اسمائے اصوات

اسمِ صوت وہ اسم ہے جس کے ساتھ کسی جانور کو آواز دی جائے یا کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کو نقل کیا جائے، جیسے: نِخّ نِخّ (اونٹ بٹھانے کی آواز) غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز کی نقل) أُحْ أُحْ (کھانسی کی آواز کی نقل۔)

مبنی ہونے کی وجہ ان کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپنے غیر (عامل) کے ساتھ مرکب نہیں ہوتے۔

سوالات

① اسمائے اصوات کے مبنی ہونے کی وجہ بیان کریں۔ ② اسمائے اصوات کی چند مثالیں دیں۔

فائدہ: درج ذیل الفاظ اسم صوت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں: وَيْ اظہار ندامت کے لیے، وَيْهِ میت پر رونے کے لیے، وَخْ اظہار تعجب کے لیے، بَخَّ بَخَّ اظہار خوشی کے لیے، عَدَسْ خچر کو ڈانٹنے کے لیے، هَلَا گھوڑے کو ڈانٹنے کے لیے، سَأْ گدھے کو ڈانٹنے کے لیے، کَخْ بچے کو کسی چیز کے پکڑنے سے روکنے کے لیے، قَبْ تلوار کی آواز، طَقْ پتھر گرنے کی آواز۔

سبق : 50

دیگر مرکبات ناقصہ

مرکب اس سے مراد وہ مرکب ہے جس میں دو کلمے بغیر اسناد اور اضافت کے مل کر ایک کلمہ بن جائیں۔

اقسام اس کی درج ذیل تین قسمیں ہیں: ① مرکب عددی ② مرکب صوتی ③ مرکب منع صرف

① **مرکب عددی:** وہ مرکب ہے جس میں دوسرا جز حرف کو متضمن ہو، یہ أَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک اسمائے عدد ہیں۔ اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں، جیسے: أَحَدَعَشَرَ سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے، یعنی اس کی رفعی حالت الف سے اور نصبی و جری حالت یاء ماقبل مفتوح سے آتی ہے۔

② **مرکب صوتی:** وہ مرکب ہے جس میں دوسرا جز اسم صوت ہو، اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا جز مبنی برکسرہ ہوتا ہے، جیسے: سِيبَوَيْهِ یہ سِيبَ اور وَيْهِ اسم صوت سے مرکب ہے۔

③ **مرکب منع صرف:** وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جز نہ حرف کو متضمن ہو اور نہ ہی اسم صوت ہو، اس کا پہلا جز مبنی برفتحہ اور دوسرا جز معرب باعراب غیر منصرف ہوتا ہے، جیسے: بَعْلَبَكُّ.

سوالات

① وہ کون سا مرکب ہے جس کا پہلا جز مبنی اور دوسرا معرب ہوتا ہے؟ ② وہ کون سا مرکب ہے جس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں؟ ③ مرکبات میں سے کون سے مرکب معرب اور کون سے مبنی ہیں؟ ④ مرکب کا دوسرا جز مبنی برکسرہ کب ہوتا ہے؟

تمرین

⑤ درج ذیل مرکبات پر اعراب لگائیں:

عندی خمسة عشر كتابا. رَأيتُ سيبويه. هذه بعلبك. رواه الدارقطني، رَأَيْتُ معديكرب.

سبق : 51

اسمائے کنایات

اسم کنایہ وہ اسم ہے جو کسی مبہم شے پر دلالت کرے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① کنایہ عدد مبہم سے ② کنایہ بات مبہم سے

① **کنایۂ عدد مبہم سے:** وہ اسم جو عدد مبہم پر دلالت کرے، یہ تین اسم ہیں: ① کَمْ ② کَذَا ③ کَأَیِّنْ

کَمْ اس کی دو قسمیں ہیں: ① کم خبریہ ② کم استفہامیہ

① **کَمْ خبریہ:** وہ ہے جس کے ساتھ عدد مبہم کے بارے میں خبر دی جائے۔ اس کی تمیز مفرد یا جمع مجرور ہوتی ہے اور اس میں کثرت کا معنی ہوتا ہے، جیسے: کَمْ رُوبِيَةٍ عِنْدِي (میرے پاس بہت سے روپے ہیں۔) کَمْ رِجَالٍ لَقِيتُهُمْ (میں بہت سے آدمیوں سے ملا ہوں۔)

② **کَمْ استفہامیہ:** وہ ہے جس کے ساتھ عدد مبہم کے بارے سوال کیا جائے، اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: کَمْ دِرهَمًا عِنْدَكَ؟ (تیرے پاس کتنے درہم ہیں؟)

فائدہ: جب ان کی تمیز پر مِنْ حرف جر آئے تو وہ مجرور ہو جاتی ہے، جیسے: ﴿وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا﴾ (الأعراف 4:7)، ﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ﴾ (النجم 26:53).

نوٹ: اس کی تمیز کو کبھی حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰی ، أَيْ كَمْ رَكْعَةً.

کَمْ کا اعراب کَمْ ترکیب میں کبھی منصوب، کبھی مجرور اور کبھی مرفوع ہوتا ہے۔

① **منصوب:** جب اس کے بعد ایسا فعل ہو جو اس کی ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو، پھر اگر کَمْ کی تمیز ظرف ہو تو یہ فیہ، اگر مصدر ہو تو مفعول مطلق اور اگر دونوں نہ ہوں تو مفعول بہ مقدم شمار ہو گا، جیسے: کَمْ يَومًا صُمْتَ؟ کَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ. کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ؟

فائدہ: جب کَمْ سے پہلے حرف جر ہو تو تمیز مجرور اور منصوب دونوں طرح آ سکتی ہے، جیسے: بِکَمْ رُوْبِيَةٍ/ رُوبِيَةً اِشْتَرَيْتَ الْكِتَابَ؟
نوٹ: کَمْ استفہامیہ اور خبریہ دونوں ہمیشہ ابتدائے کلام میں آتے ہیں۔

② مجرور: جب اس سے پہلے حرف جر ہو یا مضاف ہو، جیسے: بِكَمْ رَجُلًا لَقِيتَ؟ مَالَ كَمْ رَجُلٍ سَلَبْتُ.

③ مرفوع: جب یہ مذکورہ بالا دونوں صورتوں کے علاوہ ہو۔

اگر تمیز ظرف ہو تو خبر ورنہ مبتدا ہوگا، جیسے: كَمْ يَوْمًا سَفْرُكَ؟، كَمْ رَجُلٍ نَصَرْتُهُ.

كذا[1] یہ عدد مبہم سے کنایہ کے لیے اکثر مکرر آتا ہے، اس کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری نہیں ہے، اس کی تمیز مفرد یا جمع منصوب ہوتی ہے، جیسے: عِنْدِي كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے اتنے درہم ہیں۔)

كَأَيِّنْ یہ کثرت عدد سے کنایہ ہوتا ہے، اس کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہے، اس کی تمیز ہمیشہ مِنْ کے ساتھ مفرد مجرور ہوتی ہے، جیسے: ﴿ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ﴾ (الحج 45:22).

② کنایۂ بات مبہم سے: وہ اسم جو بات مبہم پر دلالت کرے، یہ دو اسم ہیں: ① كَيْتَ ② ذَيْتَ: یہ ابتدائے کلام میں نہیں آتے، زیادہ تر مکرر استعمال ہوتے ہیں، ان کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، قَرَأْتُ ذَيْتَ وَذَيْتَ كِتَابًا.

سوالات

① كَمْ خبریہ اور استفہامیہ میں کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کریں۔ ② كَمْ خبریہ اور استفہامیہ ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں سے اسمائے کنایات الگ کریں، نیز کم خبریہ اور استفہامیہ کا تعین کریں:

رَأَيْتُ كَذَا وَكَذَا عِمَارَةً فِي الشَّارِعِ. اِشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا كُتُبًا. سَمِعْتُ مِنْهُ كَيْتَ وَذَيْتَ. ﴿ وَكَأَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾. كَمْ غُلَامٍ مَّلَكْتُ. كَمْ يَوْمًا سِرْتَ.

④ ترکیب کریں:

﴿ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴾. كَمْ كِتَابٍ مَّلَكْتُ. عَلٰى كَمْ رَجُلًا حَكَمْتَ. كَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ.

[1] یہ کبھی بات مبہم سے کنایہ کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: قَدْ ذَكَّرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً.

سبق: 52

اسمائے ظروف[1]

اسم ظرف وہ اسم ہے جو زمان یا مکان پر دلالت کرے۔

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① زمان ② مکان

① **ظرف زمان:** وہ ظرف ہے جس میں وقت کے معنی پائے جائیں، یہ درج ذیل ہیں: إِذْ، إِذَا، مَتٰى، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، اَلْآنَ، لَمَّا، كُلَّمَا.

② **ظرف مکان:** وہ ظرف ہے جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں، یہ درج ذیل ہیں: حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقُ، تَحْتُ، عِنْدَ، أَيْنَ، هُنَا، ثَمَّ، مَعَ.

ظرف زمان ومکان قَبْلُ، بَعْدُ، أَنّٰى، لَدٰى، لَدُنْ، بَيْنَ.

فائدہ: معرب ظروف کو جب جملے کی طرف مضاف کریں تو اس وقت ان کو فتحہ پر مبنی اور عامل کے مطابق دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے: ﴿ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ﴾ (المآئدة 5:119)، فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ احْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ.

جب إِذْ مضاف ہو اور مضاف الیہ حذف ہو تو مضاف الیہ محذوف کے عوض إِذْ پر تنوینِ عوض داخل کرتے ہیں، جیسے: ﴿ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (الروم 30:4)، أَيْ يَوْمَ إِذْ غَلَبَتِ الرُّومُ. ﴿ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴾ (الواقعة 56:84).

ظروف زمان

إِذْ[2]: (مبنی برسکون) یہ اکثر ماضی کے لیے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ

[1] اسمائے ظروف ترکیب میں خبر، صفت، حال اور صلہ واقع ہوتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک پہلے ان کو فعل یا شبہ فعل کے متعلق کرتے ہیں اور بعض کے نزدیک ان کو براہِ راست بھی خبر بنا سکتے ہیں۔

[2] یہ کبھی شرط کے لیے بھی آتا ہے جب اس کے بعد مَا ہو، جیسے: إِذْمَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّسُولِ فَقُلْ لَّهٗ حَقًّا.

دونوں آسکتے ہیں، جیسے: ﴿ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ ﴾ (الأنفال 26:8)، ﴿ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (التوبة 40:9)، ﴿ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ ﴾ (البقرة 127:2)، کبھی مستقبل کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ﴾ (المؤمن 71,70:40).

جب یہ بَيْنَ یا بَيْنَمَا کے بعد آئے تو مفاجات (اچانک) کے معنی دیتا ہے، جیسے: بَيْنَ أَنَا جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ زَيْدٌ.

إِذَا: (مبنی بر سکون متضمن معنی شرط) یہ اکثر مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ اس کے بعد جملہ فعلیہ آتا ہے، جیسے: ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ (النصر 1:110).

کبھی ماضی کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَاْ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا ﴾ (الجمعة 11:62).

کبھی صرف ظرفیہ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴾ (الضحٰى 2:93).

جب اس کے بعد مبتدا ہو تو یہ مفاجات کے معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴾ (طٰه 20:20).

مَتٰى: (مبنی بر سکون) استفہام اور شرط کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟ ﴾ (البقرة 214:2)، مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں بھی روزہ رکھوں گا۔)

أَيَّانَ[1]: (مبنی بر فتحہ) استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴾ (القيامة 6:75).

كَيْفَ[2]: (مبنی بر فتحہ) حال دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: كَيْفَ حَالُكَ؟ (آپ کا کیا حال ہے؟) ﴿ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴾ (الغاشية 17:88).

أَمْسِ: (مبنی بر کسرہ) گزشتہ کل پر دلالت کرتا ہے، جیسے: جِئْتُ أَمْسِ.

مُذْ وَمُنْذُ[3]: (پہلا مبنی بر سکون دوسرا مبنی بر ضمہ) دو طرح استعمال ہوتے ہیں:

① کسی کام کی ابتدائی مدت بتانے کے لیے جب ان کے بعد مفرد معرفہ ہو، جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

» **فائدہ:** إِذْ ترکیب میں کبھی ظرف، جیسے: ﴿ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (التوبة 40:9) اور کبھی مفعول بہ واقع ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ ﴾ (الأنفال 26:8)، أَيْ زَمَنَ قِلَّتِكُمْ.

[1] أَيَّانَ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص اور امور عظیمہ کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے جبکہ مَتٰى عام ہے۔

[2] یہ سببیت کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: كَيْفَ جِئْتَ آپ کس مقصد کے لیے یا کیوں آئے ہو۔

[3] یہ حروف جارہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

(میں نے اسے جمعے کے دن سے نہیں دیکھا۔)

② جمیع مدت بتانے کے لیے جب ان کے بعد مقصود بالعدد ہو خواہ مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع، جیسے: مَارَأَيْتُهُ مُنْذُيَوْمَيْنِ (میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا۔)

جمہور نحویوں کے نزدیک یہ مبتدا اور ان کا مابعد خبر ہوتا ہے جب کہ بعض کے نزدیک اس کے برعکس ہے، جیسے: مَارَأَيْتُهُ مُذْيَوْمَانِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا۔)

قَطُّ: (مبنی برضمہ) ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: مَاضَرَبْتُهُ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں مارا۔)

عَوْضُ: (مبنی برضمہ) مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا۔)

اَلْآنَ: (مبنی برفتحہ) زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿ اَلْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ﴾ (البقرة 2:71).

لَمَّا: (مبنی برسکون) اس میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں، جیسے: ﴿ فَلَمَّآ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ﴾ (البقرة 2:17).

كُلَّمَا: (مبنی برسکون) اس میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں، جیسے: ﴿ كُلَّمَآ اَضَاءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ﴾ (البقرة 2:20).

ظروف مکان

حَيْثُ: (مبنی برضمہ) اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ﴾ (النسآء 4:89).

قُدَّامُ، خَلْفُ، فَوْقُ، تَحْتُ[1]: (مبنی برضمہ) جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا معنی متکلم کی نیت

فائدہ: ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① متصرف: یہ بطور ظرف اور غیر ظرف دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں، یعنی یہ مبتدا، خبر، فاعل اور مفعول بہ وغیرہ کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: يَوْمٌ، لَيْلٌ، شَهْرٌ اور سَنَةٌ وغیرہ۔ ② غیر متصرف: یہ ہمیشہ ظرف کے طور پر ہی استعمال ہوتے ہیں، یہ ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں، جیسے: قَطُّ، عَوْضُ، بَيْنَا، بَيْنَمَا، إِذَا، أَيَّانَ، أَنّٰى وغیرہ۔

فائدہ: بعض ظروف مبنی یا وہ مِنْ کے ساتھ مجرور ہوتی ہیں، جیسے: قَبْلُ، بَعْدُ، عِنْدَ، وغیرہ۔

[1] جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو لیکن اس کا لفظ متکلم کی نیت میں ہو یا بالکلیہ لفظاً ومعناً مضاف الیہ کو ذکر کر دیا گیا ہو یا اس کا نسیاً منسیاً مضاف الیہ لفظوں میں موجود ہو تو ان تین صورتوں میں یہ معرب ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ﴾ (مريم 19:59)، صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ، ﴿ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴾ (يوسف 12:76) ﴿ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾ (الفتح 48:18).

میں ہو، جیسے: قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ، أَيْ قُدَّامَهُ وَخَلْفَهُ، جَلَسَ زَيْدٌ فَوْقُ وَتَحْتُ، أَيْ فَوْقَ الْكُرْسِيِّ وَتَحْتَ الشَّجَرَةِ.

عِنْدَ: (مبنی برفتحہ) کسی چیز کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے، خواہ اس کے پاس موجود ہو یا صرف ملکیت میں ہو، جیسے: ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ ﴾ (الأنعام 59:6).

أَيْنَ: (مبنی برفتحہ) استفہام اور شرط کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ أَيْنَ شُرَكَاءِي ؟ ﴾ (حمٓ السجدة 47:41)، ﴿ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ ﴾ (النسآء 78:4).

هُنَا: (مبنی برسکون) قریب جگہ کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُونَ ﴾ (المآئدة 24:5).

ثَمَّ: (مبنی برفتحہ) بعید جگہ کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ ﴾ (البقرة 115:2).

مَعَ: (مبنی برفتحہ) معیت کے معنی پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللهِ ﴾ (النمل 63:27).

ظرف زمان ومکان

قَبْلُ وَبَعْدُ: (مبنی برضمہ) جب مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو، جیسے: ﴿ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ﴾ (الروم 4:30)، أَيْ مِنْ قَبْلِ الْغَلَبَةِ وَمِنْ بَعْدِهَا.

برائے زمان: فَعَلْتُ ذٰلِكَ قَبْلًا أَوْ بَعْدًا، ﴿ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ﴾ (طٰهٰ 130:20).

برائے مکان: بَيْتُ زَيْدٍ قَبْلَ الْمَسْجِدِ أَوْ بَعْدَهُ.

أَنّٰى [1]: (مبنی برسکون) برائے مکان: استفہام اور شرط کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ أَنّٰى لَكِ هٰذَا ﴾ (آل عمران 37:3)، أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

برائے زمان: استفہام کے لیے بمعنی مَتٰی، جیسے: أَنّٰى جِئْتَ؟

لَدٰى وَلَدُنْ: (مبنی برسکون) آدمی کے پاس کسی چیز کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں۔

❀ برائے مکان، جیسے: ﴿ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ﴾ (یوسف 25:12).

❀ برائے زمان، جیسے: سَافَرْتُ لَدٰى طُلُوعِ الشَّمْسِ.

[1] کبھی یہ بمعنی کَیْفَ ہوتا ہے، جیسے: ﴿ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ﴾ (مریم 20:19).

فائدہ: قَبْلُ، بَعْدُ، فَوْقُ، تَحْتُ، قُدَّامُ، خَلْفُ کو ظروف مقطوع عن الاضافت، غایات یا اسمائے جہات ستہ کہا جاتا ہے۔

بَيْنَ: (مبنی برفتحہ) برائے مکان، جیسے: «مَا بَيْنَ حُجْرَتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

برائے زمان، جیسے: «سَاعَةُ الْجُمُعَةِ بَيْنَ خُرُوجِ الْإِمَامِ وَانْقِضَاءِ الصَّلَاةِ».

سوالات

① قَبْلُ اور بَعْدُ کب مبنی بر ضمّہ اور کب معرب ہوتے ہیں؟ ② عِنْدَ کی جگہ لَدٰی کب استعمال ہوتا ہے؟ ③ مَتٰی اور أَيَّانَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟ ④ قَطُّ اور عَوْضُ کس جگہ استعمال ہوتے ہیں؟ ⑤ إِذَا مفاجاتیہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی مثال دیں۔ ⑥ ظروف معرب اور مبنی میں کیا فرق ہے؟ مثال دیں۔ ⑦ اسمائے جہات ستّہ سے مراد کون سے ظروف ہیں؟

تمرین

⑧ درج ذیل مثالوں سے اسمائے ظروف الگ الگ کریں اور ان کا زمان اور مکان ہونا بھی واضح کریں:

﴿ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴾. ﴿ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ﴾. ﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ﴾. ﴿ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾. ﴿ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾. بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. ﴿ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴾.

⑨ ترکیب کریں: ﴿ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ﴾.

فائدہ: آخر کی تبدیلی کے اعتبار سے ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① معرب ② مبنی

❀ **معرب:** وہ ظرف جس کا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہو جائے۔

❀ **مبنی:** وہ ظرف جس کا آخر عامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل نہ ہو ان میں سے بعض مبنی برفتحہ، بعض مبنی برضمہ، بعض مبنی برکسرہ اور بعض مبنی برسکون ہوتے ہیں۔

❀ **ظرف زمان:** زَمَانٌ، زَمَنٌ، وَقْتٌ، سَاعَةٌ، نَهَارٌ، يَوْمٌ، لَيْلٌ، صَبَاحٌ، مَسَاءٌ، بُكْرَةٌ، عَشِيًّا، غَدًا، شَهْرٌ، سَنَةٌ، دَهْرٌ، حِينٌ، مُدَّةٌ، أَبَدًا، حَوْلٌ (سال) اور تمام فعلوں سے بننے والے ظرف کے صیغہ جات۔

❀ **ظرف مکان:** مَكَانٌ، يَمِينٌ، شِمَالٌ، مِيلٌ، عَقِبٌ، وَرَاءٌ، خِلَالٌ، دُونَ، سِوَاءٌ، نَحْوٌ، طَرَفٌ، حَوْلٌ (طرف۔)

سبق: 53

اسمائے شرط [1]

وہ اسماء جو شرط کے معنی دیتے ہیں: یہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

اقسام ان کی دو قسمیں ہیں: ① جازمہ ② غیر جازمہ

① جازمہ: یہ دو جملوں کو جزم دیتے ہیں اور یہ درج ذیل ہیں:

مَنْ، مَا، مَهْمَا، أَيٌّ، أَيَّةٌ، مَتٰى، أَيْنَمَا، إِذْمَا، حَيْثُمَا، أَنّٰى، أَيَّانَ، كَيْفَمَا.

استعمال

مَنْ: یہ ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (النسآء 123:4).

مَا: یہ غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (البقرة 197:2).

مَهْمَا، جیسے: ﴿وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الأعراف 132:7).

أَيٌّ، أَيَّةٌ: یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لیے آتے ہیں، جیسے: ﴿اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (بني إسرآء يل 110:17)، أَيْ أَيَّ اِسْمٍ.

نوٹ: باقی اسمائے شرط کا بیان ظروف کی بحث میں گزر چکا ہے۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 183)

فائدہ: جب شرط اور جزا دونوں فعل مضارع ہوں یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو فعل مضارع کو جزم دینا واجب ہے، جیسے: ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (النسآء 123:4)، ﴿وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (الأنفال 19:8)

اور جب شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو فعل مضارع کو جزم اور رفع دونوں دینا جائز ہیں، جیسے: ﴿وَمَنْ عَادَ

---

[1] ان کو کلم الجازات بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: شرط کا جملہ فعلیہ ہونا ضروری ہے۔

فائدہ: تمام اسمائے شرط میں سے أَيٌّ، أَيَّةٌ معرب اور ہمیشہ مفرد کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور باقی مبنی ہیں۔

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ﴾ (المآئدة 95:5)، إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْكَ.

❀ جزا پر فاء لانے کی صورتیں: ① فاء لانا منع ② جائز ③ واجب

① فاء لانا منع: جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے یا مضارع منفی بلَمْ ہو، جیسے: إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، إِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ.

② جائز: جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بلا ہو، جیسے: ﴿ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ﴾ (البقرة 197:2)، ﴿ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ﴾ (المآئدة 95:5)، ﴿ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴾ (الجن 13:72).

③ واجب: اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

⊙ جب جواب لفظاً ومعناً فعل ماضی ہو، اس صورت میں اس پر قَدْ کا لانا بھی ضرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾ (النسآء 80:4).

⊙ مضارع منفی بِلَنْ یا بِمَا ہو، جیسے: ﴿ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ﴾ (آل عمرٰن 85:3)

⊙ جب مضارع مثبت کے ساتھ س یا سَوْفَ ہو، جیسے: مَنْ يَّجْتَهِدْ فَسَيَنْجَحُ.

⊙ جملہ اسمیہ ہو، جیسے: ﴿ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ (الأنفال 19:8).

⊙ جملہ انشائیہ ہو، جیسے: ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ﴾ (آل عمرٰن 31:3).

② غیر جازمہ: وہ اسمائے شرط جو اپنے مابعد فعل کو جزم نہ دیں، یہ درج ذیل ہیں: لَمَّا، كُلَّمَا، إِذَا، جیسے: ﴿ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ﴾ (بني إسرآءيل 67:17)، ﴿ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ﴾ (المآئدة 64:5)، ﴿ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا ﴾ (الجمعة 11:62).

فائدہ: اسمائے شرط کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معنی میں إِنْ حرف شرط کے مشابہ ہیں۔

سوالات

① وہ کون سے اسماء ہیں جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں؟ ② وہ کون سی صورت ہے جس میں فعل مضارع کو جزم اور رفع دینا دونوں جائز ہوتے ہیں؟ ③ جزا پر فاء کا لانا کب واجب ہوتا ہے؟ ④ کیا اسمائے شرط اسم پر داخل ہوسکتے ہیں؟ ⑤ أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں یا مبنی؟

تمرین

⑥ درج ذیل مثالوں میں سے اسمائے شرط الگ کریں اور ان کا عمل بھی بتائیں:

﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴾. ﴿ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ﴾. ﴿ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ﴾. ﴿ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴾. مَنْ قَنَعَ شَبِعَ. ﴿ اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ﴾. ﴿ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ﴾.

⑦ ترکیب کریں: ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴾.

سبق : 54

اسمائے استفہام

وہ اسماء جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں، یہ دس ہیں جو درج ذیل ہیں:
مَنْ، مَا، مَاذَا، أَيٌّ، أَيَّةٌ، مَتٰى، أَيَّانَ، أَيْنَ، أَنّٰى، كَيْفَ، كَمْ.

استعمال

مَنْ: اکثر ذوی العقول کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: مَنْ رَّبُّكَ؟ ﴿مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ﴾ (الأنبياء 59:21)

مَا: اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا دِينُكَ. ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى﴾ (طٰه 17:20).

مَاذَا: یہ بھی غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ﴾ (البقرة 219:2).

أَيٌّ، أَيَّةٌ[1]: ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لیے آتے ہیں، جیسے: ﴿اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى﴾ (الكهف 12:18)، ﴿اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً﴾ (الأنعام 19:6).

فائدہ: مَتٰى اور أَيَّانَ وقت کے بارے میں، أَيْنَ اور أَنّٰى جگہ کے بارے میں، كَيْفَ حال کے بارے میں اور كَمْ عدد کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے۔ (تفصیل ظروف اور کنایات کی بحث میں گزر چکی ہے۔)

مبنی ہونے کی وجہ: مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معنی میں ہمزہ حرف استفہام کے مشابہ ہیں۔

[1] أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب جبکہ باقی تمام کلمات استفہام مبنی ہیں۔

فائدہ: اسمائے استفہام ترکیب میں مبتدا، خبر، فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں اور حرف استفہام کچھ بھی واقع نہیں ہوتے، یہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتے ہیں۔

اسم مبنی

① مضمرات، جیسے: هُوَ ②اسمائے اشارہ، جیسے: هٰذَا ③اسمائے موصولہ، جیسے: اَلَّذِي ④اسمائے افعال، جیسے: هَيْهَاتَ⑤اسمائے اصوات، جیسے: بَخٍّ بَخٍّ ⑥مرکبات، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ ⑦ کنایات، جیسے: كَمْ ⑧بعض ظروف، جیسے: إِذْ،إِذَا ⑨اسمائے شرط، جیسے: مَنْ ⑩ اسمائے استفہام، جیسے: مَنْ، مَا، مَتٰی.

سوالات

① اسمائے استفہام ترکیب میں کیا واقع ہوتے ہیں؟ ② اسمائے استفہام کے مبنی ہونے کی وجہ کیا ہے؟ ③ مَا استفہامیہ کا الف کب حذف ہو جاتا ہے؟ ④ مَنْ اور مَا استفہامیہ میں کیا فرق ہے؟ ⑤أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں یا مبنی؟ اس کی وضاحت کریں۔ ⑥ اسمائے استفہام جملہ میں کس جگہ آتے ہیں۔

تمرین

⑦ درج ذیل مثالوں میں سے اسمائے استفہام الگ الگ کریں:

﴿ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴾. ﴿ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا ﴾. ﴿ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴾. ﴿ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ ﴾، ﴿ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴾.مَنْ نَّبِيُّكَ. ﴿ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾. ﴿ مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﴾. ﴿ مَنْ خَلَقَهُمْ ﴾. ﴿ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴾. ﴿ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾. ﴿ مَا الْقَارِعَةُ ﴾. ﴿ لِمَنِ الْمُلْكُ ﴾. ﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴾.

⑧ درج ذیل مثالوں میں سے اسم معرب اور مبنی الگ الگ کریں:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ. ﴿ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ﴾. ﴿ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ﴾. ﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ﴾.أَكْرِمْ مَنْ أَكْرَمَكَ. ﴿ اَنَا يُوْسُفُ ﴾. ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ﴾.

⑨ ترکیب کریں:اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ. ﴿ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ﴾. ﴿ مَا هِيَ ﴾. ﴿ مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﴾.

⑦ خالی جگہ پر کریں:

⊙ اسمائے استفہام ہمیشہ جملے کے .... میں آتے ہیں۔

⊙ کم استفہامیہ کی تمیز .... ہوتی ہے۔

⊙ ذٰلِكَ میں كَ .... ہے۔

⊙ معرب ظروف کو جب جملے کی طرف مضاف کریں تو انھیں عامل کے مطابق اور .... پڑھنا جائز ہے۔

⑧ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ أَيٌّ جب مضاف ہو اور صدر صلہ حذف ہو تو مبنی ہوتا ہے۔

⊙ اسم مبنی کا اعراب تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

⊙ نون وقایہ فعل کو کسرہ آنے سے بچاتا ہے۔

⊙ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معلوم میں ہمیشہ أَنْتَ ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

⊙ اسم فاعل اور اسم مفعول پر آنے والا الف لام اسم موصول ہوتا ہے۔

⑨ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ جملہ .... ہوتا ہے: (معرب، مبنی، دونوں۔)

⊙ اسم مبنی کا اعراب .... ہوتا ہے: (لفظی، تقدیری، محلی۔)

⊙ قَبْلُ وَبَعْدُ ظرف .... ہیں: (زمان، مکان، دونوں۔)

⊙ اسم کے بعد آنے والی ضمیر .... ہوتی ہے: (منصوب، مرفوع، مجرور۔)

⊙ وہ اسم جو دو فعلوں کو جزم دے اسے .... کہتے ہیں: (اسم استفہام، اسم شرط، اسم کنایہ۔)

⑩ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	عَلَيْكَ	ضمیر
②	كَمْ	اسم موصول
③	إِيَّايَ	اسم اشارہ
④	ذُو	اسم فعل
⑤	هُنَاكَ	اسم کنایہ

حصہ دوم

فعل کا بیان

فعل کی اقسام

اقسام فعل کی دو قسمیں ہیں: ① ناقصہ ② تامّہ

① **افعال ناقصہ:** وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنے مصدری معنی والی صفت کے علاوہ اور صفت ثابت کرتے ہیں، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا میں كَانَ اپنے فاعل زَيْدٌ کے لیے صفت قیام ثابت کر رہا ہے جو اس کے مصدری معنی (ہونا) کے علاوہ ہے۔

اقسام ان کی دو قسمیں ہیں: ① متصرف ② غیر متصرف (ان کا تفصیلی بیان نواسخ جملہ میں گزر چکا ہے۔)

② **افعال تامّہ:** وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنے مصدری معنی والی صفت ثابت کرتے ہیں، جیسے: قَامَ زَيْدٌ. اس میں قَامَ فعل اپنے فاعل زَيْدٌ کے لیے صفت قیام ثابت کر رہا ہے۔

اقسام ان کی دو قسمیں ہیں: ① متصرف ② غیر متصرف[1]

فعل متصرف وہ فعل ہے جس سے ماضی، مضارع اور امر بنتا ہو، ان افعال میں تینوں زمانے پائے جاتے ہیں۔

فعل متصرف کی اقسام درج ذیل ہیں:

[1] فعل غیر متصرف کا ذکر صفحہ: 208 پر آئے گا۔

سبق : 55

ماضی، مضارع، امر

تقسیم اول زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: ① ماضی ② مضارع ③ امر

① فعل ماضی: وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

② فعل مضارع: وہ فعل ہے جس میں موجودہ یا آیندہ زمانہ پایا جائے، جیسے: ﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَّمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (لقمٰن31:34)، یَذْهَبُ زَیْدٌ إِلٰی مَكَّةَ.

③ فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے حکم دیا جائے کہ اس کلام کے بعد والے زمانے میں یہ کام کرو، جیسے: ﴿اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (البقرة 2:60)، ﴿فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا﴾ (مریم 19:26).

سوالات

① افعال ناقصہ اور تامّہ میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② افعال متصرّف اور غیر متصرّف میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ③ فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

فائدہ: جب فعل مضارع کو زمانہ حال کے ساتھ خاص کرنا ہو تو کوئی ایسا لفظ لایا جاتا ہے جو اس تخصیص پر دلالت کرے، مثلاً: لامِ مفتوح ،الآن،فِي الْحَال ،حالًا وغیرہ، جیسے: یَقْرَأُ الْقُرْآنَ الْآنَ (وہ اب قرآن پڑھتا ہے) اور جب زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کرنا مقصود ہو تو س ،سوف ،غداً وغیرہ کو لایا جاتا ہے، جیسے: سَیَعْلَمُونَ (عنقریب وہ جان لیں گے۔)

نوٹ: فعل امر میں فعل نہی بھی داخل ہے، فرق یہ ہے کہ فعل امر میں کام کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور فعل نہی میں کام سے رکنے کا حکم دیا جاتا ہے، جیسے: اِقْرَأْ پڑھ، لَا تَقْرَأْ نہ پڑھ۔

تمرین

④ درج ذیل افعال کا ترجمہ کریں اور ان میں سے ماضی، مضارع اور امر الگ الگ کریں:

﴿ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴾. ﴿ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ﴾. ﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾. ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ ﴾. ﴿ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ﴾. ﴿ صَدَقَ اللّٰهُ ﴾. ﴿ تَعْرِفُهُمْ ﴾. ﴿ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴾. ﴿ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﴾. ﴿ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ ﴾.

⑤ ترکیب کریں: ﴿ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ ﴾. ﴿ اِعْدِلُوْا ﴾.

سبق : 56

فعل معروف وفعل مجہول

تقسیم ثانی نسبت کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① معروف ② مجہول

① **فعل معروف:** وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو، جیسے: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ ﴾ (البقرة 2:228).

② **فعل مجہول**[1]: وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت نائب فاعل (مفعول بہ) کی طرف ہو، جیسے: ﴿ خُلِقَ الْاِنْسٰنُ ﴾ (الأنبياء 21:37)، ﴿ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ﴾ (الأنعام 6:73).

ماضی مجہول کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر کا ماقبل مکسور اور اس سے پہلے تمام متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ ﴾ (الأعراف 7:204)، ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ (البقرة 2:183).

مضارع مجہول کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر کا ماقبل مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوتی ہے، جیسے: ﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ (الرّحمٰن 55:41).

سوالات

① فعل معروف اور مجہول میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② فعل ماضی مجہول کی علامت بتائیں۔ ③ فعل مضارع مجہول کی علامت بتائیں۔

[1] فعل لازم سے مجہول نہیں آتا کیونکہ اس کا مفعول ہی نہیں ہوتا۔

تمرین

④ درج ذیل افعال میں سے فعل معروف اور فعل مجہول الگ الگ کریں:

﴿ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ﴾. ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ﴾. ﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾. ﴿ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ﴾. ﴿ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾. هُمْ يُسْئَلُوْنَ. ﴿ وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ ﴾. ﴿ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ﴾. ﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. ﴿ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا ﴾.

⑤ ترکیب کریں: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ﴾. ﴿ قُتِلَ الْاِنْسٰنُ ﴾.

سبق: 57

فعل لازم و فعل متعدی

تقسیم ثالث مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① لازم ② متعدی

① فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو، جیسے: ﴿ ذَهَبَ الْخَوْفُ ﴾ (الأحزاب 19:33)۔ اس میں ﴿ ذَهَبَ ﴾ فعل لازم اور ﴿ الْخَوْفُ ﴾ فاعل ہے۔

② فعل متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، جیسے: ﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ ﴾ (البقرة 275:2)۔ اس میں ﴿ اَحَلَّ ﴾ فعل متعدی لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ فاعل اور ﴿ اَلْبَيْعَ ﴾ مفعول بہ ہے۔

اقسام اس کی تین قسمیں ہیں: ① متعدی بیک مفعول ② متعدی بدو مفعول ③ متعدی بسہ مفعول

① متعدی بیک مفعول: وہ فعل جس کا صرف ایک مفعول بہ ہو، جیسے: ﴿ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾ (البقرة 251:2)۔

② متعدی بدو مفعول: وہ فعل جس کے دو مفعول بہ ہوں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

❀ وہ افعال جن کے دونوں مفعول اصل میں مبتدا اور خبر ہوں، یہ افعال قلوب اور افعال تحویل ہیں، جیسے: ﴿ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴾ (المعارج 6:70)، ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ (النسآء 125:4)۔

❀ وہ افعال جن کے دونوں مفعول اصل میں مبتدا اور خبر نہ ہوں، یہ درج ذیل فعل ہیں: أَعْطٰى، سَأَلَ، مَنَعَ، مَنَحَ، كَسَا، أَلْبَسَ، عَلَّمَ وغیرہ، جیسے: ﴿ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴾ (الكوثر 1:108)، ﴿ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ﴾ (البقرة 31:2)۔

③ متعدی بسہ مفعول: وہ فعل جس کے تین مفعول بہ ہوں، یہ صرف سات فعل ہیں: أَعْلَمَ، أَرٰى، حَدَّثَ، أَنْبَأَ، نَبَّأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ۔

فائدہ: فعل لازم کے بعد اسم پر حرف جر لگانے سے وہ متعدی بن جاتا ہے، جیسے: ﴿ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ﴾ (البقرة 17:2)۔

نوٹ: بعض فعل لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ ﴾ (بني إسراء يل 81:17)، ﴿ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ ﴾ (التوبة 128:9)۔

سوالات

① فعل لازم اور فعل متعدی میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② فعل متعدی کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔

تمرین

③ درج ذیل افعال میں سے فعل لازم اور متعدی الگ الگ کریں:

﴿ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ ﴾. ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ﴾. ﴿ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ﴾. لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. ﴿ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ ﴾. ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾. ﴿ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ﴾. ﴿ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ ﴾.

④ ترکیب کریں: ﴿ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ﴾. ﴿ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ ﴾.

سبق: 58

فعل معرب و مبنی

تقسیم رابع معرب و مبنی کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① معرب ② مبنی

فعل معرب وہ فعل ہے جس کا اعراب عامل کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہو جائے۔ یہ صرف فعل مضارع ہے جب وہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو، جیسے: يَضْرِبُ سے لَنْ يَّضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ.

فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظی (تعداد حروف اور حرکات وسکنات) اور معنوی (زمانۂ حال و استقبال) اعتبار سے اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے، جیسے: يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) بروزن ضَارِبٌ (وہ مارنے والا ہے آج یا کل۔)

فعل مضارع کا اعراب ① رفع ② نصب ③ جزم

علامات ① حرکت ② حرف ③ حذف

تفصیل حسب ذیل ہے:

رفع: ضمّہ (لفظی وتقدیری) یا ثبوت نون سے۔

نصب: فتحہ (لفظی وتقدیری) یا حذف نون سے۔

جزم: سکون، حذفِ حرفِ علت یا حذف نون سے۔

فعل مضارع پر اعراب آنے کی صورتیں اس کی چار صورتیں ہیں:

پہلی صورت رفع ضمّہ سے، نصب فتحہ سے، جزم سکون سے۔

جب فعل مضارع صحیح (جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو) نون اعرابی سے خالی ہو۔

نمبر شمار	صیغے	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
①	واحد مذکر غائب	يَنْصُرُ	لَنْ يَّنْصُرَ	لَمْ يَنْصُرْ

②	واحد مؤنث غائب	تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَمْ تَنْصُرْ
③	واحد مذکر مخاطب	تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَمْ تَنْصُرْ
④	واحد متکلم	أَنْصُرُ	لَنْ أَنْصُرَ	لَمْ أَنْصُرْ
⑤	تثنیہ وجمع متکلم	نَنْصُرُ	لَنْ نَّنْصُرَ	لَمْ نَنْصُرْ

دوسری صورت رفع ضمّہ تقدیری سے، نصب فتحہ لفظی سے، جزم حذف لام سے۔

جب فعل مضارع ناقص واوی یا یائی نون اعرابی سے خالی ہو۔

نمبر شمار	صیغے	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
①	واحد مذکر غائب	يَدْعُو يَرْمِي	لَنْ يَّدْعُوَ يَّرْمِيَ	لَمْ يَدْعُ يَرْمِ
②	واحد مؤنث غائب	تَدْعُو تَرْمِي	لَنْ تَدْعُوَ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ تَرْمِ
③	واحد مذکر مخاطب	تَدْعُو تَرْمِي	لَنْ تَدْعُوَ تَرْمِيَ	لَمْ تَدْعُ تَرْمِ
④	واحد متکلم	أَدْعُو أَرْمِي	لَنْ أَدْعُوَ أَرْمِيَ	لَمْ أَدْعُ أَرْمِ
⑤	تثنیہ وجمع متکلم	نَدْعُو نَرْمِي	لَنْ نَّدْعُوَ نَّرْمِيَ	لَمْ نَدْعُ نَرْمِ

تیسری صورت رفع ضمّہ تقدیری سے، نصب فتحہ تقدیری سے، جزم حذف لام سے۔

جب فعل مضارع ناقص الفی نون اعرابی سے خالی ہو۔

نمبر شمار	صیغے	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
①	واحد مذکر غائب	يَرْضٰى	لَنْ يَّرْضٰى	لَمْ يَرْضَ
②	واحد مؤنث غائب	تَرْضٰى	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَرْضَ
③	واحد مذکر مخاطب	تَرْضٰى	لَنْ تَرْضٰى	لَمْ تَرْضَ
④	واحد متکلم	أَرْضٰى	لَنْ أَرْضٰى	لَمْ أَرْضَ
⑤	تثنیہ وجمع متکلم	نَرْضٰى	لَنْ نَّرْضٰى	لَمْ نَرْضَ

چوتھی صورت رفع ثبوت نون سے ،نصب وجزم حذف نون سے ۔

جب فعل مضارع صحیح یا ناقص (جس کے آخر میں حرف علت ہو) نون اعرابی کے ساتھ ہو (ان کو افعال خمسہ بھی کہتے ہیں۔)

فعل صحیح کی امثلہ:

نمبر شمار	صیغے	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
①	تثنیہ مذکر غائب	يَنْصُرَانِ	لَنْ يَّنْصُرَا	لَمْ يَنْصُرَا
②	جمع مذکر غائب	يَنْصُرُونَ	لَنْ يَّنْصُرُوا	لَمْ يَنْصُرُوا
③	تثنیہ مؤنث غائب	تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَمْ تَنْصُرَا
④	تثنیہ مذکر مخاطب	تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَمْ تَنْصُرَا
⑤	جمع مذکر مخاطب	تَنْصُرُونَ	لَنْ تَنْصُرُوا	لَمْ تَنْصُرُوا
⑥	واحد مؤنث مخاطب	تَنْصُرِينَ	لَنْ تَنْصُرِي	لَمْ تَنْصُرِي
⑦	تثنیہ مؤنث مخاطب	تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَمْ تَنْصُرَا

فعل ناقص کی امثلہ:

نمبر شمار	صیغے	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
①	تثنیہ مذکر غائب	يَرْمِيَانِ	لَنْ يَّرْمِيَا	لَمْ يَرْمِيَا
②	جمع مذکر غائب	يَرْمُونَ	لَنْ يَّرْمُوا	لَمْ يَرْمُوا
③	تثنیہ مؤنث غائب	تَرْمِيَانِ	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْمِيَا
④	تثنیہ مذکر مخاطب	تَرْمِيَانِ	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْمِيَا
⑤	جمع مذکر مخاطب	تَرْمُونَ	لَنْ تَرْمُوا	لَمْ تَرْمُوا
⑥	واحد مؤنث مخاطب	تَرْمِينَ	لَنْ تَرْمِي	لَمْ تَرْمِي
⑦	تثنیہ مؤنث مخاطب	تَرْمِيَانِ	لَنْ تَرْمِيَا	لَمْ تَرْمِيَا

فعل مضارع کی اعرابی حالتیں تین ہیں: ① رفعی ② نصبی ③ جزمی

① حالتِ رفعی: جب فعل مضارع عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو، جیسے: يَنْصُرُ، يَخْشٰی.

② حالتِ نصبی: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی عامل ناصب ہو، جیسے: ﴿ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ﴾ (الحج 47:22).

عامل ناصب چار ہیں ① أَنْ ② لَنْ ③ كَيْ ④ إِذَنْ

أَنْ: (مصدریہ ناصبہ) یہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور اسے مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اسے مصدر مؤول کہتے ہیں۔ یہ فعل مضارع کو وجوبی طور پر نصب دیتا ہے، خواہ یہ مذکور ہو یا محذوف، جیسے: ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ﴾ (النسآء 28:4)، ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ ﴾ (الأنفال 33:8).

أَنْ کے مقدر ہونے کے مقامات یہ چھ ہیں:

① حَتّٰی کے بعد: یہ إِلٰی یا لام تعلیل کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: ﴿ حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ ﴾ (البقرة 214:2).

② لام كَيْ کے بعد: یہ ما قبل کی علت اور سبب بیان کرتا ہے، جیسے: ﴿ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ﴾ (النحل 44:16).

③ لام جحد کے بعد: یہ كَانَ منفی کی خبر پر آتا ہے، جیسے: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ﴾ (العنکبوت 40:29).

④ فاء سببیّہ کے بعد: جب یہ نفی یا طلب (امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، تحضیض، عرض) کے بعد آئے۔ اس کا ما قبل ما بعد کا سبب ہوتا ہے۔ [1]

❀ نفی، جیسے: ﴿ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا ﴾ (فاطر 36:35). ❀ امر، جیسے: زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ. ❀ نہی، جیسے: ﴿ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ﴾ (طٰه 81:20). ❀ استفہام، جیسے: ﴿ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا ﴾ (الأعراف 53:7). ❀ تمنی، جیسے: ﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (النسآء 73:4). ❀ ترجّی، جیسے: ﴿ لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ ﴾ (المؤمن 37,36:40). ❀ تحضیض، جیسے: ﴿ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ ﴾ (المنافقون 10:63). ❀ عرض، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا.

⑤ واوِ معیّہ کے بعد: جب یہ نفی یا طلب کے بعد آئے۔ اس کے ما قبل اور ما بعد کا زمانہ ایک ہوتا ہے، جیسے:

[1] مصدر مؤول کا عطف ما قبل فعل کے مصدر پر ہوگا۔

أَسْلِمْ وَتَسْلَمَ، ﴿ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ (آل عمران 142:3).

⑥ أَوْ کے بعد: جب یہ إِلٰی یا إِلَّا کے معنی میں ہو، جیسے: ﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا ﴾ (الشوریٰ 51:42).

لَنْ : یہ فعل مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: ﴿ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا ﴾ (الحج 73:22).

کَيْ : یہ ماقبل کی علت اور سبب بیان کرتا ہے اور فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿ زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ ﴾ (الأحزاب 37:33).

إِذَنْ : یہ جواب اور جزا کے لیے آتا ہے [1] اور فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: أُسْلِمُ کے جواب میں کہا جائے: إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

③ **حالت جزمی** : جب فعل مضارع سے پہلے کوئی عامل جازم ہو۔

عامل جازم کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں، یہ پانچ عامل ہیں: لَمْ ، لَمَّا: لام امر، لائے نہی، کلمات طلب۔

تفصیل حسب ذیل ہے:

①، ② **لَمْ ، لَمَّا**: یہ دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿ لَمْ يَلِدْ ﴾ (الإخلاص 3:112)، ﴿ لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴾ (ص 8:38).

فائدہ: لَمْ مطلق نفی کے لیے اور لَمَّا استغراق، یعنی زمانہ حال تک پورے زمانے کی نفی کے لیے آتا ہے، جیسے: لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ، ﴿ لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴾ (عبس 23:80)، ﴿ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ (الحجرات 14:49).

③ **لام امر**: یہ مکسور ہوتا ہے [2] اور فعل مضارع میں طلب کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: ﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ

---

[1] اس کو حرف جواب اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اس کلام میں آتا ہے جو سابقہ کلام کا جواب ہوتا ہے اور حرف جزا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جس کلام میں آتا ہے وہ سابقہ کلام کے مضمون جملہ کی جزا ہوتا ہے۔

فائدہ: جب إِذَنْ سے پہلے حرف عطف ہو تو عمل دینا اور نہ دینا دونوں جائز ہیں، جیسے: ﴿ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴾ (النسآء 53:4).

[2] جب اس سے پہلے واو یا فاء آئے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ﴾ (التوبة 82:9).

فائدہ: کلمات شرط ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں اگرچہ ماضی پر داخل ہوں، ◄◄

سَعَتِهٖ (الطلاق 7:65).

④ لائے نہی: یہ فعل مضارع میں ترک فعل کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ (لقمان 13:31).

⑤ کلمات طلب: (امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجی، عرض) جب ان کے بعد فعل مضارع بغیر فاء کے آئے اور جزا کا قصد کیا گیا ہو، جیسے: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ (الأنعام 6:151)، فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران 3:31).

دوسری قسم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں، یہ دس ہیں:

إِنْ مَنْ، مَا، مَهْمَا، أَيٌّ، أَيَّةٌ، مَتٰى، أَيْنَمَا، إِذْمَا، حَيْثُمَا، أَنّٰى.

إِنْ: جیسے: اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ (النسآء 4:133).

(باقی کا ذکر اسمائے شرط میں گزر چکا ہے۔)

فعل مبنی وہ فعل جس کا اعراب ہمیشہ ایک ہی طرح آتا ہے اور تبدیل نہیں ہوتا۔

یہ تین ہیں: ① فعل ماضی ② فعل امر ③ فعل مضارع جب نون تاکید جو مباشرۃً متصل ہو، اور نون جمع مؤنث کے ساتھ ہو۔

فعل ماضی اس کے مبنی ہونے کی تین حالتیں ہیں: ① مبنی برفتحہ ② مبنی برضمہ ③ مبنی برسکون

① مبنی برفتحہ: جب فعل ماضی کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واؤ جمع نہ ہو، جیسے: خَلَقَ، وَعَدَ.

② مبنی برضمہ: جب فعل ماضی کے ساتھ واؤ جمع ہو، جیسے: قَالُوا، اِجْتَنَبُوا.

③ مبنی برسکون: جب فعل ماضی کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ہو، جیسے: اَنْعَمْتَ (الفاتحة 1:6) ظَلَمْتُمْ (البقرة 2:54) اَخَذْنَا (البقرة 2:63).

فعل امر یہ مبنی بر علامت جزم ہوتا ہے، جیسے: اُنْصُرْ، اُدْعُ، أَبْشِرُوا.

جب اس کے ساتھ نون تاکید آئے تو یہ مبنی برفتحہ ہوتا ہے، جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ.

فعل مضارع جب نون تاکید کے ساتھ ہو تو مبنی برفتحہ ہوتا ہے، جیسے: كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ (الهمزة 104:4).

جب نون جمع مؤنث کے ساتھ ہو تو مبنی برسکون ہوتا ہے، جیسے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ (البقرة 2:233).

◂◂ جیسے: إِنْ سَعَيْتَ نَجَحْتَ (اگر تو کوشش کرے گا تو کامیاب ہو جائے گا۔) اگر ان کے بعد اسم ہو تو وہاں فعل مقدر ہوتا ہے، جیسے: وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ (التوبة 9:6)، أَيْ إِنِ اسْتَجَارَكَ أَحَدٌ.

سوالات

①افعال میں سے کون سے فعل معرب اور کون سے مبنی ہیں؟ ② فعل مضارع کا اعراب بتائیں۔③ فعل ماضی اور امر پر اعراب کیسے آتا ہے؟④ فعل مضارع کب مرفوع، کب منصوب اور کب مجزوم ہوتا ہے؟⑤ فعل مضارع کے عامل ناصب کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔⑥ فاء سببیہ کے بعد أَنْ مقدر ہونے کی صورتیں تحریر کریں۔⑦ فعل مضارع کے عامل جازم کون سے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ⑧ أَنْ کے مقدر ہونے کے چھ مقامات ذکر کریں۔

تمرین

⑨ درج ذیل افعال میں سے معرب اور مبنی الگ الگ کریں:

﴿ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ . ﴿ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غٰفِلًا ﴾ . ﴿ كَذَّبَتْ عَادُ ﴾ . اَللّٰهُ يُحِبُّ أَنْ يُّرٰى. ﴿ وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ ﴾ . ﴿ كَتَبَ اللّٰهُ ﴾ . ﴿ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﴾ . ﴿ فَشَرِبُوْا مِنْهُ ﴾ .

⑩ درج ذیل افعال میں سے فعل مضارع کی اعرابی حالت اور اس کا عامل تلاش کریں اور علامت اعراب بھی بتائیں:

﴿ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ ﴾ . ﴿ أُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ﴾ . ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴾ . لَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ. ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ﴾ . ﴿ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا ﴾ . ﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾ . ﴿ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ . ﴿ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ﴾ . لَاتَدْخُلْ بَيْتًا. ﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ﴾ . ﴿ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ ﴾ . ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ﴾ . ﴿ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ . ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ ﴾ .

⑪ ترکیب کریں: ﴿ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾ . لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ كِبْرٌ. ﴿ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ﴾ . ﴿ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴾ . ﴿ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ﴾ . ﴿ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ﴾ .

سبق : 59

افعال تعجب

فعل غیر متصرف[1] وہ افعال ہیں جن میں تصریف نہیں ہوتی ان کے بعض میں زمانہ بھی نہیں پایا جاتا، جیسے: فعل تعجب۔

اقسام ان کی دو قسمیں ہیں: ① افعال تعجب ② افعال مدح و ذم

افعال تعجب وہ افعال ہیں جن کو اظہار تعجب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ یہ دو صیغے ہیں:

① مَا أَفْعَلَهُ، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَیْدًا (زید کس قدر حسین ہے!) ② أَفْعِلْ بِهٖ، جیسے: أَحْسِنْ بِزَیْدٍ. زید کیا ہی حسین ہے!

احکام ان کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

① دونوں صیغے جامد ہمیشہ مفرد استعمال ہوتے ہیں۔

② یہ صرف ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے آتے ہیں جن میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔

③ جن ابواب سے یہ نہیں آتے ان سے اگر تعجب کے معنی لینا ہوں تو اس باب کے مصدر کے شروع میں لفظ أَشَدُّ وغیرہ لے آئیں، جیسے: مَا أَشَدَّ إِکْرَامَهٗ اور أَشْدِدْ بِإِکْرَامِهٖ.

[1] افعال میں سے درج ذیل افعال غیر متصرف ہیں: ان میں سے بعض کی صرف ماضی آتی ہے، جیسے: مَا دَامَ، لَیْسَ، عَسٰی. بعض کا صرف امر آتا ہے، جیسے: هَبْ، تَعَلَّمْ، تَعَالَ بعض کی صرف ماضی اور مضارع آتا ہے، جیسے: مَازَالَ، مَا بَرِحَ، مَافَتِیءَ، مَاانْفَكَّ، کَادَ، أَوْشَكَ. بعض کا صرف مضارع اور امر آتا ہے، جیسے: یَدَعُ، دَعْ، یَذَرُ، ذَرْ. ان کے علاوہ باقی تمام افعال متصرف ہیں جن سے ماضی، مضارع اور امر تینوں آتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ، نَصَرَ، عَلِمَ.
فائدہ: فعل اس وقت جامد ہوتا ہے جب وہ ایسے معنی پر دلالت کرے جس کے لیے حرف وضع کیے گئے ہیں، جیسے: لَیْسَ. یہ نفی پر دلالت کرتا ہے اور نفی کے لیے حرف مَا اور لَا ہیں، عَسٰی یہ امید پر دلالت کرتا ہے اور امید کے لیے حرف لَعَلَّ ہے، پس ان کے جامد ہونے کا سبب ان کا حرف کے مشابہ ہونا ہے۔

سوالات

① افعال تعجب کی تعریف کریں اور اس کے اوزان بتائیں۔ ② افعال تعجب کن ابواب سے آتے ہیں؟

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں افعال تعجب اور ان کے معمول پہچانیں:

مَا أَخْضَرَ شَجَرَةً. مَا أَجْمَلَ السَّيَّارَةَ. أَكْرِمْ بِهِمْ وَارِثًا وَّ مَوْرُوثًا. ﴿فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾. ﴿اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ﴾.

④ ترکیب کریں: ﴿مَآ اَكْفَرَهٗ﴾. ﴿اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ﴾.

سبق : 60

افعال مدح وذم

افعال مدح وذم وہ افعال ہیں جو کسی کی مدح یا مذمّت کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ جس کی مدح کی جائے اسے مخصوص بالمدح اور جس کی مذمت کی جائے اسے مخصوص بالذّم کہتے ہیں۔

تعداد یہ کل چار ہیں: ① نِعْمَ ② حَبَّذَا مدح کے لیے ③ بِئْسَ ④ سَاءَ ذم کے لیے۔

استعمال ان کے فاعل کی چار صورتیں ہیں:

① معرّف باللام، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ.

② معرّف باللام کی طرف مضاف، جیسے: نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ.

③ ضمیر مستتر اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوتی ہے، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ.

④ مَا بمعنی شَيْءٌ، جیسے: ﴿فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرة 2:271)، أَيْ نِعْمَ شَيْءٌ هِيَ.

نوٹ: **حَبَّذَا**: حَبَّ فعل اور ذَا اسم اشارہ سے مرکب ہے، اس کا فاعل ہمیشہ ذَا ہی ہوتا ہے، جیسے: حَبَّذَا زَيْدٌ.

نوٹ: اسی طرح بِئْسَ اور سَاءَ کی مثالیں بنالیں۔

فائدہ: مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کے لیے ضروری ہے کہ وہ وحدت وجمعیت اور تذکیر وتانیث میں فاعل کے مطابق ہوں۔ اس کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ﴾ (ص 38:44)، أَيْ نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ.

خلاصۂ بحث
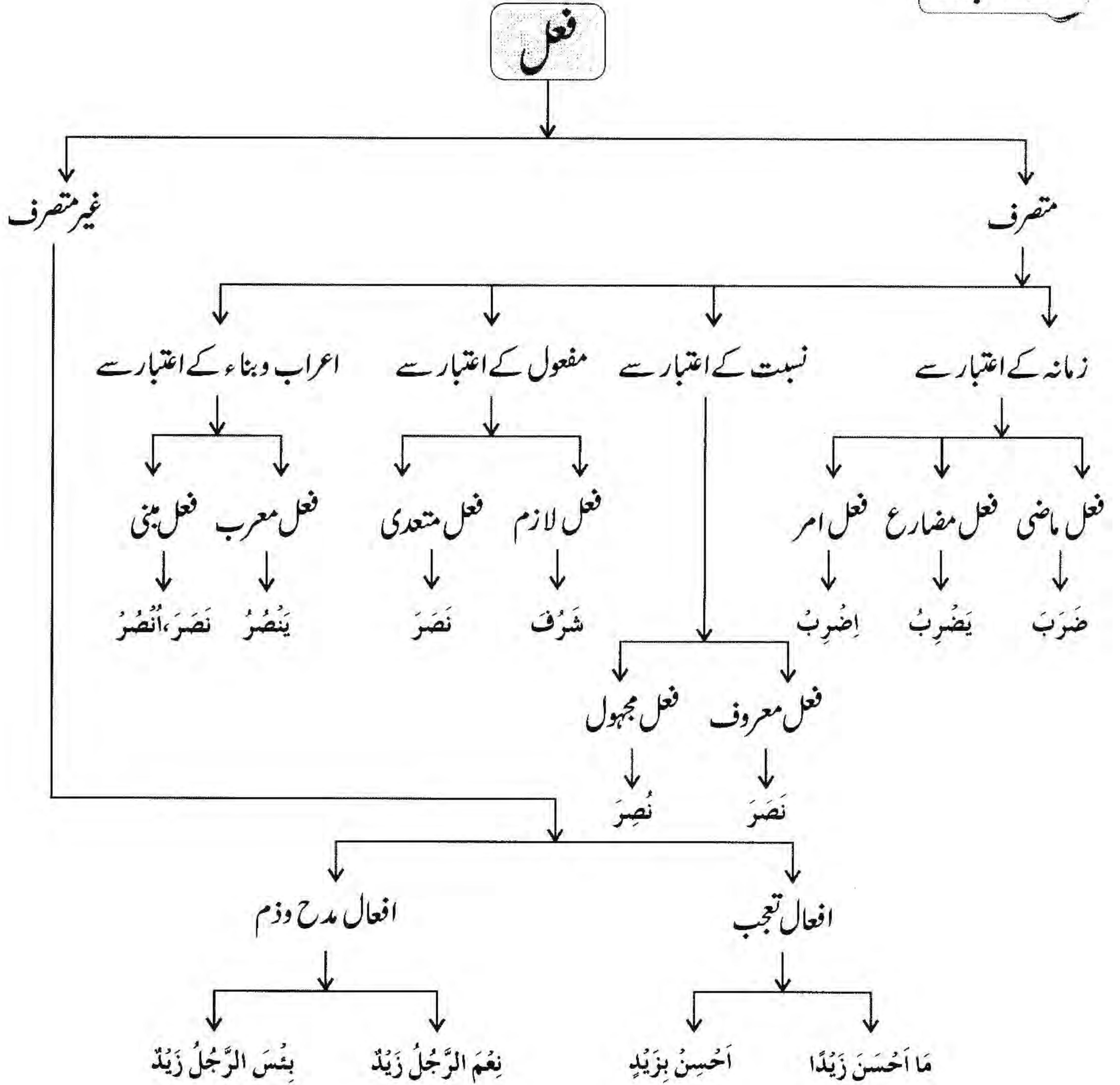
سوالات

① افعال مدح وذم کی تعریف کریں اور بتائیں وہ کون کون سے افعال ہیں؟

② افعال مدح وذم کے فاعل کی صورتیں بیان کریں۔

تمرین

③ درج ذیل مثالوں میں افعال مدح وذم اور مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم پہچانیں:

﴿ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴾. ﴿ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴾. ﴿ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾. حَبَّذَا حَامِدٌ.

④ ترکیب کریں: نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ.

⑤ خالی جگہ پر کریں:

⊙ لَمْ فعل مضارع کو.................... کے معنی میں کر دیتا ہے۔

⊙ حَتّٰی کے بعد أَنْ اس لیے مقدر ہوتا ہے کہ حَتّٰی حرف.................... ہے۔

⊙ جب فعل مضارع عامل ناصب اور جازم سے خالی ہو تو.................... ہوتا ہے۔

⊙ فعل مضارع پر رفع، ضمہ اور.................... کے ساتھ آتا ہے۔

⊙ فعل مضارع ناقص کی نصبی حالت.................... سے آتی ہے۔

⑥ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ فعل لازم سے فعل مجہول نہیں آتا۔

⊙ فعل ماضی مبنی بر سکون ہوتا ہے۔

⊙ مضارع مجہول میں علامت مضارع مضموم اور آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

⊙ فعل لازم کے مفعول بہ کے علاوہ باقی مفعول بھی آسکتے ہیں۔

⊙ حَبَّذَا میں ذَا فاعل ہے۔

⑦ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ وہ فعل جس کی نسبت فاعل کی طرف نہ کی گئی ہو اسے.......... کہتے ہیں: (معروف، مجہول، معلوم۔)

⊙ فعل مضارع کے معرب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ.......... مشابہ ہوتا ہے:

(اسم فاعل کے، نائب فاعل کے، اسم مفعول کے۔)

⊙ لام امر.......... ہوتا ہے: (مفتوح، مکسور، مضموم۔)

⊙ فعل تعجب کے دونوں صیغے ہمیشہ.......... استعمال ہوتے ہیں: (جمع، تثنیہ، مفرد۔)

⊙ نِعْمَ کا فاعل.......... ہوتا ہے: (معرف باللام، معرف باللام کی طرف مضاف، دونوں۔)

⑨ کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ ﴾	فعل لازم
②	﴿ كَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ ﴾	فعل مجہول
③	﴿ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ ﴾	فعل متعدی
④	﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللهُ ﴾	فعل غیر متصرف
⑤	﴿ اَلَيْسَ اللهُ ﴾	فعل ناقص

حصہ سوم

حرف
کا بیان

حرف کا بیان

اقسام اس کی دو قسمیں ہیں: ① حروف مبانی ② حروف معانی

① **حروف مبانی:** وہ حروف جن سے کلمات بنتے ہیں انھیں حروف تہجی کہتے ہیں، جیسے: ا، ب، ت۔ یہ کل انتیس حروف ہیں۔

② **حروف معانی:** وہ حروف جو کسی معنی پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: أَ (استفہام) لَا (نفی اور نہی۔)

سبق: 61

حروف معانی کی اقسام

اقسام ان حروف کی دو قسمیں ہیں: ① عاملہ ② غیر عاملہ

حروف عاملہ

وہ حروف جو کسی کلمہ کو رفع، نصب، جر اور جزم دیتے ہیں، جیسے: حروف جارہ وغیرہ۔

اقسام ان کی درج ذیل سات قسمیں ہیں:

① **حروف جارہ:** وہ حروف جو اپنے مابعد اسم کو جر دیتے ہیں، یہ سترہ حروف ہیں جو اس شعر میں ذکر ہیں:

بَاؤ، تَاؤ، کَافُ، لَامُ، واؤ، مُنذُ، مُذْ، خَلَا،

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، إِلٰی.

یہ کئی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

① **ب:** یہ درج ذیل معنوں کے لیے آتا ہے:

(ا) الصاق، یعنی اتصال، جیسے: ﴿ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ ﴾ (المائدة 6:5)، (ب) استعانت، جیسے: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ (النمل 30:27).

② **ت:** یہ قسم کے لیے صرف لفظ اَللّٰہ پر آتا ہے، جیسے: ﴿ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ﴾ (يوسف 91:12).

③ **کاف:** یہ تشبیہ اور تمثیل کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴾ (القارعة 4:101).

④ **لام:** یہ اختصاص کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (الفاتحة 1:1).

⑤ **واؤ:** یہ قسم کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ وَالْعَصْرِ ﴾ (العصر 1:103).

⑥،⑦ **مُنْذُ و مُذْ**: ان کا بیان ظروف کی بحث میں گزر چکا ہے۔

⑧،⑨، ⑩ **خلاوَ حاشاوَ عدَا**: یہ بمعنی إِلَّا آتے ہیں، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ خَلَاوَحَاشَاوَعَدَا زَيْدٍ.

⑪ **رُبَّ**: یہ شبیہ بالزائد، ہمیشہ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اس کا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے، یہ تکثیر اور تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، رُبَّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ.

⑫ **مِنْ**: یہ ابتدائے غایت کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ (بني إسراء يل 1:17).

⑬ **فِي**: یہ ظرفیّت کے لیے آتا ہے وہ خواہ حقیقی ہو، جیسے: ﴿ اَلَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ ﴾ (هود 108:11) یا مجازی، جیسے: ﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ ﴾ (البقرة 179:2).

⑭ **عَنْ**: یہ تجاوز کے لیے آتا ہے، جیسے: رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ.

⑮ **عَلٰی**: یہ استعلاء کے لیے آتا ہے وہ خواہ حقیقی ہو، جیسے: ﴿ وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴾ (المؤمنون 22:23) یا مجازی، جیسے: ﴿ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ ﴾ (الشعرآء 14:26).

⑯ **حَتّٰی**: یہ انتہائے غایت کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴾ (القدر 5:97).

⑰ **إِلٰی**: یہ انتہائے غایت کے لیے آتا ہے وہ خواہ زمانی ہو، جیسے: ﴿ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ﴾ (البقرة 187:2) یا مکانی ہو، جیسے: ﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ﴾ (بني إسراءيل 1:17).

② **حروف نداء**: وہ حروف جن کے ذریعے سے کسی کو آواز دی جائے، یہ اسم مضاف کو نصب اور اسم غیر مضاف کو مبنی برضمہ کر دیتے ہیں، یہ پانچ حروف ہیں: ① يَا ② أَيَا ③ هَيَا ④ أَيْ ⑤ أَ، جیسے: ﴿ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ﴾ (اٰل عمرٰن 65:3)، ﴿ قَالُوْا يٰنُوْحُ ﴾ (هود 32:11).

③ حروف مشبہ بالفعل ④ مَا و لَا مشابہ بلیس ⑤ لائے نفی جنس۔ ان کا بیان نواسخ جملہ کی بحث میں گزر چکا ہے۔

⑥ حروف ناصبہ للفعل: یہ چار حروف ہیں: ① أَنْ ② لَنْ ③ كَيْ ④ إِذَنْ

⑦ حروف جازمہ للفعل: یہ پانچ حروف ہیں: ① إِنْ ② لَمْ ③ لَمَّا ④ لام امر ⑤ لائے نہی۔ ان کا بیان فعل کی بحث میں گزر چکا ہے۔

سبق : 62

حروف غیر عاملہ

وہ حروف جو لفظی عمل نہیں کرتے، جیسے: حروف عطف وغیرہ، حروف عاملہ کے علاوہ باقی تمام حروف غیر عاملہ ہیں۔

اقسام ان کی درج ذیل بیس قسمیں ہیں:

حروف عطف وہ حروف جو اپنے مابعد کو ماقبل کے ساتھ ایک حکم میں شریک کرنے کے لیے آتے ہیں، ان کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں، یہ دس ہیں جو درج ذیل ہیں: ① وَاوْ ② فَاؤ ③ ثُمَّ ④ حَتّٰی ⑤ أَوْ ⑥ إِمَّا ⑦ أَمْ ⑧ لَا ⑨ بَلْ ⑩ لٰكِنْ.

ان کی مختصر تفصیل حسبِ ذیل ہے:

① **وَاوْ**: یہ مطلق جمع کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ ﴾ (البقرة 2:60).

② **فَا**: یہ ترتیب بلامہلت کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴾ (الانفطار 82:7).

③ **ثُمَّ** : یہ ترتیب مع مہلت کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ﴾ (الأنعام 6:2).

④ **حَتّٰی**: بمعنی واوَ بشرطیکہ معطوف اسم ظاہر مفرد، معطوف علیہ کا جز ہو، جیسے: مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ.

⑤ **أَوْ**: یہ "یا" کے معنی دیتا ہے اور دو معانی کے لیے آتا ہے: (ا) شک، جیسے: ﴿ لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ﴾ (المؤمنون 23: 113). (ب) تخییر: جیسے: ﴿ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ﴾ (المآئدة 5:89).

⑥ **إِمَّا**: یہ تکرار کے ساتھ درج ذیل معانی کے لیے آتا ہے: (ا) تفصیل، جیسے: ﴿ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴾ (الدهر 76: 3). (ب) تخییر، جیسے: ﴿ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴾ (الكهف 18: 86).

(ج) شک، جیسے: ذَهَبَ إِمَّا زَيْدٌ وَّإِمَّا عَمْرٌو.

⑦ **أَمْ:** اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) أَمْ متصلہ: وہ ہے جس کا ماقبل اور مابعد آپس میں متصل ہوتے ہیں، یعنی ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہوتے، اس سے پہلے ہمزہ تسویہ یا ہمزہ استفہام ہوتا ہے جس کے ذریعے سے دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے سوال کرنا مقصود ہوتا ہے، جیسے: ﴿ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ﴾ (البقرۃ 6:2)، ﴿ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ﴾ (الواقعۃ 59:56). (ب) أَمْ منقطعہ بمعنی بَلْ: وہ ہے جس کا ماقبل اور مابعد متصل نہیں ہوتے اور اس سے پہلے ہمزہ استفہام بھی نہیں ہوتا، جیسے: ﴿اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ﴾ (الرعد 16:13)، أَيْ بَلْ جَعَلُوا.

⑧ **لَا:** یہ ماقبل کے لیے حکم کو ثابت کرنے اور مابعد سے نفی کرنے کے لیے آتا ہے، بشرطیکہ لَا کے بعد مفرد اور پہلے اثبات ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو.

⑨ **بَلْ:** یہ ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے آتا ہے، بشرطیکہ اس کے بعد مفرد ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو.

⑩ **لٰكِنْ:** یہ استدراک، یعنی ماقبل سے وہم دور کرنے کے لیے آتا ہے بشرطیکہ اس کے بعد مفرد اور اس سے پہلے نفی یا نہی ہو اور اس کے ساتھ واؤ نہ ہو، جیسے: مَا جَاءَنِي زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو.

حروف استفہام وہ حروف جن کے ذریعے سے سوال کیا جاتا ہے، یہ دو ہیں: هَلْ اور أَ. یہ دونوں جملہ اسمیہ اور فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مضمون جملہ کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں، ان کا جواب اثبات کی صورت میں نَعَمْ کے ساتھ اور نفی کی صورت میں لَا کے ساتھ دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ﴾ (الصف 10:61)، ﴿ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ﴾ (یوسف 90:12).

ہمزہ کبھی مفرد کے بارے میں اس کی تعیین کا سوال کرنے کے لیے بھی آتا ہے، جیسے: ﴿اَفَمَنۡ يُّلۡقٰى فِى النَّارِ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ يَّاۡتِىۡۤ اٰمِنًا يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ﴾ (فصلت 40:41) اور کبھی استفہام انکاری کے لیے آتا ہے، اس کا مابعد اگر مثبت ہو تو معنی نفی کا اور اگر منفی ہو تو معنی مثبت کا ہوتا ہے، جیسے: ﴿اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا﴾ (الحجرات 12:49)، ﴿اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ﴾ (الانشراح 1:94).

حروف شرط وہ حروف جو شرط کا معنی دیتے ہیں یہ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

یہ سات حروف ہیں: ① لَوْ ② لَوْلَا ③ لَوْمَا ④ أَمَّا ⑤ لَمَّا ⑥ إِنْ ⑦ إِذْمَا

①**لَوْ:** یہ پہلے جملے کی نفی کے سبب دوسرے جملے کی نفی پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿ لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ﴾ (الأنبيآء 22:21).

②**لَوْ لَا:** یہ جملہ اسمیہ کے ساتھ خاص ہے اور شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا کے نہ پائے جانے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴾ (الصّٰفّٰت 57:37).

③**لَوْمَا:** یہ لَوْلَا تحضیضیہ کی طرح ہے، جیسے: ﴿ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ ﴾ (الحجر 7:15).

④**أَمَّا:** یہ قائم مقام حرف شرط وفعل شرط کے ہوتا ہے، اصل میں یہ مَهْمَا يَكُنْ مِّنْ شَيْءٍ ہے، جیسے: ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ﴾ (البقرة 26:2).

لَمَّا: یہ ربط کے لیے آتا ہے اور شرط کے پائے جانے کی وجہ سے جزا کے پائے جانے پر دلالت کرتا ہے، یہ صرف فعل ماضی پر آتا ہے اور اس کے بعد دو جملوں کا ہونا ضروری ہے، جیسے: ﴿ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ﴾ (بني إسراء يل 67:17).

⑥، ⑦ إِنْ اور إِذْمَا حروف شرط جازم ہیں، ان کا بیان اسمائے شرط میں گزر چکا ہے۔

حروف تنبیہ وہ حروف جن کے ذریعے سے مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے، یہ چار حروف ہیں: ① أَلَا ② أَمَا ③ هَا ④ يَا

①**أَلَا**، جیسے: ﴿ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ﴾ (البقرة 13:2).

②**أَمَا**، جیسے: أَمَا وَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّهٗ.

③ **هَا**، جیسے: هٰذَا، ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ﴾ (البقرة 21:2)، ﴿ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ ﴾ (آل عمرٰن 119:3)، هٰكَذَا.

④ **يَا**، جیسے: ﴿ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (يٰس 26:36).

حروف مصدر وہ حروف جو جملے کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، اسے مصدر مؤول کہتے ہیں، یہ پانچ حروف ہیں: ①مَا ②أَنْ ③كَيْ ④لَوْ ⑤أَنَّ

نوٹ: مَا، أَنْ، كَيْ اور لَوْ جملہ فعلیہ کو اور أَنَّ جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔

① **مَا:** اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) مصدریہ، جیسے: ﴿ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴾ (ص 26:38). (ب) مصدریہ ظرفیہ، جیسے: ﴿ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴾ (مريم 31:19)، أَيْ مُدَّةَ دَوَامِي.

فائدہ: حروف مصدر کو موصول حرفی بھی کہتے ہیں۔

② أَنْ، جیسے: ﴿ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ﴾ (الأعراف 82:7).

③ لَوْ، جیسے: ﴿ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ ﴾ (القلم 9:68)، أَيْ إِدْهَانَكَ.

④، ⑤ كَيْ اور أَنَّ حروف عاملہ ہیں، ان کا بیان حروف عاملہ میں گزر چکا ہے۔

حروف تفسیر وہ حروف جن کے ساتھ ماقبل کی وضاحت کی جاتی ہے، ان کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں، یہ دو حرف ہیں: أَيْ، أَنْ. ① أَيْ: یہ ہر مبہم چیز کی تفسیر کے لیے آتا ہے، خواہ وہ مفرد ہو، جیسے: ﴿ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ ﴾ (یوسف 82:12)، أَيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ یا جملہ ہو، جیسے: قُطِعَ رِزْقُهٗ، أَيْ مَاتَ. ② أَنْ: یہ صرف اس فعل کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو، جیسے: ﴿ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴾ (الصّٰفّٰت 104:37).

حروف جواب وہ حروف جن کے ذریعے سے سوال کا جواب دیا جائے، یہ چھ حروف ہیں: ① نَعَمْ ② بَلٰى ③ إِي ④ أَجَلْ ⑤ جَيْرِ ⑥ لَا.

① **نَعَمْ**: یہ سابقہ کلام کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے، خواہ وہ کلام مثبت ہو یا منفی، جیسے: ﴿ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ﴾ (الأعراف 44:7).

② **بَلٰى**: یہ ہمیشہ نفی کے بعد آکر اس کو ختم کر دیتا ہے، اس سے پہلے استفہام ہو یا نہ ہو، جیسے: ﴿ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى ﴾ (التغابن 7:64)، ﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ﴾ (الأعراف 172:7).

③ **إِي**: یہ متکلم کی تصدیق کے لیے قسم سے پہلے آتا ہے، جیسے: ﴿ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ﴾ (یونس 53:10).

④ **أَجَلْ**: یہ متکلم کی تصدیق کے لیے آتا ہے، جیسے: عَادَ زَيْدٌ اور أَذَهَبَ زَيْدٌ کے جواب میں: أَجَلْ.

⑤ **جَيْرِ**: یہ متکلم کی تصدیق کے لیے آتا ہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں: جَيْرِ.

⑥ **لَا**: یہ سابقہ کلام کی نفی کے لیے آتا ہے، جیسے: أَجَاءَ زَيْدٌ کے جواب میں کہا جائے، لَا.

حروف تحضیض وتوبیخ وہ حروف جو مخاطب کو کسی کام کی رغبت دلانے یا ملامت کرنے کے لیے آتے ہیں، یہ پانچ حروف ہیں: ① أَلَّا ② هَلَّا ③ لَوْلَا ④ لَوْمَا ⑤ أَلَا۔ یہ جب مضارع سے پہلے آئیں تو ترغیب کے لیے اور جب ماضی سے پہلے آئیں تو ملامت کے لیے آتے ہیں، جیسے: أَلَّا تَجْتَهِدُونَ، أَلَّا صَلَّيْتَ، ﴿ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ ﴾، ﴿ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ ﴾ (الفرقان 21:25).

حرف ردع وہ حرف جو ڈانٹنے کے لیے آتا ہے، یہ صرف ایک حرف ہے: کَلَّا، جیسے: ﴿ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ○ كَلَّا ﴾. (الفجر17,16:89)

حرف توقع وہ حرف جو اپنے مابعد کے حصول کی توقع پر دلالت کرے، یہ صرف ایک حرف ہے، قَدْ یہ جب ماضی سے پہلے آئے تو تحقیق کے معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴾ (الشمس 9:91). اور جب مضارع سے پہلے آئے تو کبھی تقلیل کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ. اور کبھی تحقیق کے، جیسے ﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ ﴾

حروف تاکید وہ حروف جو تاکید کے معنی دیتے ہیں، یہ چار حروف ہیں: ① إِنَّ ② أَنَّ ③ نون تاکید ④ لام ابتدا، جیسے: ﴿ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴾ (یوسف 12 :32)، ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الأحزاب21:33).

نوٹ: إِنَّ اور أَنَّ کا بیان گزر چکا ہے۔

حروف تمنی وہ حروف جو کسی چیز کی تمنا پر دلالت کریں، یہ تین حروف ہیں: ① لَيْتَ ② لَوْ ③ هَلْ، جیسے: ﴿ لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً ﴾ (البقرة 167:2)، ﴿ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَا ﴾ (الأعراف53:7).

نوٹ: لَيْتَ عاملہ ہے، اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

حروف استثناء وہ حروف جو اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم سے خارج کرنے کے لیے آتے ہیں، یہ دو حرف ہیں: ① إِلَّا ② لَمَّا.

① **إِلَّا**، جیسے: ﴿ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ﴾ (القصص 88:28).

② **لَمَّا**: یہ جملہ اسمیہ پر آتا ہے، جیسے: ﴿ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴾ (الطارق 4:86).

حروف استقبال وہ حروف جو مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتے ہیں، یہ سات حروف ہیں: ① س ② سَوْفَ ③ أَنْ ④ لَنْ ⑤ لام امر ⑥ لائے نہی ⑦ إِنْ.

فائدہ: قَدْ اللہ تعالیٰ کے لیے تحقیق کے معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ ﴾ (الأحزاب 18:33)، یہ کبھی تکثیر کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ ﴾ (البقرة 144:2) اور کبھی تقریب، یعنی ماضی کو حال کے قریب کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: قَدْ نَصَرْتُهٗ (میں نے اس کی مدد کی ہے۔)

①س: یہ فعل مضارع مثبت کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ ﴾ (الأعلیٰ 6:87).

②سَوْفَ: یہ فعل مضارع مثبت کو مستقبل بعید کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ ﴾ (یوسف 98:12).

نوٹ: ③أَنْ ④لَنْ ⑤ إِنْ⑥لام امر ⑦لائے نہی: یہ حروف عاملہ ہیں ان کا بیان گزر چکا ہے۔

حرف تعریف وہ حرف جو اسم نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہے، یہ صرف ایک حرف ہے: اَلْ.

اس کی چار قسمیں ہیں: ① جنسی ② استغراقی ③ عہد خارجی ④ عہد ذہنی

① جنسی: اس سے پوری جنس مراد ہوتی ہے (اس سے مراد ماہیت ہوتی ہے)، جیسے: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (النسآء 34:4).

② استغراقی: اس سے جنس کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴾ (العصر 2:103).

③ عہد خارجی: جس کا مدخول پہلے ذکر ہو چکا ہو، جیسے: ﴿ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ﴾ المزمل 16:73).

④ عہد ذہنی: متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معیّن مراد ہو، اس کا مدخول نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ ﴾ (یوسف 13:12).

حرف ترجّی وہ حرف جو کسی چیز کی امید پر دلالت کرے، یہ صرف ایک حرف ہے: لَعَلَّ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

حرف تانیث وہ حرف جو کسی اسم یا فعل کے مؤنث ہونے پر دلالت کرے، یہ صرف ایک حرف ہے: "ۃ" جب یہ ساکن ہو تو بطور علامت تانیث کے فعل ماضی کے ساتھ آتا ہے، جیسے: ضَرَبَتْ. اور جب یہ متحرک ہو تو بطور علامت تانیث کے اسم کے آخر میں آتا ہے، جیسے: مُسْلِمَةٌ.

حرف تنوین وہ نون ساکن جو پڑھنے میں آئے، لکھنے میں دو زبر، دو زیر، دو پیش کی صورت میں لکھا جائے۔

اس کی پانچ قسمیں ہیں: ① تمکّن ② تنکیر ③ عوض ④ مقابلہ ⑤ ترنم

① تنوین تمکّن: جو اسم معرب منصرف کے آخر میں آئے، جیسے: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ.

② تنوین تنکیر: جو اسم مبنی کے آخر میں نکرہ اور معرفہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے آئے، جیسے: صَهٍ.

③ تنوین عوض: جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے، جیسے: ﴿ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾.

④ تنوین مقابلہ: جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

⑤ تنوین ترنّم: جو اشعار کے آخر میں ترنم کے لیے آئے، جیسے:

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُولِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

نوٹ: تنوین ترنم اسماء، افعال اور حروف تینوں پر آ جاتی ہے۔

حروف زیادت وہ حروف جن کو کلام سے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خلل نہ آئے، ہاں تاکید میں کمی آ جائے۔

یہ آٹھ حروف ہیں: ① إِنْ ② أَنْ ③ مَا ④ لَا ⑤ مِنْ ⑥ بَاء ⑦ لام ⑧ کاف

① **إِنْ**: یہ اکثر ما نافیہ، ما مصدریہ اور لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ.

② **أَنْ**: یہ لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: ﴿ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ ﴾ (یوسف96:12).

③ **مَا**: یہ کلمات شرط اور بعض حروف جارہ کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ﴾.

④ **لَا**: یہ واو عاطفہ کے بعد جو نفی کے بعد ہو اور أَنْ مصدریہ کے بعد زائد ہوتا ہے، جیسے: ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ (الفاتحة 7:1)، ﴿ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ ﴾ (الأعراف 12:7).

⑤ **مِنْ**، جیسے: ﴿ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ﴾ (فاطر 3:35).

⑥ **بَاء**، جیسے: ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ﴾ (الزمر 36:39).

⑦ **لام**، جیسے: ﴿ رَدِفَ لَكُمْ ﴾ (النمل 72:27).

⑧ **کاف**، جیسے: ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾ (الشورٰی 11:42).

حروف نفی وہ حروف جو کلام میں نفی کے معنی پیدا کر دیتے ہیں۔

یہ سات حروف ہیں: ① لَمْ ② لَمَّا ③ لَنْ ④ إِنْ ⑤ لَاتَ ⑥ مَا ⑦ لَا

یہ حروف عاملہ ہیں، ان میں سے مَا اور لَا جب فعل پر داخل ہوں تو وہ غیر عاملہ ہوتے ہیں:

مَا: یہ فعل ماضی اور مضارع کو منفی بنانے کے لیے آتا ہے اور فعل مضارع کو زمانہ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: مَا قَرَءَ، مَا يَسْمَعُ.

لَا: یہ فعل ماضی اور مضارع دونوں کو منفی بنانے کے لیے آتا ہے، جب یہ ماضی پر آئے تو اس میں تکرار ضروری

ہوتا ہے، جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى﴾ (القیامۃ 31:75)، ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ (الشوریٰ 23:42).

سوالات

① حروف مبانی اور معانی میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ② حروف عاملہ اور غیر عاملہ میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی مثال دیں۔ ③ حروف جارہ کون سے ہیں؟ ④ حروف نداء کون سے ہیں؟ ⑤ حروف تفسیر کون سے ہیں؟ ⑥ حروف استفہام کون سے ہیں؟ ⑦ حروف عاطفہ کون سے ہیں؟ ⑧ الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے؟ ⑨ ہمزہ وصلی اور قطعی میں کیا فرق ہے؟ ⑩ أَلْ کی اقسام بتائیں۔ ⑪ أَمْ کی اقسام بتائیں۔ ⑫ أَنْ کی اقسام بتائیں۔ ⑬ أَيْ اور إِي میں کیا فرق ہے؟ ⑭ ثُمَّ اور ثَمَّ میں کیا فرق ہے؟ ⑮ س اور سَوْفَ کس معنی کے لیے آتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟ ⑯ قَدْ کن معانی کے لیے آتا ہے؟ ⑰ لَمْ اور لَمَّا کن معانی کے لیے آتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟ ⑱ تنوین کی اقسام لکھیں۔ ⑲ وہ کون سا حرف ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے؟

تمرین

⑯ درج ذیل مثالوں میں سے حروف عاملہ اور غیر عاملہ الگ الگ کریں اور ان کے معنی بھی بتائیں:

﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ﴾. ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾. ﴿قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ﴾. ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾. ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾. ﴿كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى﴾. ﴿فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ﴾. ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ﴾. ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. ﴿فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ﴾. ﴿سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ﴾. ﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾. ﴿وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾. ﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾.

⑰ درج ذیل حروف میں سے ہر حرف کا لفظی اور معنوی عمل بتائیں:

﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ﴾. ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ﴾. ﴿لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾. ﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾. ﴿لَمْ تَفْعَلُوْا﴾. ﴿لَنْ تَفْعَلُوْا﴾.

⑱ ترکیب کریں:

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ. ﴿فَأَمَّا مَنْ طَغٰى﴾. ﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّاحِدَةً﴾. إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَيِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَّمَضَانَ.

⑲ خالی جگہ پر کریں:

⊙ حروف عطف میں سے.................. مطلق جمع کے لیے آتی ہے۔

⊙ حروف جواب میں سے.................. قسم کے ساتھ آتا ہے۔

⊙ هٰذَا میں هَا حرف.................. ہے۔

⊙ حروف مصدر میں سے أَنْ جملہ.................. پر داخل ہوتا ہے۔

⊙ حروف جارہ میں سے تاء صرف.................. پر داخل ہوتی ہے۔

⑳ دیے گئے جملوں میں سے غلط کے سامنے (×) اور درست کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں:

⊙ حروف جارہ فعل کو جر دیتے ہیں۔

⊙ حروف غیر عاملہ کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔

⊙ حروف تفسیر وہ ہیں جو کسی بات کی وضاحت کے لیے آتے ہیں۔

⊙ حروف عطف عاملہ ہیں۔

⊙ قَدْ فعل ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔

㉑ دیے گئے تین جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں:

⊙ حروف نداء.......... شروع میں آتے ہیں: (اسم کے، فعل کے، حرف کے۔)

⊙ لام تاکید شروع.......... میں آتا ہے: (اسم کے، فعل کے، دونوں کے۔)

⊙ هَلْ استفہامیہ.......... ہے: (حرف، اسم، دونوں۔)

⊙ مَا استفہامیہ.......... ہے: (اسم، حرف، دونوں۔)

(22) کالم (ا) کو کالم (ب) کے مناسب الفاظ سے ملائیے:

نمبر شمار	ا	ب
①	﴿ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ﴾	حرف جواب
②	﴿ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴾	حرف مصدر
③	﴿ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ﴾	حرف عطف
④	﴿ قَالُوْا بَلٰى ﴾	حرف تنبیہ
⑤	﴿ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾	حرف تفسیر

اجراء ومطالعہ کرنے کا طریقہ

اجراء یا مطالعہ کرتے وقت درج ذیل طریقہ سامنے رکھا جائے:

① سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ وہ لفظ مفرد ہے یا مرکب، اگر آپ دیکھیں کہ وہ لفظ اکیلا ہے اور اپنے معنی پر دلالت کر رہا ہے تو وہ مفرد ہوگا، جیسے: اَللّٰهُ: اگر وہ دو یا زیادہ لفظ ہوں تو مرکب ہوگا، جیسے: سَمِعَ اللّٰهُ.

② اگر وہ مفرد ہو تو دیکھیں وہ کلمہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف۔ اسم، فعل اور حرف کی پہچان کے دو طریقے ہیں: (۱) آپ اس کلمے پر بالترتیب اسم، فعل اور حرف کی تعریف فٹ کریں جس کی تعریف فٹ آجائے وہی کلمہ ہوگا۔ (۲) اگر تعریف سے پتا نہ چلے تو پھر بالترتیب اس میں اسم، فعل اور حرف کی علامات دیکھیں جس کی علامت پائی جائے گی وہی کلمہ سمجھا جائے گا، جیسے: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾ اس میں قَدْ حرف ہے کیونکہ اس میں اسم یا فعل کی کوئی علامت نہیں ہے، سَمِعَ فعل ہے کیونکہ اس کے شروع میں قَدْ فعل کی علامت ہے اور لفظ اَللّٰهُ اسم ہے کیونکہ اس کے شروع میں الف لام اسم کی علامت ہے۔

③ اگر وہ اسم ہے تو اس میں یہ چیزیں دیکھیں گے: وہ جامد ہے، مصدر ہے یا مشتق۔ اسم جامد، مصدر اور مشتق کو پہچاننے کے دو طریقے ہیں: (۱) لفظ کے ذریعے سے: اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کو دیکھا جائے کہ آیا وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہوا ہے یا نہیں یا اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہے یا نہیں، اگر وہ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہوا ہو تو مشتق، جیسے: عَالِمٌ، یہ عِلْمٌ سے نکلا ہوا ہے، اگر اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلتا ہو تو یہ مصدر، جیسے: عِلْمٌ. اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو جامد، جیسے: رَجُلٌ. (ب) معنی کے ذریعے سے: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے معنی کو دیکھا جائے اگر وہ صرف ذات پر دلالت کرے تو جامد، جیسے: رَجُلٌ. اگر صرف صفت پر دلالت کرے تو مصدر، جیسے: عِلْمٌ اور اگر وہ ذات اور صفت دونوں پر دلالت کرے تو مشتق، جیسے: عَالِمٌ. اب اگر وہ جامد ہو تو دیکھیں: (۱) وہ معرفہ ہے یا نکرہ، اگر وہ کسی خاص چیز پر دلالت کرے تو معرفہ ورنہ نکرہ۔ اگر معنی سے یہ چیز سمجھ نہ آئے تو دیکھیں اگر وہ معرفہ کی سات قسموں میں سے کوئی قسم ہے تو معرفہ ورنہ نکرہ ہوگا، جیسے: مَكَّةُ. یہ ایک خاص شہر کا نام ہے اور معرفہ کی قسموں میں سے عَلَم ہے، اس لیے یہ معرفہ اور رَجُلٌ اسم نکرہ ہے کیونکہ اس سے کوئی خاص مرد

مراد نہیں بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ اگر وہ معرفہ ہے تو معرفہ کی کون سی قسم ہے۔ اگر وہ نکرہ ہے تو نکرہ مخصوصہ ہے یا غیر مخصوصہ اور پھر یہ نکرہ مخصوصہ کی کون سی قسم ہے۔ (۲) مذکر ہے یا مؤنث، اگر اس میں علامت تانیث لفظاً یا تقدیراً ہو تو مؤنث، جیسے: مَكَّةُ، أَرْضٌ. ورنہ مذکر، جیسے: مُقَدَّسٌ اگر مؤنث ہے تو مؤنث کی کونسی قسم ہے؟ قیاسی ہے یا سماعی، حقیقی ہے یا غیر حقیقی اور کیوں؟ (۳) واحد ہے، تثنیہ ہے یا جمع، اگر وہ ایک پر دلالت کرے تو واحد، جیسے: رَجُلٌ. اگر دو پر دلالت کرے تو تثنیہ، جیسے: رَجُلَانِ اور اگر دو سے زیادہ پر دلالت کرے تو جمع، جیسے: رِجَالٌ. پھر یہ جمع کی کونسی قسم ہے؟ مکسر ہے یا سالم، اگر واحد کا صیغہ سلامت ہو تو سالم، جیسے: نَاصِرُونَ اس کا واحد نَاصِرٌ ہے، سالم ہے تو پھر دیکھیں جمع مذکر سالم ہے یا جمع مؤنث سالم ہے، اگر اس کے آخر میں واؤ نون یا یاء نون ماقبل مکسور ہو تو جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ اور اگر اس کے آخر میں الف اور تاء زائدہ ہوں تو جمع مؤنث سالم، جیسے: مُسْلِمَاتٌ، اگر واحد کا صیغہ سلامت نہ ہو تو مکسر، جیسے: رِجَالٌ، پھر دیکھیں جمع قلت ہے یا کثرت، اگر جمع قلت کے اوزان میں سے کوئی وزن ہو تو جمع قلت، جیسے: أَقْوَالٌ ورنہ جمع کثرت، جیسے: رِجَالٌ. (۴) معرب ہے یا مبنی، اگر وہ مبنی کی دس قسموں میں سے ہو تو مبنی، جیسے: أَنَا ضمیر ورنہ معرب ہوگا، جیسے: مُحَمَّدٌ. (۵) اگر معرب ہے تو پھر دیکھیں منصرف ہے یا غیر منصرف، اگر اسباب منع صرف میں سے دو یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو تو غیر منصرف، جیسے: سُلَيْمَانُ، مَسَاجِدُ. پھر دیکھیں اسباب منع صرف میں سے کون سے اسباب اس میں پائے جارہے ہیں، اگر اسباب موجود ہیں تو غیر منصرف ورنہ منصرف، جیسے: مُحَمَّدٌ (۶) اس پر کیا اعراب ہے؟ اس اعراب کی وجہ کیا ہے؟ علامت اعراب کیا ہے، اس علامت کے ساتھ اعراب آنے کی وجہ کیا ہے؟ (۷) مرفوعات میں سے وہ کون سا مرفوع ہے؟ آپ کو کیسے پتا چلا اس کی تعریف کیا ہے؟ (۸) منصوبات میں سے وہ کون سا منصوب ہے، آپ کو کیسے پتا چلا اس کی تعریف کیا ہے؟ (۹) مجرورات میں سے وہ کون سا مجرور ہے، آپ کو کیسے پتا چلا؟ اضافت کی کون سی قسم ہے؟ (۱۰) اس پر اعراب بلاواسطہ آیا ہے یا بالواسطہ۔ (۱۱) بالواسطہ اعراب آنے کی کتنی اور کون کون سی صورتیں ہیں؟ (۱۲) یہ توابع میں سے کون سا تابع ہے؟ آپ کو کیسے پتا چلا، اس کی تعریف کیا ہے؟ (۱۳) مبنی ہے تو اس کی کون سی قسم ہے؟ (۱۴) ضمیر کی کون سی قسم ہے؟ (۱۵) اسم اشارہ کون سا ہے؟ (۱۶) اسم موصول کون سا ہے؟ (۱۷) اسمائے افعال میں سے کون سا ہے؟ (۱۸) اسمائے اصوات کسے کہتے ہیں؟ (۱۹) اگر یہ مرکب ہے تو اس پر اعراب کیسے آتا ہے؟ (۲۰) کم خبریہ ہے یا استفہامیہ۔ (۲۱) اسمائے ظروف میں سے کون سی ظرف ہے؟ (۲۲) کلمات شرط

کتنے ہیں؟(۲۳) کلمات استفہام کتنے ہیں؟(۲۴) اگر مصدر ہے تو یہ کس باب کا مصدر ہے؟ لازم ہے یا متعدی اور یہ کیا عمل کررہا ہے؟ (۲۵) اگر وہ مشتق ہو تو دیکھیں مشتق کی کونسی قسم ہے؟ اور وہ کیا عمل کررہا ہے۔

④ اگر یہ کلمہ فعل ہے تو دیکھیں گے: (۱) فعل ماضی ہے، مضارع ہے یا امر۔(۲) فعل معروف ہے یا مجہول۔ (۳) فعل لازم ہے یا متعدی۔(۴) فعل معرب ہے یا مبنی۔(۵) اس پر اعراب کیا ہے؟ (۶) علامت اعراب کیا ہے؟ (۷) اس کی وجہ کیا ہے؟ (۸) یہ اعراب اس پر کیوں آیا ہے؟(۹) فعل تعجب کے کتنے وزن ہیں؟ (۱۰) افعال مدح وذم کی ترکیب کتنی طرح کر سکتے ہیں؟

⑤ اگر یہ حرف ہے تو دیکھیں (۱) حرف عاملہ یا غیر عاملہ ۔(۲) حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے ؟(۳) یہ کیا عمل کرتے ہیں۔(۴) حروف غیر عاملہ کی کون سی قسم ہے اور یہ کس معنی کے لیے آتا ہے؟

⑥ اگر یہ مرکب ہے تو بتائیں(۱) مرکب کیوں ہے؟(۲) مرکب کی کون سی قسم ہے؟(۳) مرکب مفید ہے تو یہ کون سا جملہ ہے؟ اسمیہ ہے یا فعلیہ(۴) خبریہ ہے یا انشائیہ۔(۵) انشاء کی کون سی قسم ہے (۶) صفات کے اعتبار سے کون سا جملہ ہے؟ (۷) مرکب غیر مفید کی کون سی قسم ہے؟

نوٹ: ہر جواب پر اس کی وجہ ساتھ بیان کرنا ضروری ہے، یعنی اس کی تعریف بطور دلیل کے ضرور بیان کریں۔

تراکیب

﴿ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ﴾: لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ مبتدا، ﴿ عَلِيْمٌ ﴾ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لفظاً خبریہ ہے معناً انشائیہ ہے)

﴿ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ﴾: لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ مبتدا، ﴿ يَعْلَمُ ﴾ فعل اس میں ھُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾: ﴿ قَدْ ﴾ حرف تحقیق، ﴿ اَفْلَحَ ﴾ فعل، ﴿ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اُبْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾: ﴿ اُبْتُلِيَ ﴾ فعل، ﴿ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ نائب الفاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾: ﴿ مُحَمَّدٌ ﴾ مبتدا، ﴿ رَسُوْلُ ﴾ مضاف، لفظ ﴿ اَللّٰهِ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ﴾: ﴿ رَاَيْتُ ﴾ فعل، تُ ضمیر فاعل، ﴿ اَحَدَ عَشَرَ ﴾ ممیز، ﴿ كَوْكَبًا ﴾ تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ﴾: ﴿ اَقِمِ ﴾ فعل، أَنْتَ ضمیر فاعل، ﴿ اَلصَّلٰوةَ ﴾ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ ﴾: لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ مبتدا، ﴿ اَحَدٌ ﴾ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾: ﴿ هُوَ ﴾ مبتدا اول، لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ مبتدا ثانی، ﴿ اَحَدٌ ﴾ خبر، مبتدا ثانی اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اول اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾: ﴿ اَلْحَمْدُ ﴾ مبتدا، ل جار، لفظ ﴿ اَللّٰه ﴾ مجرور، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کے متعلق، ثَابِتٌ

صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾: ﴿ قَالَ ﴾ فعل ﴿ رَجُلٌ ﴾ موصوف ﴿ مُّؤْمِنٌ ﴾ صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ خُلِقَ الْاِنْسٰنُ ﴾: ﴿ خُلِقَ ﴾ فعل ﴿ اَلْاِنْسٰنُ ﴾ نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ﴾: ﴿ قَتَلَ ﴾ فعل ﴿ دَاوٗدُ ﴾ فاعل ﴿ جَالُوْتَ ﴾ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ يٰنُوْحُ ﴾: ﴿ يَا ﴾ حرف نداء قائم مقام أَدْعُو فعل کے، أَدْعُو فعل، أَنَا ضمیر فاعل ﴿ نُوْحُ ﴾ منادی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ﴾: ﴿ يَا ﴾ قائم مقام أَدْعُو کے فعل، أَنَا ضمیر فاعل، ﴿ اَهْلَ ﴾ مضاف ﴿ اَلْكِتٰبِ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

يَا قَارِئًا كِتَابًا: يَا قائم مقام أَدْعُو کے فعل، أَنَا ضمیر فاعل، قَارِئًا اسم فاعل، هُوَ ضمیر فاعل، كِتَابًا مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي: يَا قائم مقام أَدْعُو کے فعل، أَنَا ضمیر فاعل، رَجُلًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء ہوا، خُذْ فعل، أَنْتَ ضمیر فاعل، باء جار، يَدِ مضاف، ي مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب نداء، نداء اپنے جواب نداء سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ: يَا قائم مقام أَدْعُو کے فعل، أَنَا ضمیر فاعل، فَاطِمَةُ موصوف بِنْتَ مضاف مُحَمَّدٍ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

يَا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِينَ: يَا قائم مقام أَدْعُو کے فعل، أَنَا ضمیر فاعل، ل جار لفظ اَللّٰه مستغاث بہ مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، ل جار، مُسْلِمِينَ مستغاث لہ مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور دونوں

متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ ﴾ : قَدَّرْنَا محذوف فعل، نَا ضمیر فاعل، ﴿ اَلْقَمَرَ ﴾ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مفسَّر، قَدَّرْنَا فعل، نَا ضمیر فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ مُفسِّر ہوا۔

اِتَّقُوْا أَنْفُسَكُمْ وَالظُّلْمَ : اِتَّقُوْا فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، أَنْفُسَكُمْ مرکب اضافی معطوف علیہ، وَاوَ عاطفہ اَلظُّلْمَ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

اِلْزَمُوا صِبْغَةَ اللّٰهِ:اِلْزَمُوا فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، صِبْغَةَ مضاف، لفظ اَللّٰه مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

أَخُصُّ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ :أَخُصُّ فعل أَنَا ضمیر فاعل، مَعَاشِرَ مضاف، اَلْأَنْبِيَاءِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴾: ﴿ كَلَّمَ ﴾ فعل، لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ فاعل، ﴿ مُوْسٰى ﴾ مفعول بہ، ﴿ تَكْلِيْمًا ﴾ مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴾: ﴿ تَبَتَّلْ ﴾ فعل، أَنْتَ ضمیر فاعل، إِلٰى جار، ہٖ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ﴿ تَبْتِيْلًا ﴾ مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴾: ﴿ تُحِبُّوْنَ ﴾ فعل، واؤ ضمیر فاعل، ﴿ اَلْمَالَ ﴾ مفعول بہ، ﴿ حُبًّا ﴾ موصوف، ﴿ جَمًّا ﴾ صفت، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو۔

﴿ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴾: أَخَذَ فعل با فاعل، هُمْ مفعول بہ، ﴿ اَخْذَةً ﴾ موصوف، ﴿ رَابِيَةً ﴾ صفت، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ﴾: ﴿ لَا تَمِيْلُوْا ﴾ فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، ﴿ كُلَّ ﴾ مضاف، ﴿ اَلْمَيْلِ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا ﴾: ﴿ اَسْرٰى ﴾ فعل با فاعل، ب جار، عَبْدِ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف مضاف

الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق، ﴿ لَيْلًا ﴾ مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل، متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾: ﴿ يَدْعُونَ ﴾ فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، رَبَّ مضاف، هُمْ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، ﴿ خَوْفًا ﴾ معطوف علیہ ﴿ وَ ﴾ حرف عطف، ﴿ طَمَعًا ﴾ معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ﴾: ﴿ فَاَجْمِعُوْا ﴾ فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، أَمْرَ مضاف كُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، ﴿ وَ ﴾ بمعنی مع، شُرَكَاءَ مضاف، كُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول معہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ وَ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ﴾: ﴿ خَرَّ ﴾ فعل، ﴿ مُوْسٰى ﴾ ذوالحال، ﴿ صَعِقًا ﴾ حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ وَخُلِقَ الْاِنْسٰنُ ضَعِيْفًا ﴾: ﴿ خُلِقَ ﴾ فعل، ﴿ اَلْاِنْسٰنُ ﴾ ذوالحال، ﴿ ضَعِيْفًا ﴾ حال، ذوالحال حال مل کر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ﴾: ﴿ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ﴾ فعل، واؤ ضمیر ذوالحال، ﴿ اَلصَّلٰوةَ ﴾ مفعول بہ، ﴿ وَ ﴾ حالیہ، ﴿ اَنْتُمْ ﴾ مبتدا، ﴿ سُكٰرٰى ﴾ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ﴾: ﴿ كُلُّ ﴾ مضاف، ﴿ شَيْءٍ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ ﴿ هَالِكٌ ﴾ خبر، ﴿ اِلَّا ﴾ حرف استثناء، ﴿ وَجْهَهٗ ﴾ مرکب اضافی ہوکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر مبتدا، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ﴾: ﴿ لَا تَقُوْلُوْا ﴾ فعل، وَاؤ ضمیر فاعل، ﴿ عَلَى ﴾ جار، لفظ ﴿ اَللّٰهِ ﴾ مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے ﴿ اِلَّا ﴾ ادات استثناء ملغاة. ﴿ اَلْحَقَّ ﴾ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾: ﴿ كَانَ ﴾ فعل ناقص، لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ اس کا اسم، ﴿ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ دونوں خبریں، فعل ناقص اپنے اسم اور خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ﴾: ﴿ يَكَادُ ﴾ فعل مقاربہ، ﴿ اَلْبَرْقُ ﴾ اسم، ﴿ يَخْطَفُ ﴾ فعل، ھُوَ ضمیر فاعل، أَبْصَارَ مضاف، ھُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ وَ اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾: ﴿ اِتَّخَذَ ﴾ فعل، لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ فاعل، ﴿ اِبْرٰهِيْمَ ﴾ مفعول اول، ﴿ خَلِيْلًا ﴾ مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾: ﴿ اِنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل، لفظ ﴿ اَللّٰهَ ﴾ اس کا اسم، ﴿ غَفُوْرٌ ﴾ خبر اول، ﴿ رَحِيْمٌ ﴾ خبر ثانی، ﴿ اِنَّ ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾: ﴿ اِعْلَمُوْٓا ﴾ فعل، واؤ ضمیر فاعل ﴿ اَنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل، لفظ ﴿ اَللّٰهَ ﴾ اس کا اسم، ﴿ شَدِيْدُ ﴾ مضاف، ﴿ اَلْعِقَابِ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، ﴿ اَنَّ ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مَا هٰذَا بَشَرًا ﴾: ﴿ مَا ﴾ مشابہ بلیس، ﴿ هٰذَا ﴾ اس کا اسم، ﴿ بَشَرًا ﴾ اس کی خبر، ﴿ مَا ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ لَا رَيْبَ فِيْهِ ﴾: ﴿ لَا ﴾ لائے نفی جنس، ﴿ رَيْبَ ﴾ اس کا اسم، فِي جارہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کے متعلق، ثَابِتٌ صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، ﴿ لَا ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ﴾: ﴿ اِنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل لفظ ﴿ اَللّٰهَ ﴾ اس کا اسم، ﴿ بَالِغُ ﴾ مضاف، أَمْرِ مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، أَمْرِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، پھر ﴿ بَالِغُ ﴾ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، ﴿ اِنَّ ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ: اَلدُّنْيَا مبتدا، سِجْنُ مضاف، اَلْمُؤْمِنِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ، جَنَّةُ مضاف، اَلْكَافِرِ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ﴾: ﴿ قَالَ ﴾ فعل، ﴿ رَجُلٌ ﴾ موصوف، ﴿ مُؤْمِنٌ ﴾ صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ﴾: ﴿ اِنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل، ﴿ اَلْاَمْرَ ﴾ مؤکد، ﴿ كُلَّهٗ ﴾ تاکید، مؤکد تاکید مل کر

اسم، ل جار، لفظ اَللّٰهِ مجرور، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کے متعلق، ثابت صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، ﴿ اِنَّ ﴾ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ﴾: ﴿ اَطِیْعُوا ﴾ فعل، واؤ ضمیر فاعل، لفظ ﴿ اَللّٰهَ ﴾ معطوف علیہ، ﴿ و ﴾ عاطفہ، ﴿ اَلرَّسُوْلَ ﴾ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ ﴾: ﴿ جَعَلَ ﴾ فعل، لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ فاعل، ﴿ اَلْكَعْبَةَ ﴾ مبین ﴿ اَلْبَيْتَ ﴾ موصوف، ﴿ اَلْحَرَامَ ﴾ صفت، موصوف صفت مل کر عطف بیان، مبیَّن عطف بیان مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

هُوَ قَائِمٌ: هُو مبتدا قَائِمٌ صیغہ صفت هُو ضمیر اس کا فاعل، صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ﴾: ﴿ ذٰلِكَ ﴾ مبدل منہ، ﴿ اَلْكِتٰبُ ﴾ بدل، مبدل منہ بدل مل کر مبتدا، ﴿ لَا رَيْبَ فِيْهِ ﴾ (پورا جملہ) خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا ﴿ ذٰلِكَ ﴾ مبتدا، ﴿ اَلْكِتٰبُ ﴾ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾: ﴿ ذٰلِكَ ﴾ مبتدا، ﴿ خَيْرٌ ﴾ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا ﴾: أَرِ فعل، أَنْتَ ضمیر فاعل، نَا مفعول اول، ﴿ اَلَّذَيْنِ ﴾ اسم موصول، أَضَلَّا فعل، الف ضمیر فاعل، نَا مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴾: ﴿ قَدْ ﴾ حرف تحقیق، ﴿ اَفْلَحَ ﴾ فعل، ﴿ مَنْ ﴾ اسم موصول، ﴿ تَزَكّٰى ﴾ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

هَيْهَاتَ زَيْدٌ: هَيْهَاتَ اسم فعل، زَيْدٌ فاعل، اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ ﴾: ﴿ هَلُمَّ ﴾ فعل، أَنْتُمْ ضمیر فاعل، شُهَدَاءَ مضاف، كُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

كَمْ رُوبِيَّةٍ عِنْدِي:كَمْ ممیز، رُوبِيَّةٍ تمیز،ممیز تمیز مل کر مبتدا، عِنْدَ مضاف ي ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف، ثَابِتٌ صیغہ صفت اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟: كَمْ ممیز، دِرْهَمًا تمیز،ممیز تمیز مل کر مبتدا، عِنْدَ مضاف، كَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف، ثَابِتٌ صیغہ صفت اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ﴾: ﴿ مَتٰى ﴾ ظرف خبر مقدم، ﴿ نَصْرُ ﴾ مضاف، لفظ ﴿ اَللّٰهِ ﴾ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ﴾: ﴿ مَنْ ﴾ اسم موصول متضمن معنی شرط مبتدا، ﴿ يَعْمَلْ ﴾ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، ﴿ سُوْٓءًا ﴾ مفعول،فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر،مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، ﴿ يُجْزَ ﴾ فعل، هُوَ ضمیر نائب فاعل، ب جارہ ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے،فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مَنْ رَبُّكَ : مَنْ اسم استفہام مبتدا، رَبُّ مضاف، كَ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ ﴾: ﴿ اِنْ ﴾ حرف شرط، ﴿ يَشَاْ ﴾، فعل، هُوَ ضمیر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، يُذْهِبْ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، كُمْ ضمیر مفعول،فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا،شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

مَا أَحْسَنَ زَيْدًا : مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مبتدا، أَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر فاعل، زَيْدًا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

أَحْسِنْ بِزَيْدٍ: أَحْسِنْ فعل امر بمعنی ماضی، باء زائدہ، زَيْدٍ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔یا أَحْسِنْ فعل امر،أَنْتَ ضمیر فاعل، باء جار، زَيْدٍ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ : نِعْمَ فعل، اَلرَّجُلُ فاعل،فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم، زَيْدٌ مخصوص

بالمدح مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا نِعْمَ فعل، اَلرَّجُلُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، ھُوَ مبتدا محذوف، زَیْدٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (بعض کے نزدیک یہ جملہ فعلیہ انشائیہ بنتا ہے۔)

رُبَّ رَجُلٍ کَرِیمٍ لَّقِیتُہٗ ۔رُبَّ حرف جار، رَجُلٍ موصوف، کَرِیمٍ صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، لَقِیتُ فعل، تُ ضمیر فاعل، ہٗ مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

أَأَنْتَ یُوسُفُ : أَ حرف استفہام، أَنْتَ مبتدا، یُوسُفُ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

مختار النحو
شیوخ الحدیث اور علمائے کرام کی نظر میں

شیخ الحدیث محمد عبداللہ امجد چھتوی حفظہ اللہ

عزیزم مختار احمد سلفی حفظہ اللہ نے ابتدائی طالب علموں کے لیے ان کی استعداد کو ملحوظ رکھ کر کتاب النحو کی جگہ پر ''مختار النحو'' بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے مرتب کی ہے۔ یہ منتہی طلبا اور اساتذۂ کرام کے لیے بھی جواہر کا منبع محسوس ہوتا ہے کیونکہ اس میں اکثر مثالیں قرآن مقدس اور احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں، پھر آخر کتاب میں ہر سبق میں آنے والی بعض مثالوں کی ترکیب بھی موجود ہے۔ قوانین نحو کو عربی عبارت پر لاگو کرنے کے لیے اجراء کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ اس کتاب کے اسلوب کو نحو کی دوسری درسی کتابوں کے مطابق ہی رکھا گیا ہے تاکہ طلبا ذہنی انتشار وخلفشار اور تشویش سے محفوظ رہیں۔ اس کا اسلوب سہل اور ترتیب پرکشش ہے۔ مبتدی کی استطاعت سے بالاتر وہ باتیں جو اہم تھیں ان کا بیان حاشیے میں ہے۔ نہ اتنا اختصار کہ مفہوم سمجھ میں نہ آئے نہ اتنی طوالت کہ پڑھنے والا اکتا جائے۔ کتاب کی اسباق میں تقسیم، ہر سبق کے آخر میں مختصر نقشہ، ہر سبق کے بعد قرآن و سنت کی مثالوں سے مزین تمرین اور سبق میں آیات قرآنیہ کا مختصر حوالہ اس کتاب کی افادیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ بعض معلمین اور شیوخ الحدیث، مثلاً: مولانا عبدالصمد رفیقی حفظہ اللہ اور مولانا عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ کو اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ مؤلف جس مدرسے میں پڑھاتے ہیں اس میں انھوں نے اسے نصاب کا حصہ بنا دیا ہے اور باقاعدہ پڑھائی جا رہی ہے اور واقعی یہ اس قابل ہے کہ ابتدائی طلبہ کو پڑھائی جائے۔ مدرسین و معلمین مطالعہ میں اسے اپنا معاون بنائیں، تب بھی مفید ہے۔ خالصتاً قرآن و حدیث کو سمجھنے کی نیت سے لکھی جانے والی کتاب کا نام بھی قرآن ہی سے ماخوذ ہے۔

شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

ہمارے فاضل دوست مولانا مختار احمد سلفی حفظہ اللہ نے انتہائی محنت و مشقت برداشت کرتے ہوئے بہت ہی دقیق اسرار نکتہ آفرینی سے کام لیتے ہوئے نحوی قواعد و ضوابط کو عربی زبان سے اردو زبان میں منتقل کرنے کی قابل قدر

اور لائق تحسین خدمت انجام دی ہے جس سے اردو دان حضرات کے لیے ان قواعد کو سمجھنا انتہائی سہل اور آسان ہو گیا ہے بلکہ اگر ان کو ذہن نشین کر لیا جائے تو نحو کی عربی کتابوں کا سمجھنا بھی آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قابل قدر کدو کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ میں نے اس کتاب کا اول تا آخر انتہائی غور سے مطالعہ کیا ہے اور جہاں قابل اصلاح کوئی بات دیکھی اس کی نشان دہی کر دی ہے۔ اس لیے پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ اس کو دینی مدارس میں پڑھانے کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔ فاضل دوست نے نحوی قواعد وضوابط کی توضیح کے لیے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے مثالیں قرآن و حدیث سے پیش کی جائیں اور پھر ان کے اجراء اور مشق کے لیے جو تمرینات دی ہیں ان کا انتخاب بھی قرآن و حدیث سے کیا ہے، اس طرح قرآن و حدیث کے فہم کی راہ کھلتی ہے جو دینی طلبہ کا مقصود و مطلوب ہے۔

شیخ الحدیث محمد رفیق اثری حفظہ اللہ

زیر مطالعہ کتاب ''مختار النحو'' قرآن و حدیث کی نحو کے طور پر منظر عام پر آ رہی ہے، اس کا بنیادی مقصد یہی ہے اور اسی بنا پر ضوابط و امثلہ میں بالعموم قرآن و حدیث کے الفاظ مبارکہ سے ہی استدلال کیا گیا ہے اور یہ ترتیب واقعی قرآن و حدیث کی تفہیم میں بہت آسانی لیے ہوئے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قوانین وضوابط اور اصطلاحات کی تعریف کے تذکرہ میں آسان زبان استعمال کی گئی ہے جس سے طالبانِ علم کے لیے اور بھی آسانی ہو گئی ہے۔

شیخ الحدیث ابو محمد، محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

یہ نحو کے موضوع پر منفرد مقام کی حامل تالیف ہے۔ اس میں موصوف نے ابحاث نحویہ کا مقدور بھر احاطہ کیا ہے یہ قرآن و حدیث کی تفہیم کے لیے کارگر ثابت ہو گی۔ موصوف نے قواعد کو آسان اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ اس سے مبتدی و منتہی طلبا مستفید ہو سکیں۔ موجودہ دور میں درس نظامی میں شامل کتب نحو کچھ تو عربی زبان میں ہیں اور جو اردو زبان میں ہیں وہ بھی نحو کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں، موصوف نے اس کتاب میں انتہائی محنت کر کے اس خلا کو پر کرنے کی کوشش کی ہے۔ مؤلف کی یہ کتاب اصل مقصود و مطلوب کو حاصل کرنے کے لیے ایک روشن شمع کی حیثیت رکھتی ہے۔

مختارُالنّحو

قرآن وسنت سمجھنے کے لیے علومِ عربیت میں فن ''نحو'' کو بنیادی مقام حاصل ہے۔ جب تک کوئی طالب علم اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔قرآن وسنت سمجھنے کے لیے یہی بنیاد ہے۔ اسی کے متعلق مشہور زمانہ مقولہ ہے کہ النحو في الكلام كالملح في الطعام ''نحو کی کلام میں وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ہے۔'' الغرض یہ ایک نہایت وقیع فن ہے۔ اسی کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس فن کے متعلق کتابیں لکھی ہیں اور اسے آسان سے آسان بنانے کی مساعی جمیلہ انجام دی ہیں۔ زیر نظر کتاب ''مختار النحو'' بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس میں اس فن کو قرآنی امثلہ کے ذریعے آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ عبارت عام فہم رکھی گئی ہے اور مختلف نوعیت کی تمرینات سے مزین کی گئی ہے۔ علوم عربیت کے شائقین کے لیے یہ ایک گراں مایہ تحفہ ہے۔

ISBN 969574239-4
9789695742396

دارُالسّلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک